مدیر

مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

معاون

مولانا رضوان احمد ندوی

امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

ہفتہ وار نقیب

پھلواری شریف پٹنہ

اس شمارہ میں

- اللہ کی باتیں، رسول اللہ کی باتیں
- دینی مسائل
- ....
- ....
- ....
- ....
- ....
- ....

جلد نمبر 57/67 شمارہ نمبر 25 مورخہ ۲۷ر شوال ۱۴۴۰ھ مطابق یکم جولائی ۲۰۱۹ء روز سوموار

اجتماعی قوت کے ساتھ ہی مشکل حالات کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے

اجلاس یوم تاسیس امار ت شرعیہ کے موقع پر مفکر اسلام حضرت امیر شریعت مد ظلہ کا خطاب

رپورٹ: مولانا رضوان احمد ندوی

جوملت اجتماعی قوت کے ساتھ مشکل حالات کا مقابلہ کرتی ہے، کامیابی وکامرانی سے ہمکنار ہوتی ہے، کیوں کہ کوئی ملت اپنے انفرادی وجود کے ساتھ مشکل حالات میں کھڑی نہیں رہ سکتی ہے، یادرکھئے کہ اجتماعی وجود کا بنیادی نقطہ تنظیم و اتحاد ہے، اوراس کے ذریعہ ہی ہم مشکل حالات پر قابو پا سکتے ہیں، یہ صحیح ہے کہ ملک کی بعض طاقتوں نے ملت کو جن حالات میں لا کھڑا کردیا ہے، اس پر ہمیں چوکسی برتنی ہے، اور تنظیم واتحاد کے ساتھ ان حالات کا مقابلہ بھی کرنا ہے۔ان خیالات کا اظہار مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب دامت برکاتہم امیر شریعت امارت شرعیہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ، جنرل سکریٹری آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ وسجادہ نشیں خانقاہ رحمانی مونگیر نے امارت شرعیہ کے اجلاس یوم تاسیس کے موقع پر المعہد العالی للتدریب فی القضاء والافتاء کے کانفرنس ہال میں منعقد ایک بڑے اجتماع میں کیا۔یوم تاسیس کے اس اجلاس میں شہر پٹنہ کے علاوہ بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ ومغربی بنگال کے مختلف اضلاع کے علماء وائمہ مساجد ودانشور، وکلاء وسماجی خدمت گاروں نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر اپنے صدارتی خطاب میں حضرت امیر شریعت مدظلہ نے فرمایا کہ بلاشبہ سیلاب بڑا آرہا ہے، لیکن ایک زندہ اور بیدار ملت کی حیثیت سے ہمیں بالکل نہیں ڈرنا چاہئے ، بلکہ ہمت وحوصلہ کے ساتھ جینا چاہئے ، اور نظم واتحاد کی قوت کو بروئے کار لانا چاہئے ،انہوں نے فرمایا کہ انفرادی معاملات میں ہماری ذمہ داری ہے کہ ہمارا کردار معیاری اور بلند ہو، حسن اخلاق کا مظاہرہ کریں، شرعی حدود میں رہتے ہوئے تمام مسائل و معاملات کو حل کریں، ان شاء اللہ ہمارا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا، دوسری بات یہ ہے کہ ہم دین وشریعت کی امانت کو اپنی نسلوں تک منتقل کریں ، یہ دین ہم کو آباء واجداد سے ملا ہے، اوراس کو آنے والی نسلوں تک پہونچانا ہماری ذمہ داری ہے، اپنے بچوں اور بچیوں کو دین دار اور اطاعت شعار بنائیں ، بچوں اور بچیوں کی دینی واخلاقی تربیت پر خاص توجہ دیں اس سے ہرگز غفلت اور سستی نہ برتیں ورنہ جو حالات پیدا ہورہے ہیں، اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس ملک میں اسپین کی تاریخ کو دہرانے کی کوشش ہورہی ہے۔حضرت امیر شریعت مدظلہ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ ایک یادگار تاریخ ہے، ۱۹ر شوال ۱۳۳۹ھ کو ہمارے بزرگوں نے آج سے ایک سو ایک سال پہلے امارت شرعیہ قائم کی ، اپنی اس تاریخ کو یادرکھا چاہئے اوراس کی اہمیت کو ہر سطح پر ہر فرد تک پہونچانی چاہئے ، آج کی یہ مجلس اسی تاریخ کو یاد رکھنے کے لیے منعقد کی گئی ہے۔افسوس کی بات یہ ہے کہ آج ہم سب نے جو بہت سی چیزیں بھلادی ہیں ان میں ہجری تاریخ بھی ہے، حالانکہ ہجری تاریخ انقلاب کی تاریخ ہے۔آج کا دن امارت شرعیہ سے وفاداری کے عہد، کاموں کے جائزہ کے عہد اور مستقبل میں بہتر خدمات انجام دینے کے عہد کو دہرانے کا دن ہے ،پچھلے برسوں میں امارت شرعیہ نے بڑی اہم ملی ودینی خدمات انجام دی ہیں، اوران شاء اللہ آپ حضرات کے تعاون سے مستقبل میں بھی یہ ادارہ اور بھی بہتر خدمات انجام دیتا رہے گا۔اوراس کی منصوبہ بندی کی جارہی ہے۔

ناظم امارت شرعیہ مولانا انیس الرحمٰن قاسمی نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ امارت شرعیہ کی ایک روشن تاریخ ہے، اس کے پاس روشن ماضی اور روشن حال ہے اوران شاء اللہ اس کا مستقبل بھی روشن رہے گا۔ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ کے مسلمانوں پر اللہ کا بڑا احسان ہے کہ وہ سو سال سے ایک امیر شریعت کی ماتحتی میں اپنی شرعی زندگی گذار رہے ہیں، اس کی ابتداء آج سے ایک سو ایک سال پہلے ۱۳۳۹ھ میں حضرت مولانا ابوالمحاسن محمد سجاد رحمۃ اللہ کے ذریعہ امارت شرعیہ کے قیام سے ہوئی تھی اور آج یہ کارواں مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب کی قیادت میں مضبوطی کے ساتھ رواں دواں ہے۔اس ادارہ نے امت میں اتحاد پیدا کرنے ، صالح سماج کی تعمیر وتشکیل کرنے اور خاندانی جھگڑوں کو مٹانے کی کامیاب کوشش کی ہے، دارالقضاء کے نظام کے ذریعہ سو سالوں میں ہزاروں خاندان کے آپسی نزاع اور جھگڑوں کو ختم کیا گیا، جو بے نظیر ہے۔انہوں نے فرمایا کہ ماضی کے تجربات سے مستقبل کو فائدہ پہونچانے کی صحت مند روایت کو برقرار رکھنے کی ضرورت ہے، وہی قوم ترقی کرتی ہے جو اپنی تاریخ کی حفاظت کرتی ہے، ہمیں امارت شرعیہ کی تاریخ اور ملت اسلامیہ کی تاریخ کے ساتھ ساتھ اس ملک کی تاریخ کی بھی حفاظت کرنی ہے اور ڈر اور خوف کی نفسیات سے باہر نکلنا ہے ۔ پورے ملک میں وسیع النظری ، رواداری اور انصاف کے فروغ کی کوشش اور نفرت کا خاتمہ کرنا ہے ۔مولانا حکیم محمد شبلی القاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ نے کہا کہ یہ اجلاس عہد وپیمان کا اجلاس ہے، آج ہمارے لیے یوم محاسبہ ہے، آپ حضرات کی باتوں سے ہمیں جو اشارہ اور رہنمائی مل رہی ہے ان شاء اللہ یہ ہمارے لیے مشعل راہ ہوگا۔ اللہ نے ہم مسلمانوں کو امارت شرعیہ جیسی نعمت عطا کی یہ اللہ کا بڑا احسان ہے، اس کے لیے ہمیں حضرت مولانا ابو المحاسن محمد سجاد رحمۃ اللہ علیہ کی فکر کو سلام کرنا چاہئے اور ان کے لیے دعا کرنی چاہئے ، یہ اللہ کی خاص عنایت ہے کہ ہر زمانے میں اس ادارے کو مضبوط اور مخلص قائد ورہنما ملتے رہے، جنہوں نے اپنی علمی وفکری بصیرت اور قائدانہ صلاحیت سے اس ادارہ کو قوت بخشا، اس ادارہ کو کبھی بھی قیادت کا فقدان نہیں رہا، آج ہم لوگ مفکر اسلام حضرت مولانا محمد ولی رحمانی صاحب دامت برکاتہم کی قیادت میں اس کشتی کو آگے لے جارہے ہیں، حضرت مدظلہ کے اب تک کے دور امارت میں امارت شرعیہ کو ہر شعبہ میں غیر معمولی ترقی اور وسعت ہوئی ہے ، آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ اب تک دس مقامات پر نئے دارالقضاء قائم ہوچکے ہیں اور سات نئے دارالقضاء کی منظوری مل چکی ہے، دینی تعلیم کے علاوہ عصری تعلیم کے فروغ کے لیے بھی مسلسل کوشاں ہیں، اب تک سی بی ایس ای طرز کی کئی اسکول امارت پبلک اسکول کے نام سے قائم ہوئے اور مزید اسکولوں کے قیام کی سرگرمیاں جاری ہیں ۔حضرت امیر شریعت نے امارت شرعیہ کو رجسٹرڈ کرایا تا کہ امت کی یہ امانت ہمیشہ کے لیے محفوظ رہے۔حضرت کی شخصیت نہ صرف امارت شرعیہ بلکہ پوری ملت کے لیے عظیم سرمایہ ہے، مولانا مطیع الرحمٰن صاحب توحید ایجوکیشنل ٹرسٹ کشن گنج نے کہا کہ ہم اپنے کو اقلیت تصور نہ کریں عددی قلت وکثرت کوئی معنی نہیں رکھتی، غزوۂ بدر میں مسلمان کم تھے، لیکن ان کا مضبوط ایمان تھا تو اللہ نے کامیابی عطا کی ، ہم بھی اپنے ایمان کو مضبوط کریں اور ملک میں امن وشانتی کی فضا کو قائم کرنے کی کوشش کریں ۔مولانا ابوطالب رحمانی صاحب کولکاتا نے کہا کہ بے سہارا لوگ دوسروں کے سہارے پر جیتے ہیں، ہم کو اللہ نے امارت شرعیہ جیسا مضبوط وباوقار سایہ دار چھت عطا کیا ہے، اور حضرت امیر شریعت مدظلہ جیسی عظیم قیادت دی ہے، ان شاء اللہ ہم سب لوگ ان کی امارت میں آگے بڑھتے رہیں گے ۔ بہار، اڈیشہ و جھارکھنڈ کے لوگ اس اعتبار سے خوش قسمت ہیں کہ ان کو امارت شرعیہ کا نظام ملا ہوا ہے۔(بقیہ صفحہ ۱۰ر پر)

ماب لنچنگ بھی دہشت گردی، حکومت ایسے لوگوں کو سخت سزا دے: حضرت امیر شریعت

امارت شرعیہ نے کیا ماب لنچنگ کے شکار مظلومین کا کیس لڑنے کا فیصلہ

امیر شریعت بہار، اڈیشہ وجھارکھنڈ مولانا محمد ولی رحمانی صاحب نے جھارکھنڈ کے سرائے کیلا کھرساواں کے تبریز انصاری عرف سونو کو بھیڑ کے ذریعہ پیٹ پیٹ کر ماردیے جانے کی سخت مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ماب لنچنگ بھی دہشت گردی کا ایک حصہ ہے۔اور دہشت گردی کسی بھی قوم وملک کے لیے کسی بھی صورت میں قابل قبول نہیں ہونی چاہئے ۔انہوں نے کہا کہ بے گناہ اور نہتے لوگوں کو کسی ایک خاص طبقہ کی مشتعل بھیڑ کے ذریعہ پیٹ پیٹ کر ماردیا جانا، ان سے جبراً مذہبی نعرے لگوانا اس ملک کے عام انسانوں کو خوف و دہشت میں مبتلا کررہا ہے اور یہ صورت ملک کے لیے بہت ہی خطرناک ہے۔مرکزی اور ریاستی حکومتوں کو اس پر سخت سے سخت ایکشن لینا چاہئے اوراس طرح کے لوگوں پر دہشت گردی کی دفعہ لگا کر انہیں سخت سزا دینی چاہئے ۔حضرت امیر شریعت نے یہ بھی کہا کہ امارت شرعیہ نے ماب لنچنگ کا شکار مظلومین کا کیس لڑنے کا فیصلہ کیا ہے، اس کے لیے مقتول کے وارثین متعلقہ کاغذات لے کر امارت شرعیہ تشریف لائیں، ان شاء اللہ امارت شرعیہ اپنی نگرانی میں کیس لڑے گی اور مجرمین کو قرار واقعی سزا دلانے کی پوری کوشش کرے گی ۔ساتھ ہی امارت شرعیہ نے ماب لنچنگ کے شکار مقتولین کے ورثاء کو بیت المال امارت شرعیہ کی جانب سے پچاس ہزار روپئے کا تعاون کرنے کا بھی اعلان کیا ہے۔

راہ نجات

’’چار اصول نجات کے ارشاد فرمائے گئے ؛علم، عمل، اخلاص اور اپنی آخرت کی فکر۔ یہ چار بنیادیں ہیں، جس سے آدمی کی آدمیت بنتی ہے، انسان کی انسانیت ترقی کرتی ہے، اگر انسان میں علم نہ ہو تو اندھیرا ہی اندھیرا ہے، جہالت سے نجات نہیں مل سکتی، اگر علم آگیا، روشنی آگئی، مگر عمل نہیں ہے تو کورا علم کسی کو نجات نہیں دلائے گا، بلکہ وبال جان بن جائے گا، اگر علم کے ساتھ عمل بھی ہو، مگر عمل کے ساتھ نفاق ہے، اخلاص نہیں ہے، وہ عمل بھی بے کار ہے، نجات نہیں دلائے گا، اگر علم بھی ہے عمل بھی ہے، اور اخلاص بھی ہے مگر انسان میں ناز اور شیخی ہے، وہ اخلاص بیکار ہے، چار چیزیں جمع ہوں گی، تب انسان کی انسانیت بنے گی‘‘ **(حکیم الاسلامؒ)**

بلا تبصرہ

’’کانگریس میں ابھی بھی ایسے لوگوں کی بڑی تعداد موجود ہے، جو انگریزی میں سوچتے اور ہندی میں بولتے ہیں، ان کی وجہ سے اکثر پارٹی کو آزمائش سے گذرنا پڑتا ہے، اسے کبھی صفائی تو کبھی ندامت اٹھانی پڑتی ہے، اور بی جے پی کو بیٹھے بٹھائے کانگریس کو گھیرنے کا موقع مل جاتا ہے ۔انہیں حضرات نے پارٹی کی ذیلی تنظیموں کو کمزور کیا ہے، کانگریس کی اس لائف لائن کے بوسیدہ ہونے کی وجہ کا خمیازہ پارٹی کو بھگتنا پڑا اور عوام پر اس کی پکڑ کمزور ہوگئی ، کانگریس کی طاقت اس کے سیکولرزم اور سماجی انصاف کے نظریہ میں ہے۔‘‘ **(ڈاکٹر مظفر حسین غزالی؛ بحوالہ روزنامہ ہمارا سماج)**

اللہ کی باتیں ---- رسول اللہ کی باتیں

مولانا رضوان احمد ندوی

نیک کاموں میں دوسروں کی مدد کریں

نیکی اورتقوی میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہواور گناہ پراور ظلم پرایک دوسرے کی اعانت مت کرواور اللہ سے ڈرا کرو، بے شک اللہ سزا دینے والے ہیں (سورہ مائدہ آیت ۲)

تشریح ۔قرآن کریم کی اس آیت میں خالق کائنات نے عالم انسانیت کوامداد باہمی، آپس میں ایک دوسرے کا تعاون وتناصر اور حق پرستی وانصاف پسندی میں باہم اعانت کی تلقین فرمایا ہے، تاکہ اس سے صالح اور صحت مند معاشرہ وجود میں آسکے، انسانی ماحول میں خیرخواہی اور ہمدردی کی فضا پیدا ہوسکے، سبھوں کو ترقی وخوشحالی حاصل ہو۔حقیقت بھی یہی ہے کہ انسان سماجی زندگی میں ایک دوسرے کے تعاون کا محتاج ہوتا ہے، بلکہ ضروریات زندگی کی تکمیل امداد باہمی کے بغیرنہیں ہوسکتی، اسی لئے صحابہ کرام بھلائی اور پرہیز گاری کے کاموں میں ایک دوسرے سے سبقت کرتے تھے تاکہ قیامت کے دن میدان عمل میں نیکیاں اضعافا مضاعفا ہوجائے، قرآن کریم میں ان نیک بندوں کا وصف بیان کرتے ہوئے فرمایا گیااولئک یسارعون فی الخیرات وھم بھا سابقون یہی بندے حقیقی بھلائیوں اورخوشحالیوں کی طرف تیز گام ہیں اور حقیقی کامیابی کی اس راہ میں آگے نکل جانے والے ہیں، خیر کی طرف رہنمائی کرنے والے کے اجروثواب اللہ کے حضور بے حساب ہے، حدیث شریف میں فرمایا گیا الدال علی الخیر کفاعلہ نیکی کی طرف راستہ بتانے والا بھی نیکی کرنے والے کے برابر ثواب کا مستحق ہے، واقعہ یہ ہے کہ اچھے کردار واعمال کے حامل شخص کو عزت، نیک نامی اور بلندی حاصل ہوتی ہے اور آخرت کا اجروثواب اپنی جگہ قائم رہتا ہے۔

آیت میں ظلم وعدوان پر مدد نہ کرنے کی ہدایت دی گئی ہے، کیونکہ ظلم وزیادتی سے معاشرتی زندگی میں بدنظمی اورحقوق تلفی کی فضا بنتی ہے، فسق وفجور اور بے حیائی کا ماحول بنتا ہے، اوراچھا خاصا پرسکون انسانی معاشرہ انارگی کا شکار ہوجاتا ہے، اگر کوئی شخص بالفرض جوش انتقام میں زیادتی کر بیٹھے تواس کو روکنے کی تدبیر یہ ہے کہ سب مل کر نیکی اور پرہیز گاری کا مظاہرہ کریں اوراشخاص کی زیادتیوں اور بے اعتدالیوں کو روکا جائے۔(شیخ الہند) جن لوگوں کی نگاہ امم سابقہ کی تاریخ پر ہے، وہ شہادت دیں گے دنیا میں فتنہ وفساد اور ظلم وعدوان کو پروان چڑھنے کا موقعہ اس وقت ملا جب امتوں نے نیکی اور پرہیزگاری، عدل وانصاف اور حق پسندی وخدا پرستی کوترک کردیا اور خواہشات نفس کی رو میں بہنے لگے، پس قرآن پاک کی تعلیم ہے کہ نیک کار میں دوسروں کا ہاتھ بٹائیں اور فتنہ پروروں کو قوت بازو سے روکیں جس کی آج دنیا کو ضرورت ہے، اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

میانہ روی اختیار کیجئے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ دین آسان ہے اور دین کے ساتھ کوئی پہلوانی نہ کرے مگر یہ کہ دین اس کو پچھاڑ دے گا، پس میانہ روی اختیار کرو اور قریب قریب رہو اور خوشخبری حاصل کرو اور صبح وشام اور آخری شب کے اوقات سے اپنے کاموں میں مدد حاصل کرو (بخاری شریف)

وضاحت:۔یقین مانئے کہ اسلام بالکل آسان مذہب ہے چاہے اس کے عبادات وریاضت کے طریقے ہوں یا نظافت وپاکیزگی کا معاملہ، سابقہ ادیان کے مقابلہ میں اس میں بڑی سہولت وآسانی رکھی گئی ہے، ذراغور کیجئے کہ اہل کتاب کے یہاں ناپاک کپڑے بغیر کاٹے ہوئے پاک نہیں ہوسکتے تھے، لیکن اسلام میں نجاست خواہ کسی طرح کی ہو تین مرتبہ دھونے سے کپڑا پاک ہوجاتا ہے، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو مختلف طرح کی نعمتوں سے نوازا، ان انعامات کی فراوانی کا تقاضا تھا کہ بندے کی کوئی ساعت عبادت سے خالی نہ ہو، لیکن صرف پانچ نمازیں فرض کیں اور وہ بھی مختلف اوقات میں ادا کرنے کا حکم دیا، روزہ بارہ مہینوں میں صرف ایک ماہ رکھنے کا تاکیدی حکم ملا، پھراس میں بھی یہ آسانیاں رکھی کہ جو شیخ فانی اپنی عمر کی وجہ سے روزے کی تکلیف برداشت نہیں کرسکتے اس کے حق میں روزہ کا بدل فدیہ قرار دیا، اسی طرح زکوۃ اور حج صرف مالداروں اور صاحب حیثیت پر فرض ہے، غرباء ومساکین اس حکم سے مستثنی ہیں، گویا کہ دین حد درجہ آسان ہے، اب جب کہ دین اسلام اس قدر سہل وآسان ہے تو عبدیت کا تقاضا یہ ہے کہ بندہ عزیمت کی حالت میں عزیمت پر عمل کرے اور رخصت کے موقعہ پر رخصت سے فائدہ اٹھائے، ہر موقعہ پر رخصت کی تلاش بددینی ہے، اور ہر موقع پر عزائم کی تمنا حد سے تجاوز ہے، بلکہ ان دونوں کے درمیان میانہ روی اوراستقامت کی راہ اختیار کرے، جس کا اللہ اوراس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا، اسی پر عمل کرے اور چونکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دل کو قوت وطاقت ملتی ہے، اس لئے صبح وشام اور رات کے کچھ حصہ میں تسبیح وتحمید کا بھی اہتمام کیا جائے، اسی لئے صوفیاء ومشائخ فجر وعصر کے بعد اذکار کی تعلیم اور تسبیحات کو قلوب انسانی کے تزکیہ کے لئے اکسیر تصور کرتے ہیں۔اسی طرح اللہ تعالیٰ نے سخاوت اور فیاضی میں بھی بے اعتدالی سے پرہیز کرنے کی تعلیم دی ہے، ارشاد ربانی ہے:''نہ تو اپنا ہاتھ اپنی گردن میں باندھ لے اور نہ اس کو بالکل کھول دے کہ تو بیٹھ جائے، ملامت کا نشانہ بن کر تھکا ہارا۔'' (سورہ بنی اسرائیل) یعنی نہ اسراف ہو اور نہ بخل بلکہ درمیان کی راہ ہو۔

صحیح بخاری میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا کہ اتنا ہی عمل کا التزام کرو، جتنا تم کرسکو، مقصد یہ ہے کہ فرائض وواجبات کے بعد نوافل کا اتنا ہی بوجھ اٹھاؤ، جس کو تم آسانی سے اٹھا سکو، اور آخر دم تک نباہ سکو، گویا میانہ روی کی تعلیم صرف عبادات تک محدود نہیں ہے، بلکہ زندگی کے ہر شعبہ تک وسیع ہے، اگر اسلام کی اعتدال پسندانہ تعلیمات کے ساتھ زندگی گذاری جائے تو انسان کلفت اور تکلیف سے محفوظ رہے گا۔

دینی مسائل

مفتی احتکام الحق قاسمی

سفرحج کے آداب ومسائل:

میں سال رواں اللہ کے فضل وکرم سے حج کے مبارک سفر پر جارہا ہوں، سفرحج سے پہلے ہمیں کیا کیا کرنا چاہئے؟ اور سفرکس طرح کرنا چاہئے، اس سلسلہ میں آپ ہماری شرعی رہنمائی فرمائیں

الجواب ———— وباللہ التوفیق

حج ایک اہم اور عظیم الشان عبادت ہے، جس میں حاجی عشق ومحبت کے جذبات سے سرشار ہوکر اپنی تمام امتیازی شان اور حیثیت کو مٹاڈالتا ہے، ایک مجرم کی طرح اپنے آپ کو احکم الحاکمین کے حوالہ کردیتا ہے، ذلیل غلام کی طرح مالک الملک کے گھر کا چکر لگاتا ہے، اس کے حکم پر تیز دھوپ، ازدحام اور شدید گرمی میں صحراء و بیابان (منیٰ، مزدلفہ اوعرفات) کی خاک چھانتا ہے، اس حوصلہ اور یقین کے ساتھ کے ہمارا رب ہم سے راضی ہوگا، ہمارے حج کو قبول کرے گا اور ہمیں بخشش ومغفرت کا پروانہ عطا فرمائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''من حج للّٰہ فلم یرفث و لم یفسق رجع کیوم ولدتہ امہ.''(متفق علیہ) جس شخص نے اللہ کے لیے حج کیا اور نہ تو اس دوران اس نے کوئی بے ہودہ بات کہی اور نہ ہی کسی برائی کے کام میں مبتلا ہوا تو وہ ایسے واپس پلٹتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اس کو جنم دیا ہے۔اسی طرح دوسری جگہ ارشاد ہے:''الحج المبرور لیس لہ الجزاء إلا الجنة''(صحیح بخاری) مقبول حج کا بدلہ تو جنت ہی ہے۔اس لیے راہ عشق کے مسافر کو چاہئے کہ روانگی سے قبل اس اہم فریضہ کی ادائیگی کا طریقہ خوب اچھی طرح سیکھ لے، تاکہ زندگی میں ایک مرتبہ انجام دی جانے والی یہ عبادت بہتر اور مستحسن طریقہ پر خوب اچھی طرح انجام دی جاسکے۔اور بارگاہ ایزدی میں شرف قبولیت کا حامل ہوسکے۔علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:''جو حج کا ارادہ کرے، اس کو چاہئے کہ وہ حج کا طریقہ اچھی طرح سیکھ لے، اور یہ فرض عین ہے، اس لیے کہ عبادت اس کی صحیح نہیں ہوگی جو عبادت کا طریقہ نہیں جانتا ہو، اور مستحب ہے کہ کوئی ایسی واضح کتاب اپنے پاس رکھے جو مسائل واحکام ومقاصد حج کے لیے جامع ہو، اسے ہمیشہ پڑھتا رہے اور پورے سفر میں بار بار پڑھتا رہے، تاکہ پوری طرح مسائل پر اس کی تحقیقی نگاہ ہوجائے، جو ایسا نہیں کرے گا، ہمیں ڈر ہے کہ وہ بغیر حج کے لوٹے گا، کہ کہیں کسی شرط میں اور کبھی کسی رکن میں خلل پیدا کردے گا اور بسا اوقات لوگ مکہ والوں کی تقلید کرتے ہیں، اور سمجھتے ہیں کہ وہ مسائل حج جانتے ہیں، اور اس طرح وہ دھوکہ کھاجاتے ہیں، یہ سخت غلطی ہے۔(مناسک نووی/۳۷؛ بحوالہ حج وعمرہ موجودہ حالات کے پس منظر میں)

اس لیے حج میں جانے سے قبل آپ اپنی نیت کی اصلاح کرلیں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے یہاں اعمال کی قیمت بندہ کی نیت پر متعین ہوتی ہے، حج کا مقصد صرف اور صرف رضائے ربانی اور فلاح اخروی ہو، سیر وتفریح، شہرت ونا موری یا اور بھی کوئی دنیاوی یا سیاسی اغراض ومقاصد بالکل نہ ہوں، اگر دل میں کہیں ذرہ برابر بھی اس کی بوباس اور کھوٹ ہو تو فوراً اس کو دل سے باہر نکال دیں۔کیوں کہ اس مقصد سے کیا جانے والا حج عنداللہ مقبول نہیں ہوتا اور سوائے روپئے کی بربادی کے کچھ حاصل نہیں ہوتا:'' فمن اتی بعبادة لغرض دنیوی لو فقد لترکھا فلیست بعبادة و إنما ھی معصیة.(ملا علی قاریؒ/۳)

روانگی سے قبل اپنے سارے گناہوں سے پوری ندامت اور شرمندگی اور خلوص وللّٰہیت کے ساتھ صدق دل سے توبہ کریں، اگر کسی گناہ میں مبتلا ہوں تو اسے فوراً چھوڑ دیں، آئندہ پھر کبھی نہ کرنے کا عزم کریں، اگر ذمہ میں گزشتہ نماز، روزے باقی ہوں تو ان کی قضا کرلیں، اگر کسی کو ستایا ہے، یا دکھ پہونچایا ہے، تو اس سے معافی مانگ لیں اور جیسے بھی ہو اس کو منالیں، کسی بندہ کا کوئی حق ذمہ میں ہو تو اس کو ادا کردیں، یا اس سے خوشی خوشی معاف کرا لیں، قرض کی ادائیگی نہ ہوسکی ہو تو اس کی ادائیگی کی وصیت کر جائیں، اہل وعیال، دوست واحباب، عزیز واقارب کے گھر جاکر ادائیگی حقوق کے ساتھ ساتھ دعاء کی درخواست کریں، واپسی تک اہل وعیال کے اخراجات کے لیے انتظام کریں۔روانگی کے وقت اپنے گھر میں خوب خشوع وخضوع کے ساتھ دو رکعت نفل نماز ادا کریں، نماز کے بعد جی بھر کر اللہ تعالیٰ سے اپنی اور اپنے اہل وعیال کی خیر وعافیت، سفر میں سہولت، گناہوں سے حفاظت اور حج کی قبولیت کی دعاء مانگیں اور ''بسم اللّٰہ توکلت علی اللّٰہ لاحول و لا قوة إلا باللّٰہ'' پڑھ کر رخصت ہوں، سفرحج میں ایسا ساتھی تلاش کریں جس کے ساتھ مزاج ہم آہنگ ہو، خیر کا طالب ہو، برائی سے دور رہنے والا ہو، آپ کچھ بھول جائیں تو وہ یاد دلائے، غلطی کریں تو اس پر ٹوکے، کسی عالم کا ساتھ ہو تو سب سے بہتر ہے۔کیوں کہ اس کے علم وعمل سے آپ کو فائدہ پہونچے گا۔(مناسک نووی/ ۳۸ بحوالہ حج وعمرہ موجودہ حالات کے پس منظر میں)

دوران سفر ہمیشہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ عزت واکرام اور ایثار کا برتاو کریں، ہر آرام وراحت کے موقع پر دوسروں کو آگے اور اپنے کو پیچھے رکھیں، کوئی ناگوار بات کسی ساتھی سے ہوجائے تو اسے برداشت کریں، اگر بات ناقابل برداشت ہو اور اصلاح کی کوئی صورت نہ ہو تو خوبصورتی کے ساتھ علاحدہ ہوجائیں، ایذارسانی سے مکمل گریز کریں، اگر کسی سے کوئی تکلیف پہونچ جائے تو اس کو برداشت کرلیں، اور عفو ودرگذر سے کام لیں، بغض وعناد اور لڑائی وفساد سے آپس میں بچتے رہیں، کہ اس سے آپ کی عبادت خراب ہوجائے گی ممکن حد تک زیادہ روپئے ساتھ رکھیں، تاکہ کشادہ دلی کے ساتھ دوسرے ضرورت مندوں کی مدد کرسکیں۔نماز اور ذکر وتلاوت کا اہتمام رکھیں، اور اس بات کا خیال ہمیشہ ذہن میں رکھیں کہ آپ مہمان ہیں اور آپ کا رب آپ کا میزبان، اس لیے اس راستہ میں کسی طرح کی کوئی صعوبت وتکلیف پہونچے، تو اسکو محبت کے ساتھ برداشت کریں اور کسی طرح کا شکوہ وشکایت زبان پر نہ لائیں، اللہ تعالیٰ سے خوب رو رو کر دعا مانگیں اور اپنے گناہوں کی معافی طلب کریں، اللہ تعالیٰ آپ کا حج قبول فرمائے، آمین!

امارت شرعیہ بہار اڑیسہ وجھارکھنڈ کا ترجمان

نقیب

ہفتہ وار — پھلواری شریف پٹنہ

پھلواری شریف

جلد نمبر 57/67 شمارہ نمبر 25 مورخہ ۲۷؍شوال ۱۴۴۰ھ مطابق یکم جولائی ۲۰۱۹ء روز سوموار

حفظ ماتقدم

حکومت ہند کے وزیر داخلہ اور مودی حکومت میں بااثر قدر آور لیڈر امیت شاہ؛ جنہیں ان کے مداح موجودہ دور کا چانکیہ کہتے ہیں، وزارت سنبھالنے کے بعد سے مسلسل شہریت کے حوالہ سے مختلف قسم کے بیانات دے رہے ہیں، مودی حکومت کے پہلے دور میں جو شہری ترمیمی بل پیش کیا گیا تھا اور جس کا ماحصل مختلف ملکوں سے آئے پناہ گزینوں کو ہندوستان کی شہریت دینا تھا، اس کے بعد اگلا مرحلہ ہر صوبہ میں ان آر سی کے کام کی شروعات کا ہے، آسام میں اس کا کرب برسوں سے مسلمان جھیل رہے ہیں، وہاں ابھی جو تازہ لسٹ شائع کی گئی ہے اس میں مزید ایک لاکھ سے زائد لوگوں کو ان آر سی سے باہر کر دیا گیا ہے، جبکہ گذشتہ سال ۳۰؍جولائی کو جاری مسودہ میں ان کے نام شامل تھے، بات یہاں تک پہونچ گئی ہے کہ سابق فوجی اور مدت ملازمت پوری کر کے سبکدوش ہونے والے ثناء اللہ کو نہ صرف اپنی شہریت ثابت کرنے کو کہا جارہا ہے، بلکہ اس حوالہ سے انہیں جیل کی ہوا بھی کھلا دی گئی ہے اور معاملہ اب بھی معلق ہے، ایسے میں ہندوستان کے عام شہریوں کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے، امیت شاہ پہلے بھی یہ بات کہہ چکے ہیں کہ ان آر سی کا کام تمام ریاستوں میں شروع کیا جائیگا، اور گھس پیٹھیوں کو چن چن کر نکالا جائے گا، گھس پیٹھیے کا لفظ عام ہے، کسی پر بھی اس کا اطلاق ہوسکتا ہے، لیکن جب حکومت شہریت سے متعلق نئے ترمیمی بل کے سہارے مختلف مذاہب کے لوگوں کو شہریت دیدے گی تو بچ جائیں گے بے چارے مسلمان؛ جنہیں چن چن کر غیر ملکی قرار دیا جائے گا اور ان کی شہریت رد کردی جائے گی، ایسے میں تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے تمام کاغذات درست رکھیں، مختلف دستاویزات میں الگ الگ نام ہوں تو ان کی اصلاح کرالی جائے، پتہ کی درستگی پر بھی توجہ دی جائے، اس سلسلے میں زمین کی رجسٹری کے کاغذات بڑی اہمیت کے حامل ہیں اور یہ جس قدر قدیم ہیں اسی قدر وثیقہ کے اعتبار سے زیادہ مستحکم ہیں، آدھار کارڈ، پین کارڈ، پاسپورٹ وغیرہ سب میں نام وپتہ کے اعتبار سے یکسانیت ہونی چاہیے، نام کا ایک جز محمد کبھی صرف Md اور کبھی پورا Mohammad لکھا ہوتا ہے، اس میں بھی یکسانیت ہونی چاہیے، بلکہ احتیاط کا تقاضہ ہے کہ اگر دستاویزات ہندی میں ہوں تو نام میں ''ہرسی'' اور ''درگھی'' کا بھی فرق نہ ہو، اگر ''ہرسی'' سے لکھا ہے تو سب میں ''ہرسی'' ہوا اور اگر ''درگھی'' سے لکھا ہے تو سب میں ''درگھی'' ہی ہونا چاہیے، یقیناً یہ کوئی بڑا پھیر بدل نہیں ہے لیکن وہ جو شاعر نے کہا ہے نا کہ بدلتی ہے جب ظالم کی نیت، نہیں کام آتی دلیل اور حجت، ہم کیوں نہ اپنے کاغذات اس طرح درست کرالیں کہ ہماری شہریت پر کوئی سوال ہی نہ کھڑا ہو اور کسی دلیل اور حجت کی ضرورت نہ پڑے۔

یہ بات میں عام لوگوں کو خائف کرنے کی غرض سے نہیں لکھ رہا، بلکہ بتانا صرف یہ ہے کہ وقت سے پہلے آنے والے طوفان کا اندازہ کر کے کشتی کے کیل کانٹے درست کر لیے جائیں، ابھی درستگی کا یہ عمل ہزار پانچ سو میں ہو جائے گا، لیکن جب طوفان آئے گا تو اسے درست کرانے کے لیے لاکھ دو لاکھ بھی ناکافی ہوں گے، عقلمند وہ ہے جو وقت سے پہلے حالات سے نبرد آزما ہونے کی تیاری کرلے، بعض حضرات ابھی بھی خوش فہمی میں مبتلا ہیں کہ یہ سب وہم ہے اور مسلمانوں کو ہراساں نہیں ہونا چاہیے، اللہ کرے ان کی اس خوش فہمی کی فصل حقیقت میں سرسبز وشاداب ہو، لیکن آثار وقرائن تو یہ بتاتے ہیں کہ یہ طوفان کشمیر سے دفعہ ۳۷۰ کو ختم کر کے اٹھایا جائے گا اور دھیرے دھیرے پورا ملک اس طوفان کی زد میں ہوگا، بچے گا وہی، جس نے حفظ ماتقدم کے طور پر اپنی کاغذی کارروائی مکمل کر لی ہوگی، اور دفاع کے لیے مضبوط بنیادیں اس کے پاس ہوں گی۔

گھٹتی تعداد

یہ ایک تشویشناک معاملہ ہے کہ ملک میں لڑکیوں کی تعداد گھٹتی جارہی ہے، اس کا مطلب یہ ہے کہ حمل میں لڑکیوں کو ضائع کرنے کا رجحان ابھی کم نہیں ہوا ہے، نیتی آیوگ کی حالیہ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ملک کی بارہ ریاستوں میں لڑکوں کے مقابلے لڑکیوں کی تعداد کم ہے، ان میں بہار، گجرات، راجستھان، مہاراشٹر، آسام، مغربی بنگال، کرناٹک، اڈیشہ، کیرل، اور ہماچل پردیش جیسی ریاستیں شامل ہیں، سب سے زیادہ خراب صورت حال تلنگانہ کی ہے، جہاں ایک ہزار لڑکوں کے مقابلے لڑکیوں کی تعداد سترہ کم ہوگئی ہے، تھوڑی تبدیلی جھارکھنڈ، جموں کشمیر، اتراکھنڈ، پنجاب تامل ناڈو، مدھیہ پردیش، اتر پردیش، چھتیس گڈھ اور ہریانہ میں دیکھنے میں آرہی ہے، اس میں جھارکھنڈ سب سے آگے ہے، جہاں ہزار لڑکوں پر لڑکیوں کی تعداد میں ۱۶؍کا اضافہ ہوا ہے، اس فہرست میں آخری پائیدان پر ہریانہ ہے جہاں صرف ایک لڑکی ایک ہزار لڑکوں کے مقابلے میں بڑھی ہے، اس رپورٹ میں نیتی آیوگ نے شہریوں کی صحت کی صورت حال کا بھی جائزہ لیا ہے، اس میں بہار اور اتر پردیش کی حالت سب سے خراب ہے، جبکہ کیرل اس معاملے میں ہندوستان کی دوسری ریاستوں کے مقابلے بہتری کے اعتبار سے سرفہرست ہے، سہولتوں سے متعلق جائزہ میں بتایا گیا ہے کہ آسام، جھارکھنڈ، تلنگانہ، اتر پردیش میگھالیہ، سکم، تری پورہ، انڈمان نکوبار اور دمن دیپ کے کسی بھی ضلع اسپتال میں کاڈیک کیر یونٹ نہیں ہے، اسپتالوں میں عملہ کی کمی ہے، ہیلتھ کیر سینٹر میں میڈیکل افسر اور نرسوں تک کے عہدے خالی پڑے ہیں، ایسے میں کون مریضوں کی دیکھ بھال کرے اور کون ان کے علاج میں کمی کوتاہی کا جائزہ لے، حیرت ہوتی ہے، جب ہم دیکھتے ہیں کہ جھارکھنڈ میں ۵۴ء۲، بہار میں ۵۰ء۷، راجستھان میں ۵۰ء۵، ہماچل پردیش میں ۴۲ء۲، آسامیاں نرسوں کی خالی ہیں، ایسے میں صحت سے متعلق اداروں کی حالت کا خستہ ہونا فطری ہے، حکومت کو چاہیے کہ وہ اس رپورٹ کی روشنی میں تبدیلی لانے کی کوشش کرے، ترجیحی بنیاد پر خالی جگہوں پر عملے بحال کیے جائیں۔

قانون شکن

نئے انتخاب کے بعد پارلیامنٹ کی تشکیل ہوچکی ہے اور بی جے پی نے بھاری اکثریت سے حکمرانی اپنے نام کر لی ہے، پارلیامنٹ آئین ساز ادارہ ہے، جہاں قانون بنائے جاتے ہیں، لیکن المیہ یہ ہے کہ اس بار جو لوگ اس قانون ساز ادارے میں رکن بن کر آئے ہیں، ان میں ۱۵۹ ممبران ایسے ہیں جو قتل، زنا بالجبر، فساد کرانے، اقدام قتل اور اغوا جیسے معاملات میں عدالت میں ماخوذ ہیں، ان میں سب سے بڑا نام بھوپال کی ارکان پارلیمانی پرگیہ سنگھ ٹھاکر کا ہے جو دہشت گردی، بم دھماکہ اور غداری جیسے سنگین جرائم میں چارج شیٹڑ ہیں، اس طرح دیکھیں تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے ایک سوانسٹھ ملزم ممبران قانون سازی میں حصہ لیں گے جب کہ وہ خود قانون شکن ہیں۔ ایسا پہلی بار نہیں ہوا ہے، یہ تو ہندوستانی پارلیمان کی تاریخ رہی ہے، ۲۰۰۹ء سے ہم اعداد وشمار کا تجزیہ کریں تو معلوم ہوگا کہ اس سال منتخب ہو کر پارلیمان پہنچنے والے داغی ارکان کی تعداد چھہتر تھی، یعنی چودہ فیصد، ۲۰۱۴ء میں یہ تعداد بڑھ کر ایک سو بارہ یعنی اکتیس فی صد پر پہونچ گئی، ۲۰۱۹ء کے انتخاب میں ملزم ارکان پارلیمان کی تعداد ان کے اپنے حلف نامے کے مطابق دوسو تینتیس (۲۳۳) یعنی تینتالیس فی صد ہے، ان میں ایک سوانسٹھ یعنی ۲۹؍فی صد سنگین جرائم میں عدالت کو مطلوب ہیں۔ ایسوسی ایشن آف ڈیموکریٹک الائنس کے تجزیہ پر مبنی اس رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ۲۰۰۹ء کے مقابلے دس سالوں میں مجرمانہ رکارڈ رکھنے والے ارکان کی تعداد میں چوالیس فی صد کا اضافہ ہوا ہے، جو اس ملک اور ملک کے جمہوری نظام کے لیے انتہائی خطرناک ہے۔ یہ اعداد وشمار سنگین جرائم میں ملوث ارکان سے متعلق ہیں، جہاں تک دفعہ ۱۴۴؍توڑنے، بغیر اجازت احتجاج مظاہرے اور جلسہ کرنے، راستوں پر رکاوٹ کھڑی کرنے اور سرکاری کاموں میں رکاوٹ پیدا کرنے کا تعلق ہے تو ایسے ممبران کی تعداد بھی کم نہیں ہے، ۲۰۰۹ء میں ایسے ارکان کی تعداد ایک سو باسٹھ یعنی تیس فی صد تھی، ۲۰۱۴ء میں ۱۸۵؍یعنی چونتیس فی صد ہوگئی یہ سلسلہ دراز ہوتا رہا تو ۲۰۲۹ء کے انتخاب میں ہمارے لیے زیادہ آسان پاک صاف لوگوں کے اعداد وشمار کا ذکر کرنا ہوگا، کیوں کہ ان کی تعداد انگلیوں پر گنی جاسکے گی۔

پارٹی کے اعتبار سے اگر مجرمانہ رکارڈ رکھنے والے ارکان کا جائزہ لیں تو معلوم ہوگا کہ بی جے پی کے تین سو تین میں ایک سو سولہ، کانگریس کے باون میں سے ۲۹، لوک جن شکتی پارٹی کے سبھی چھ، جنتا دل یونائیٹڈ کے سولہ میں سے تیرہ، بہوجن سماج پارٹی کے دس میں سے پانچ، ترنمول کانگریس کے بائیس میں سے نو، کمیونسٹوں میں تین اور بیجو جنتا دل کے بارہ میں سے ایک ممبر پر عدالت میں کرمنل ایکٹ کے تحت یا تو مقدمہ چل رہا ہے یا پینڈنگ میں ہے۔

اس بار پارلیامنٹ پہونچنے والے ارکان میں سب سے زیادہ مقدمات کانگریس پارٹی سے جیت کر آنے والے کیرالہ کے رکن پارلیمان ڈین کاریہ کوسی پر ہیں، انہوں نے اپنے حلف نامہ میں واضح کیا ہے کہ ان پر دوسو چار مقدمات چل رہے ہیں۔ ظاہر ہے ایسے مجرمانہ رکارڈ والے ارکان پارلیامنٹ میں بھی ہنگامہ، دادا گیری، دھما چوکڑی، مائک توڑنے، کرسیاں پٹکنے، ٹیبل اور میز الٹنے کا کام زیادہ کرتے ہیں، سنجیدہ اور تعمیری تقریروں سے ان کو کیا لینا، ان کی سرشت اور خمیر میں قانون شکنی داخل ہے، اور وہ پارلیامنٹ میں بھی اس سے باز نہیں آتے ایسے میں عوام کی گاڑھی کمائی اور پارلیامنٹ کے قیمتی اوقات ہنگامے کی نظر ہو جاتے ہیں، جو نہ ملک کے مفاد میں ہے اور نہ حکمرانوں کے۔

غیر ضروری

بات ۱۹۸۱ء کی ہے، مظفر نگر اتر پردیش میں تبلیغی اجتماع تھا، دیوبند اور اس کے نواح کے مدارس میں پڑھنے والے طلبہ ایسے موقع کی تلاش میں رہا کرتے ہیں، شرکت ہوتی ہے تو وعظ ونصیحت سننے کے ساتھ گھوم پھر کا بھی بہترین موقع ہاتھ آتا ہے، چنانچہ طلبہ نے بڑی تعداد میں تبلیغی اجتماع کے لیے رخت سفر باندھا اور ایک ہی ٹرین پر سب چڑھ گئے، جن کو ڈبے میں جگہ نہیں ملی، چھت پر چڑھ گئے، حوصلہ اور جوش سے لبریز ان طلبہ نے ٹرین کی چھت سے اللہ اکبر کے نعرے بلند کرنے شروع کیے، جوش بڑھتا گیا اور لڑکے کھڑے ہو ہو کر اللہ اکبر کہنے لگے، اگلے اسٹیشن پر گاڑی پہونچنے والی تھی اور طلبہ اس سے غافل تھے کہ بجلی کے تار نے ایک جگہ لائن کروس کیا ہے، نعرے لگاتے ہوئے ایک طالب علم بجلی کے تار سے ٹکرایا اس نے گرتے ہوئے دوسرے کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے نے تیسرے کا، سلسلہ اتنا دراز ہوا کہ دس لڑکے ٹرین سے گر گیے اور چار تو وہیں جاں بحق ہو گیے، طلبہ کو ایک دوسرے کو پکڑنے کا یہ عمل اضطراری تھا، ہر ایک نے اپنی زندگی بچانے کے لیے دوسرے کا سہارا لیا، اور اس طرح اتنا بڑا حادثہ ہوگیا، چوں کہ اضطراری عمل قابل لعنت وملامت نہیں ہوا کرتا اس لیے اسے گوارا کر لیا جاتا ہے۔ لیکن بہت سارے لوگ ایسے ہوتے ہیں جو خود کو بچانے کے لیے اضطرارا نہیں جان بوجھ کر دوسرے کو مورد الزام ٹھہرانا کار ثواب سمجھتے ہیں، مان لیجئے کسی پر قتل کا مقدمہ چل رہا ہے، اس نے عدالت میں کہا کہ فلاں نے بھی فلاں سال قتل کیا تھا، ظاہر ہے اس الزام سے اس پر قتل کا جرم نہ تو ہلکا ہوگا اور نہ ختم، زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا کہ دوسرے کی بھی تحقیق شروع ہو جائے گی۔ ایک طالب علم امتحان میں فیل ہوگیا اب وہ گارجین سے یہ کہے کہ ہم ہی نہیں فلاں بھی فیل ہوگیا، ظاہر ہے اس جملے سے اس کے فیل ہونے کے واقعہ پر کوئی اثر تو پڑے گا نہیں، البتہ دوسرے کو گھسیٹ لانے کا یہ عمل قابل مذمت بھی ہوگا اور لائق نکیر بھی، ''ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے'' کا اصل مصداق یہی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اضطرارا دوسرے کو پکڑ لینا یا ڈوبتے ہوئے کسی کا ہاتھ تھام لینا، صرف اپنی جان بچانے کے لیے ہوتا ہے، جب کہ جان بوجھ کر قصد وارادہ کے ساتھ دوسرے پر الزام لگانا اپنی ٹانگ برابر کرنے کے مرادف ہے، جو شرعا اخلاقا کسی طرح درست نہیں ہے، شرعا تو اس لیے کہ اس قسم کے الزامات لگانا جس میں صحت واقعہ کو ذکر کرنے کے لیے یادداشت بھی ساتھ نہ دے اور انسان ذہول کا شکار ہو، بے احتیاطی کے ذیل میں آتا ہے، اور کسی بات کا ذکر بغیر تحقیق کے مذموم ہے؛ کیوں کہ ہمیں خبروں کی تحقیق کا حکم دیا گیا ہے، اخلاقاً اس لیے کہ دوسروں کے بارے میں ایسی بات کہنا جس کی ضرورت نہ ہو اور جن بنیادوں پر بات کہی جارہی ہے وہ قیاس مع الفارق پر مبنی ہو تو اسے اخلاقاً بھی درست نہیں کہا جا سکتا، اس لیے مسلمانوں کو چاہیے کہ اس قسم کے جھمیلوں میں پڑنے سے ہر ممکن گریز کریں، اپنی شخصیت کی حفاظت کے لیے دفاع کی پوری اجازت ہے، لیکن دفاع کے نام پر دوسروں پر کیچڑ اچھالنے کی اجازت کسی کو بھی نہیں دی جاسکتی۔

یادوں کے چراغ

حافظ محمد مُرسی

✍ : مفتی محمد ثناء الهدیٰ قاسمی

اخوان المسلمین کے عظیم رہنما، جدید مصر کے پہلے جمہوری طور پر منتخب صدر، فریڈم اینڈ جسٹس پارٹی کے بانی حافظ محمد مرسی کا عدالت میں دوران سماعت انتقال ہوگیا، بے ہوش ہونے کے قبل انہوں نے عدالت سے کہا'' مجھے قتل کیا جا رہا ہے، میری صحت بہت خراب ہے، ایک ہفتہ کے دوران میں دو دفعہ بے ہوش ہو چکا ہوں، لیکن مجھے کسی ڈاکٹر کے پاس نہیں لے جایا گیا، میرے سینے میں راز ہے، جنہیں اگر ظاہر کردوں تو میں جیل سے چھوٹ جاؤں گا، لیکن میرے وطن میں ایک طوفان آئے گا، ملک کو نقصان سے بچانے کے لیے میں ان رازوں سے پردہ نہیں ہٹا رہا، پھر عربی کا ایک شعر پڑھا اور بے ہوش ہوگیے، لیکن کسی نے ان پر توجہ نہیں دی اور بعد میں سرکاری ٹیلی ویزن نے خبر دی کہ مقامی وقت کے مطابق شام کے چار بجکر پچاس منٹ پر محمد مرسی دنیا سے چلے گیے، یہ حادثہ ۱۷؍جون ۲۰۱۹ء کو پیش آیا، ۱۸؍جون کو منگل کی صبح قاہرہ کے مشرقی علاقے مدینۃ النصر (نصر سیٹی) میں تدفین عمل میں آئی جنازہ کی نماز طرۃ جیل کی مسجد میں ادا کی گئی، انتقال کے وقت ان کی عمر سرسٹھ سال تھی۔ مصر کی دفتر استغاثہ کے مطابق پوسٹ مارٹم میں محمد مرسی کے جسم پر نئے زخم یا تشدد کی علامت نہیں پائی گئی، مطلب یہ ہے کہ پہلے سے تشدد اور زخم کے جو نشانات تھے، وہی مہلک ثابت ہوئے، ایک سرکاری رپورٹ یہ بھی ہے کہ وہ عدالت میں جج کو مخاطب کرکے اپنی بات سنا رہے تھے کہ اسی درمیان ان پر دل کا دورہ پڑا، جس سے وہ جاں بر نہ ہو سکے۔

حافظ محمد مرسی کی پیدائش ۲۰؍اگست ۱۹۵۱ء میں ہوئی، انہوں نے قاہرہ یونیورسٹی سے انجینئرنگ میں پی اچ ڈی کیا، ۱۹۸۰ء میں یونیورسٹی آف ساوردن کو بھی ان کے مادر علمی ہونے کا شرف حاصل ہوا، تدریسی زندگی کا آغاز کیلی فورنیا اسٹیٹ یونیورسٹی نارتھرج میں اسسٹنٹ پروفیسر کی حیثیت سے کیا، ۱۹۸۵ء میں وطن واپسی کے بعد تعلیم وتدریس کے ساتھ سیاست میں ان کی دلچسپی بڑھی، وہ اخوان المسلمین سے قریب ہوئے، اور ۲۰۰۰ء سے ۲۰۰۵ء تک انہوں نے اخوان المسلمین کے سرگرم ممبر کے طور پر کام کیا، ۲۰۰۵ء میں وہ انتخاب میں کھڑے ہوئے اور شکست سے دوچار ہوئے، لیکن انہوں نے اپنی جد وجہد جاری رکھی، اس جد وجہد کے نتیجے میں کم وبیش پانچ سال انہیں جیل میں گذارنے پڑے اور انہوں نے قید وبند کی صعوبتیں جھیلیں، صدر حسنی مبارک کے دور میں اخوان المسلمین کے ارکان کو انتخابات میں حصہ لینے سے روک دیا گیا، ایسے میں حافظ محمد مرسی نے فریڈم اینڈ جسٹس پارٹی قائم کی اور اخوان المسلمین کے بہت سارے ارکان ان کے ساتھ ہوگیے، مزاج اخوانی تھا، چنانچہ موجودہ حکومت سے آزادی اور انصاف کے نعروں کے ساتھ پارٹی نے کام کرنا شروع کیا، مئی ۲۰۱۲ء میں صدارتی انتخاب کے پہلے دور میں محمد مرسی اور احمد شفیق نے اپنے حریفوں کو ووٹ کے اعتبار سے بہت پیچھے چھوڑ دیا، جون ۲۰۱۲ء میں جب دوسرے دور کی ووٹنگ ہوئی تو محمد مرسی نے 51.7 فی صد ووٹ حاصل کیا اور ان کے حریف احمد شفیق کو شکست کا سامنا کرنا پڑا، منتخب ہونے کے بعد محمد مرسی نے فریڈم اینڈ جسٹس پارٹی کی رکنیت چھوڑ دی اور التحریر اسکوائر پر لاکھوں کے مجمع میں اعلان کردیا کہ وہ کسی پارٹی کے نہیں مصری عوام کے صدر ہیں، ۳۰؍جون ۲۰۱۲ء کو انہوں نے نو منتخب صدر کی حیثیت سے حلف اٹھایا، ان کی حلف برداری کے بعد مصر میں اسلام پسندوں کا بول بالا ہوا، بالفاظ دیگر اخوان المسلمین کے اصولوں پر حکومت کام کرنے لگی، ظاہر ہے یہ بات مصر میں نا قابل برداشت تھی، چنانچہ ۲۰۱۳ء میں مغربی طاقتوں کے آلۂ کار بننے والوں کی حمایت سے ان کے خلاف مظاہرے شروع ہوئے اور احتجاج نے خونریز جھگڑوں کی شکل اختیار کرلی، یکم جولائی ۲۰۱۳ء کو فوج نے بھی انہیں الٹی میٹم دیدیا کہ مطالبات اڑتالیس گھنٹوں میں پورے کیے جائیں ورنہ انہیں اقتدار سے بے دخل کردیا جائے گا، بالآخر وہی ہوا، اس وقت کے فوجی سربراہ اور موجودہ صدر عبد الفتاح السیسی نے ۳؍جولائی ۲۰۱۳ء کو ان کا تختہ الٹ کر جیل میں ڈال دیا، ان پر ۲۰۱۱ء میں جیل توڑنے، ملک کے دفاعی راز کو عام کرنے، غیر ملکی دہشت گردوں سے تعاون وغیرہ جیسے سنگین الزامات لگائے گیے، ایک سو بتیس دیگر افراد بھی جو محمد مرسی سے قریبی تعلق رکھتے تھے، گرفتار کرلیے گیے، اپریل ۲۰۱۴ء میں فسادات اور صدارتی محل کے سامنے اشتعال انگیزی کے الزام میں انہیں ۲۰؍سال قید کی سزا سنائی گئی، مئی ۲۰۱۵ء میں مصر کی ایک عدالت نے جیل توڑنے کے جرم میں انہیں سزائے موت سنائی، ایک اور عدالت نے جاسوسی کے الزام میں عمر قید کا فیصلہ سنایا، ان فیصلوں میں سے بعض کے خلاف محمد مرسی نے اپیل بھی کی، لیکن وہ جو کہا گیا ہے کہ بدلتی ہے جب ظالم کی نیت نہیں کام آتی دلیل اور حجت، محمد مرسی کے ساتھ بھی یہی ہوا، ان کی اپیلیں رد کردی گئیں، ۱۵؍نومبر ۲۰۱۶ء کو ان کی سزائے موت مصر کی اعلیٰ ترین عدالت نے منسوخ کردیا، لیکن دیگر مقدمات میں انہیں راحت نہیں ملی، بالآخر ظلم وتشدد سہتے سہتے اس مرد مؤمن نے عدالت میں ہی آخری سانس لی اور عمر بھر کی بے قراری کو قرار آ گیا۔

اس حادثہ پر پوری دنیا میں اسلام کے ماننے والوں نے صدائے احتجاج بلند کی، ترکی نے اسے قتل عمد قرار دیا، اور عالمی عدالت میں مصری حکومت پر مقدمہ چلانے کا اعلان کیا ہے۔ لیکن عالمی عدالت میں جو لوگ بیٹھے ہیں وہ بھی اسلامی تحریکات اور اخوان المسلمین کے مخالفت میں ہمیشہ سے پیش پیش رہے ہیں، ایسے میں بعد از مرگ بھی محمد مرسی کو انصاف ملنے کی امید کم ہے، یوں بھی وہ سب سے بڑے حاکم کے دربار میں پہونچ گیے ہیں جو احکم الحاکمین ہے اور جس کے فیصلے کے آگے کوئی زبان دراز نہیں کرسکتا اور جس کا فیصلہ عدل وانصاف کے ساتھ ہوتا ہے اور ہر اچھے کو اس کے اعمال کی جزا اور ہر بُرے کو اس کے کرتوت کی سزا مل کر رہتی ہے، عبد الفتاح سیسی کی گردن پر محمد مرسی کا خون ہے یہ خون رنگ لائے گا، سیسی اور اس کے ہم نواؤں کو انشاء اللہ عبرتناک دور سے گذرنا پڑے گا۔ میں مصر کم وبیش تین بار گیا، وہاں کی تہذیب وثقافت اور لوگوں کی ذہنی سوچ کا مطالعہ اور مشاہدہ کیا ہے، وہ آج بھی '' نحن ابناء فراعنه'' کہہ کر خوش ہوتے ہیں، اور اسلامی ثقافت وتاریخ کے بڑے مرکز ہونے کے بعد آج بھی فرعون کے نام پر وہاں ریلوے اسٹیشن اور دوکانیں موجود ہیں، رمسیس ثانی ان کے یہاں آج بھی عزت کا مستحق ہے۔ (بقیہ صفحہ ۱۰؍پر)

کتابوں کی دنیا

تبصرہ کے لئے کتابوں کے دو نسخے آنے ضروری ہیں

مشاہیر، اکابر ومعاصرین

✍ : مولانا رضوان احمد ندوی

زیر نظر کتاب میں گنے چنے مشاہیر علوم اسلامیہ، مفکرین ومصلحین اور معاصرین کے علمی ودینی کارناموں کا ایک تعارفی عکس اور تاثراتی خاکہ ہے، جس کو ملک کے ممتاز فقیہ اور نامور عالم دین حضرت مولانا مفتی محمد ظفیر الدین مفتاحی (۱۹۲۶۔۲۰۱۱) سابق مفتی اعظم دار العلوم دیوبند نے ان مشہور ومعروف علماء ومشائخ کے انتقال پر سپرد قلم کیا یہ سارے شخصی خاکے جرائد ورسائل کی زینت بنتے رہے، حضرت مفتی صاحب کے وصال کے بعد ان کے ہونہار صاحبزادہ مولانا احمد سجاد قاسمی نے ان منتشر مضامین کو بڑی عرق ریزی کے ساتھ یکجا کیا اور کتابی صورت میں طبع کرایا، اس کے لئے وہ یقینی طور پر ہم سب کی طرف سے مبارکباد کے مستحق ہیں، اس کتاب میں حاجی امداد اللہ مہاجر مکی سے لے کر علماء دین اور مشاہیر کبار کا ایک اجمالی تعارف کرایا گیا، کتاب کے پیش لفظ میں ہمارے مخدوم ومحترم مفکر اسلام امیر شریعت حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی دامت برکاتہم نے کتاب اور صاحب کتاب کی علمی عظمت کا اعتراف کرتے ہوئے تحریر فرمایا کہ۔ اللہ تعالیٰ نے مفتی صاحب کے وقت میں برکت دی تھی، دوسری ذمہ داریوں کو انجام دینے کے ساتھ ساتھ ساٹھ کتابیں لکھیں، تین سو سے زیادہ مضامین لکھے، دار العلوم (ماہنامہ) کے اداریے لکھے، میں نے یہی دیکھا کہ وہ صبح کے وقت بڑی پابندی، دلجمعی اور یکسوئی سے کام کرتے اور صرف لکھنے پڑھنے کا کام کرتے، انہوں نے اتنا لکھا کہ ایک دفتر جمع ہوگیا، انہوں نے شخصیتوں پر تاثراتی مضامین بھی خاصی تعداد میں لکھے اور دار العلوم (ماہنامہ) کے ادارتی نوٹ میں مرحومین کا ذکر خیر کیا، آہستہ آہستہ یہ مضامین بھی بڑی تعداد میں ہوگئے، جن میں مفتی صاحبؒ کے ذاتی تاثرات بھی ہیں اور ایسی چیزیں بھی ہیں جن سے نئی نسل کو واقف ہونا چاہیے۔ (صفحہ ۱۳)

حضرت امیر شریعت مدظلہ مرتب کتاب کی کاوشوں کو سراہتے ہوئے رقمطراز ہیں کہ انہی مضامین کو مفتی صاحب کے بڑے صاحب زادے مولانا احمد سجاد صاحب نے جمع کیا ہے، انہوں نے بہت سے مقامات پر حاشیے اور نوٹس لکھے ہیں، اس طرح یہ مجموعہ مضامین دو حصوں پر مشتمل ہے، ۲۱؍مضامین تو ۱۹؍شخصیتوں پر مستقلاً لکھے گئے ہیں، اور ۵۱؍شخصیتوں پر وہ مضامین ہیں جو ماہنامہ دار العلوم کے ادارتی کالم کے لیے لکھے گئے تھے، چند کو چھوڑ کر یہ مضامین ڈیڑھ دو صفحہ کے ہیں، بڑا اچھا ہوا برادر عزیز مولانا احمد سجاد صاحب نے ان منتشر مضامین کو یکجا کردیا اور ۷۰؍شخصیتوں کے تذکرہ پر مشتمل کتاب تیار ہوگئی، بہت سی کام کی باتیں یکجا ہو گئی ہیں۔ (صفحہ ۱۴)

اس اقتباس سے آپ نے کتاب کی اہمیت ونوعیت کا اندازہ لگالیا ہوگا کہ یہ کتاب دینی وعلمی حیثیت سے کس قدر اہم اور قابل قدر ہے۔ ۴۵۵ صفحات پر مشتمل اس کتاب میں نمایاں مسلم شخصیات کے علاوہ چند گمنام شخصیات کو بھی مفتی صاحب نے اپنی سادہ زبان میں اور عام فہم اسلوب بیان کے ذریعہ زندہ کردیا اور انہیں کتاب میں شامل کرکے مولانا احمد سجاد قاسمی نے دوام بخش دیا، جزاک اللہ خیرالجزاء، یہ حقیقت واقعہ ہے کہ عہد جدید میں نئی نسل تکنیک اور عصری علوم سے اتنا قریب ہوگئی ہے کہ اپنے اسلاف کے کارناموں سے انجان ہوتی جارہی ہے، یہ کتاب نہ صرف مشاہیر واکابر کی مختصر داستان زندگی ہے بلکہ اس عہد کی سماجی وسیاسی زندگی کی یاد بھی تازہ کرتی ہے، اس لئے نئی نسل کو اس کتاب سے استفادہ کرنا چاہیے یہ ایک رہنما کتاب ہے، جس کی روشنی میں مطالبہ کو زیادہ وسیع کیا جاسکتا ہے، البتہ سیر وسوانح سے خصوصی دلچسپی رکھنے والوں کے لیے یہ ایک گرانقدر علمی دستاویز ہے، اس لئے انہیں ضرور مطالعہ کرنا چاہئے، کتاب کی طباعت وکاغذ قدرے معیاری ہے، سرورق سے پس ورق تک کتاب لائق تعریف ہے، علم دوست اور خواہشمند حضرات ۳۵۰ روپے بھیج کر مکتبہ دارین ندوۃ لکھنو یا موبائل نمبر 9335858300 سے رابطہ کرکے طلب کر سکتے ہیں۔

حج ربوبیت الٰهی کا مظهر

حج ایک عشقیہ عبادت ہے، جس میں عشق ومحبت کے جذبات کی تسکین، دیدار محبوب کے بغیر گھر بیٹھ کر ممکن نہیں اس لئے حج کے لئے حاضری بیت اللہ شرط قرار دی گئی، وہاں عاشق اپنے مولائے حقیقی کی رضاء وخوشنودی کی خاطر کبھی بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو کبھی صفا ومروہ کے گرد دیوانہ وار چکر لگاتا ہے اور اپنی روح کی پیاس بجھاتا ہے، ہر صاحب حیثیت پر زندگی میں ایک بار حج کرنا ضروری ہے، اس لئے حج کے طریقوں کو جاننا اور اس کے ضروری معلومات کو حاصل کرنا بھی ضروری ہے اس موضوع پر ہمارے علماء کرام نے بہت سی علمی کتابیں لکھیں تاکہ لوگوں میں ذوق وشوق پیدا ہو، پیش نظر کتاب حج ربوبیت الٰہی کا مظہر مولانا عبد الباسط ندی سکریٹری المعہد العالی للتدریب فی القضاء والافتاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کی مرتب کردہ تالیف ہے جس میں انہوں نے حج کی حکمتوں اور مصلحتوں پر سیر حاصل گفتگو کی ہے، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے علاوہ مسجد اقصی سے متعلق ضروری معلومات کو جمع کردیا ہے تاکہ وہاں جانے والے لوگوں کو اس سے رہنمائی مل سکے، کتاب میں حضرت مولانا سید محمد رابع حسنی ندوی، صدر آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ کا محققانہ وعالمانہ مقدمہ بھی شامل ہے جس سے کتاب کی حیثیت وقیمت میں اضافہ ہوگیا ہے، ۱۲۸؍صفحات پر مشتمل اس کتاب میں حجۃ الوداع کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے خطبات وہدایات کو بھی جمع کردیا گیا ہے جس سے اس کی اہمیت ونافعیت مزید دو چند ہوگئی ہے، بلاشبہ عازمین حج کے لئے یہ کتاب نشان منزل بھی ہے اور مشعل راہ بھی، ضرورت مند اصحاب المعہد العالی قاضی نگر پھلواری شریف پٹنہ کے پتہ پر ایک سو روپے میں طلب کر سکتے ہیں، نیز مرتب کتاب سے بھی موبائل نمبر 9430875424 پر رابطہ کیا جاسکتا ہے۔

عیسائی مشنری اسکولس کا اصل مقصد

مولانا مفتی ابرار متین بیگ قاسمی

یہ حقیقت ہے کہ دنیا کے اندر بہت ساری قوموں نے اپنی اپنی سیاسی اور جنگی طاقت سے بہت سارے ملکوں وخطوں پر حکومت کیں بعض قوموں کی جنگ کا مقصد سامراجیت اور بالا دستی تھی تا کہ وہ قوم دوسری کمزور قوموں کو ہلاک و برباد کریں اور وہاں کے ذخائر دفینوں سے خوب سے خوب جبراً استیصال کریں جیسا کہ تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ صلیبی جنگوں میں اکثر ایسا ہوتا رہا کہ صلیبیوں نے جہاں کہیں کسی ملک وقوم پر حکومت کرنا چاہا تو وہاں کے ملک وقوم کا قتل وغارت گری، توڑ پھوڑ، حاکمانہ وظالمانہ رویہ بلکہ ''جلادانہ'' رویہ عیسائیت کی پرچار اور عیسائی مذہب وتہذیب کے لزوم سے نقشہ ہی بدل دیا جیسا کہ تاریخ کے بہت سارے سیاہ ابواب اس سے بھرے پڑے ہیں۔

عیسائی مشنری اسکولس مسلم بچوں کیلئے ایک زہر: ''تعلیم گاہ'' جسے ہم اور آپ اپنی اپنی عام بول چال میں اسکولس وغیرہ کہتے ہیں در حقیقت یہ صرف علم حاصل کرنے کی ہی جگہ نہیں ہے بلکہ یہ انسانیت، تہذیب واخلاق، روحانی تربیت کی بھی جگہ ہے، جہاں مختلف قسم کے اسکولس میں مختلف قسم کے مینیجمنٹس اپنے اپنے انداز میں تعلیم دیتے ہیں اور جو اسٹوڈنٹس (Students) ان کے پاس تعلیم حاصل کرتے ہیں ان کو اپنے طریقہ کار، اپنے مزاج و مذاق کا خوگر اور متبع بناتے ہیں، خواہ وہاں پڑھنے والے کسی بھی علاقے یا کسی بھی مسلک ومذہب سے تعلق رکھتے ہوں۔ جب وہ بچے ان کے خوگر اور ان کے تابع ہوتے ہیں تو یہ بچے خاص مزاج و مذاق میں ڈھل کر ہر جگہ اپنے اپنے خاص قسم کے افکارات وخیالات کا اظہار کرتے ہیں کبھی ان افکار وخیالات سے آزاد ذہنی ابھر کر عقل پرستی کا شکار ہوتی ہے تو کبھی ملحدانہ مزاج پیدا ہوکر اس طالب علم کو کمیونزم کا قائل وحامل بنا دیتی ہے۔ اور کبھی ان افکار وخیالات سے کسی خاص قسم کے مذہب ومسلک کی بوآنے لگتی ہے جیسا کہ ہندوازم، بدھ ازم اور بھی مختلف قسم کے ازمس سے مشرکانہ وکافرانہ بوآنے لگتی ہے جس سے ایک طالب علم صرف طالب علم نہیں رہتا بلکہ مشرکانہ، کافرانہ وملحدانہ مزاج ومذاق کا طالب علم بن جاتا ہے جس سے ایک مسلمان طالب علم خالص مسلمان باقی نہیں رہتا بلکہ مذکورہ بالا صفات کا حامل بن کر ایک ''ماڈرن مسلمان طالب علم'' بن جاتا ہے جب یہ طالب علم ماڈرن خیالات کا حامی ہوجاتا ہے تو زندگی کے ہر شعبہ میں ماڈرنزم یعنی جدیدیت کو پسند کرنے لگتا ہے۔ درحقیقت یہ ''ماڈرنزم'' اور ''جدیدیت'' کوئی انوکھی چیز نہیں ہے۔ بلکہ یہ ماڈرنزم اور جدیدیت مغربی تہذیب وثقافت، عیسائی مزاج ومذاق کا ایسا معجون مرکب ہے جس پر ماڈرنزم اور جدیدیت کا لیبل لگا دیا گیا ہے اس کے بعد اب ہر پڑھا لکھا اور عام آدمی یہ سمجھتا ہے کہ یہ عیسائی تہذیب وتمدن اور عیسائی مزاج ومذاق نہیں ہے بلکہ یہ نئے زمانے میں نئے لوگوں میں، نئے اسباب معیشت میں جینے کا ایک ناگزیر طریقہ ہے کہ اس کے بغیر زندگی گزارنے کا اور زندگی میں ترقی کے منازل طے کرنے کا کوئی اور طریقہ ہے ہی نہیں۔ گویا اس خاص قسم کے افکار ومزاج کا مطلب ہی یہ ہے کہ زندگی گزارنے کے لئے کسب معاش کے لئے، سیاست مدن کے لئے جو طریقے اسلام نے بتائے ہیں وہ بہت پرانے ہوئے ہیں اور ان طریقوں میں جو جان باقی رہنی چاہئے تھی اب وہ باقی نہیں رہی۔ (نعوذ باللہ من ذلک) یہ سب اثرات عیسائی مشنریز کے مختلف ہتھکنڈوں کا ایک خاص ہتھکنڈہ اور ایک خاص اثر ہے۔ عیسائی مشنری اسکولس ہیں مختلف قسم کے بچوں کو بڑی ہی شان کے ساتھ کڑے قوانین واصول کو سامنے رکھ کر اپنی تہذیب اور اپنے مزاج ومذاق کا ہم مشرب وہم خیال بنایا جاتا ہے جس سے مختلف قسم کے بچے ماڈرنزم اور جدیدیت کا شکار ہوکر اپنے اپنے مذہب کو عجیب وغریب، خفت انگیز نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور ہزاروں قسم کے لادینیت اور دہریت والے سوال من ہی من میں پیدا کرتے ہیں اور شک وشبہ کے بدترین جال میں گرفتار ہوکر دنیوی زندگی بھی برباد کرتے ہیں اور زندگی کا حقیقی مقصد آخرت بھی برباد کرتے ہیں گویا کہ یہ عیسائی مشنری اسکولس مسلم بچوں کے لئے ایک میٹھا بلکہ سلو پائزن Poison Slow ہیں۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وہ اسباب وعلل یہاں ذکر کردیئے جائیں جس کی وجہ سے عیسائی مشنری اسکولس مسلم بچوں کے لئے بلکہ سماج ومعاشرے کیلئے کس طرح سے انسانیت سوز بے حیاء وبے غیرت ماحول کو پیدا کرتے ہیں اور حقیقی سکون وچین کو پارہ پارہ کرتے ہیں۔

شرائط داخلہ کا مکارانہ وظالمانہ طریقہ کار: دنیا کے اندر جہاں جہاں عیسائی مشنری اسکولس ہیں وہ دو طرح کے علاقوں میں ہیں ایک وہ علاقہ جہاں لوگ غربت وافلاس کا شکار ہیں اور دوسرا وہ علاقہ ہے جہاں لوگ تعیش وعیش کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ مذکورہ ہر دو جگہ عیسائی مشنری اسکولس قائم ہیں لیکن دونوں میں ایک عظیم فرق ہے۔ متمول علاقوں کے اسکولس ایسے ہیں جہاں مختلف عنوانوں مثلاً داخلہ فیس، ڈونیشن، بلڈنگ فنڈ، سالانہ فیس وغیرہ وغیرہ سے خوب روپیہ لوٹا کھسوٹا جاتا ہے، مشاہدہ کی بات ہے کہ بڑے بڑے شہروں وعلاقوں کے جو عیسائی مشنری اسکولس ہیں صرف نرسری Nursery اور ایل کے جی L.K.G اور یو کے جی U.K.G کی تعلیم کیلئے لاکھ ڈیڑھ لاکھ اور دو دو لاکھ روپئے تک وصول کرتے ہیں۔ پھر ان جمع کردہ روپیوں کو چیریٹی harity C کے نام سے غریب علاقوں کے مشنری اسکولس میں لگا کر عیسائیت کے تئیں نرمی پیدا کرتے ہیں اور مفت تعلیم کے ذریعے عیسائیت کو طوعاً وکرہاً ان کے گلے میں ڈال دیتے ہیں۔

مذکورہ بالا طریقہ تو عیسائی مشنری اسکولس کے متمول اور غیر متمول علاقوں کے داخلوں کا تھا علاوہ ازیں شہر کے عیسائی مشنری اسکولس کا جو ٹارگیٹ Target ہوتا ہے وہ تو صرف اور صرف بڑے بڑے مالدار لوگوں کے بچے ہی ہوتے ہیں ورنہ تو یہاں غریب تو غریب ہی ہے، غریب کے علاوہ جو متوسط طبقہ ہے وہ بھی یہاں اپنے بچوں کو پڑھانے کیلئے دس مرتبہ صرف سوچ اور خواب ہی دیکھ سکتا ہے ان کی بھی اس جگہ پر تمام تر ہمتیں، طاقتیں ٹوٹ کر رہ جاتی ہیں اس کے علاوہ داخلہ کی شرائط یہ ہوتی ہیں کہ بچے کے والدین اعلیٰ تعلیم ہوں اور ماہانہ آمدنی اتنی زیادہ ہو کہ ہر ماہ روپیہ خوب سے خوب بچ سکے اور Save ہوسکے اور ان کے پاس دو پہیہ یا چار پہیہ گاڑی ہو۔ اس جگہ رک کر کیا اس بات پر غور نہیں کیا جاسکتا ہے کہ ہمارے ملک کے یا دنیا کے بڑے بڑے سائنسداں، ریاضی داں، جغرافیہ داں، علم داں، قانون داں اور سیاست داں صرف مالدار ہی قسم کے طبقہ سے وابستہ تھے یا اس کے علاوہ غریب لوگ بھی تھے؟ تجزیہ کیا جائے تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ دنیا کے اور ہمارے ملک کے سائنسداں ہوں یا ریاضی داں یا سیاست داں، اکثر و بیشتر غریب طبقہ سے متعلق تھے اور دیہات اور گاؤں کے رہنے والے تھے جن کے پاس کھانے کے لئے دو وقت کی روٹی بھی میسر نہیں تھی اور پڑھنے کے لئے کتابیں اور قلم بھی نصیب نہیں تھا لیکن آج کی مشنری اسکولس کا یہ ایک عجیب وغریب حال ہے کہ شہروں میں عمدہ تعلیم اور اعلیٰ تعلیم تو صرف مالدار ہی حاصل کرسکتے ہیں، غریبوں کا تو اس میں کوئی حق ہی نہیں۔

مشنری اسکول کا پریئر Prayer: ہر اسکول کی ایک حمد ہوتی ہے ''پریئر'' ہوتا ہے۔ یہ رہا الگ مسئلہ بعض سرکاری وغیر سرکاری اسکولوں میں ''وندے ماترم'' جیسے مشرکانہ عقیدہ والا جو ترانہ ہے وہ تو پڑھنا ناجائز وحرام ہے لیکن خفیہ انداز میں جو پریئر Prayer مشنری اسکولس میں پڑھایا جاتا ہے وہ بھی ''وندے ماترم'' سے کچھ کم نہیں، جیسا کہ پریئر کے وقت بچوں کو صف بندوا کر ان کے ''خیالی'' جیسس یعنی حضرت عیسیٰ کے مجسمہ کے سامنے کھڑا کردیا جاتا ہے جیسا کہ ہندوؤں کو مندر کے اندر بڑے اور چھوٹوں کو کسی بت کے سامنے کھڑا کردیا جاتا ہے اور پھر بچوں سے کچھ سادہ جملوں کے ساتھ کفریہ وشرکیہ جملہ ہر دن بلوایا جاتا ہے اور کبھی کبھی وقفے وقفے سے مسلمان بچوں کو مختلف چیزوں کی ضرورت کے وقت بچوں کے اصرار کرنے پر یا ان کے رونے پر یا وہ چیزیں ان کے پاس نہ رہنے پر کہا جاتا ہے کہ تم اپنے اللہ سے مانگو اور اسے حاصل کرلو جب یہ بچہ اللہ سے مانگتا ہے تو نہ اسے چاکلیٹ ملتا ہے اور نہ کوئی اسکول سے متعلق ضرورت کی چیز، پنسل، کاپی وغیرہ ملتی ہے پھر بچے سے کہا جاتا ہے کہ اب تم آنکھ بند کرکے ''جیسس''، یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مانگو جب بچہ مانگتا ہے تو وہ چیز اس کی آنکھ بند ہونے کی حالت میں یا تو اس کے ہاتھ میں ڈال دی جاتی ہے یا اس کے پاس ڈال دی جاتی ہے جس سے بچہ قولی وعملی اعتبار سے متاثر ہوکر اس کا ایمان بھی خراب ہوجاتا ہے اور اس کا عقیدہ بھی خراب ہوجاتا ہے۔

مشنری اسکولس کا ڈریس اور وضع قطع: رہی بات ڈریس کی تو یہاں اس سلسلہ میں ان کی گنگا الٹی ہی بہتی ہے، مطلب یہ ہے کہ لڑکا لڑکا ہونے کی وجہ سے اور لڑکی لڑکی ہونے کی وجہ سے فطری وخلقی اعتبار سے دونوں جسموں کی تقسیم، بناوٹ، نشیب وفراز واضح اعتبار سے مختلف ہے تب ہی تو مرد کے مقابلہ میں عورت کو صرف ''صنف عورت'' نہیں کہتے بلکہ ''صنف نازک'' کہتے ہیں یعنی صنف مقابل کا مطلب ہی یہ ہے کہ یہ مرد کی ضد ہے اور صنف نازک کہتے ہیں ایسی چیز کو جس کی فطرت وطبیعت کے اعتبار سے نرمی، نزاکت شرم وحیا مرد کے مقابلہ میں بہت زیادہ ہو الغرض عورت ایک عورت اور لڑکی ایک لڑکی ہونے کی وجہ سے ایسے ڈریس اور ایسے جوڑے اختیار کرے کہ جس ڈریس Dress میں زیادہ شرم وحیا کا لحاظ کیا جاسکے اور مرد کو شرم وحیا کم ہونے کی وجہ سے اپنے مطابق ڈریس اختیار کرے۔ جس ڈریس میں زیادہ بے حیائی ہوتی ہے اور مرد اور لڑکے کے لئے ایسا ڈریس ہوتا ہے جس سے اس کا سارا بدن ڈھک کر دور سے تو عورت ہی معلوم ہوتا ہے الغرض مرد کو عورت بنا دیا جاتا ہے اور عورت کو مرد بنا دیا جاتا ہے۔ مشنری اسکولس اور کالجس میں لڑکیوں کے لئے اور عورتوں کے لئے ایسا ڈریس لازمی قرار دیا جاتا ہے جس سے بے شرمی وبے حیائی میں اضافہ ہو اور فطرت وطبیعت میں فاسد مادہ اور فاسد خیال کا رجحان بڑھے اور پھر انجام کار وہ بدنظری، بے غیرتی، دوستی کے نام پر ڈیٹنگ Dating اور پکنک Picnic کے نام آزادی، تعیش پرستی اور یہاں تک جنسی اختلاط لازم آتا ہے اور پھر جب پڑھائی ختم ہوجاتی ہے تو لڑکا ایک طرف اور وہ لڑکی دوسری طرف ہوجاتی ہے یعنی حقیقی سکون کو زندگی شروع کرنے سے پہلے ہی یہ لڑکا اور لڑکی اور خاص طور پر لڑکی کی زندگی اجڑ جاتی ہے اور ان کی زندگی داؤ پر لگ جاتی ہے غرضیکہ بچپن ہی سے بے حیائی والے ڈریس کا نتیجہ اتنے اندوہ ناک نتائج تک پہنچتا ہے کہ کسی کو اس کا اندازہ ہوتا ہی نہیں ''لڑکی چھوٹی ہے، لڑکی کم سن ہے، لڑکی نادان ہے وغیرہ دل کو تسلی دے لیا جاتا ہے۔ ایک ہلکی سی نظر ڈالی جائے تو حقیقت آشکارا ہوجائے۔ دل کو بہلانے والے جملوں سے خود کو بھی تسلی دے لیتے ہیں اور دوسروں کے سوال پر انہیں جملوں کو جواب میں کہہ دیا جاتا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اسکول ڈریس پر ایک ہلکی سی نظر ڈالی جائے تا کہ اس کی حقیقت آشکارہ ہوجائے: (۱) خواہ بچی یا لڑکی LKG کی ہو یا دسویں جماعت کی سب کو اپنے سر کے تمام بال کھلے رکھ کر آنا ضرور ہے۔ (۲) اسکارف پہننے کی اجازت نہیں ہوگی۔ (۳) اسکرٹ پہن کر آنا ضروری ہوگا، چھوٹی بچیوں ولڑکیوں کو اتنا بڑا اسکرٹ Skirt جو گھٹنوں سے اوپر نہ ہو اور بڑوں کو اتنا چھوٹا اسکرٹ کہ جو گھٹنوں سے نیچے نہ ہو یعنی لڑکی خواہ چھوٹی ہو یا بڑی کم ازکم ان کے ران، گھٹنے، پنڈلیاں تو ضرور نظر آئیں تا کہ بے حیا، بے شرم، مزاج ومذاق کے پیدا کرنے میں آسانی ہوسکے اور یہ ڈریس بھی ایسا ہونا چاہئے کہ بالغ لڑکیوں کے سینہ پیٹ پیٹھ اور کولہے لباس کے چست اور تنگ ہونے کی وجہ سے صاف صاف نظر آئے۔ یہ سرتاپا بے حیائی وبے شرمی کو صرف پیدا کرنے والا ہی ڈریس نہیں بلکہ بے حیائی، بے شرمی اور بے غیرتی کو دعوت دینے والا ڈریس بھی ہے اور یہ بے شرمی وبے حیائی کا معاملہ صرف اسلام ہی کے پاس برا اور قبیح نہیں ہے بلکہ یہ خلاف عقل بھی ہے اور فطرت انسانی کے خلاف بغاوت بھی ہے جس کا سمجھنا صرف مسلمانوں پر ضروری نہیں بلکہ ساری دنیا کے عقلمندوں کو اور فطرت کے جاننے وماننے والوں کو بھی سمجھنا، سمجھانا اور اس پر کچھ عملی اقدام اور ایکشن Action لینا بھی لازمی ہے۔

مخلوط تعلیم یعنی Co-Education: اہل دانش وبینش کے نزدیک اختلاف کے قابل ہے ہی نہیں کہ مخلوط تعلیم ہونی چاہئے یا نہیں۔ اس لئے کہ مخلوط تعلیم کا اصل مسئلہ تو ہمارے زمانے کے اعتبار سے TV Film DanceProgramme- والے جنریشن کے لئے کس جماعت سے قابل تامل اور قابل اعتراض ہے؟ اس سلسلہ میں تو طے کرنا بہت آسان ہے کہ کس جماعت Class سے مخلوط تعلیم بند کردینا چاہئے اس لئے کہ آج کے زمانے کا سب سے بڑا اسکولی فتنہ مخلوط تعلیم یعنی Education-Co کا ہے یہیں سے تعلیم کے ساتھ ساتھ فتنہ کا دروازہ کھل جاتا ہے جسے نہ تو کوئی گھر والا ٹوک سکتا ہے اور نہ کوئی اسکول والا اسے منع کرسکتا ہے۔ اس لئے کہ یہ آگ تو خود اسکول مینجمنٹ والوں نے اور خود سرپرستوں نے لگائی ہے مگر اس آگ میں جلنے والے معصوم صاف ذہن مراہق ونو بالغ لڑکے اور لڑکیاں ہوتی ہیں وہ ان کے پرسکون مستقبل کو برباد کردیتے ہیں۔ (بقیہ صفحہ ۶ ر پر)

اساتذہ کا مقام اور ذمہ داریاں

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

اسلامی تعلیمات کے مطابق تعلیم وتدریس نہایت ہی مقدس اور معزز پیشہ ہے، اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر مذہب اور ہر معاشرے میں اساتذہ کو بڑا احترام حاصل رہا ہے، کیوں کہ معاشرے میں جو کچھ بھلائیاں اور نیکیاں پائی جاتی ہیں اور خدمت خلق کا جو سروسامان موجود ہے، وہ سب دراصل تعلیم ہی کا کرشمہ ہے اور درس گاہیں ان کا اصل سرچشمہ، اسلام کی نگاہ میں انسانیت کا سب سے مقدس طبقہ پیغمبروں کا ہے، پیغمبر کی حیثیت اپنے امتی کی نسبت سے کیا ہوتی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے متعدد جگہ اس کا ذکر فرمایا ہے اور وہ یہی کہ نبی انسانیت کا مربی اور معلم ہوتا ہے وہ تعلیم بھی دیتا ہے اور انسانیت کو اس علم کے سانچے میں ڈھالنے کی بھی کوشش کرتا ہے۔ اسی لئے اساتذہ کا احترام اسی قدر ضروری ہے جتنا اپنے والدین کا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فقہاءِ صحابہ میں ممتاز مقام کے حامل ہیں، حدیث کی نقل وروایت اور فہم ودرایت میں بھی بڑے اعلیٰ درجے کے مالک ہیں اور تفسیر وفہم قرآن کا کیا پوچھنا کہ اُمت میں سب سے بڑے مفسر مانے گئے ہیں؛ لیکن اس مقام ومرتبہ کے باوجود صورتِ حال یہ تھی کہ حضرت زید بن ثابت انصاریؓ کی سواری کی رکاب تھام لیتے تھے اور کہتے تھے کہ ہمیں اہل علم کے ساتھ اسی سلوک کا حکم دیا گیا ہے، (مستدرک حاکم)

خلف احمر مشہور امام لغت گزرے ہیں، امام احمدؒ ان کے تلامذہ میں ہیں؛ لیکن علومِ اسلامی میں مہارت اور زہد وتقوی کی وجہ سے امام صاحب کو اپنے استاذ سے بھی زیادہ عزت ملی، اس کے باوجود امام احمد کبھی ان کے برابر بیٹھنے کو تیار نہیں ہوتے اور کہتے کہ آپ کے سامنے بیٹھوں گا؛ کیوں کہ ہمیں اپنے اساتذہ کے ساتھ تواضع اختیار کرنے کا حکم ہے، (تذکرہ السامع والمتکلم) امام شافعیؒ امام مالکؒ کے شاگردوں میں ہیں، کہتے ہیں کہ جب میں امام مالکؒ کے سامنے ورق پلٹتا تو بہت نرمی سے، کہ کہیں آپ کو بارِ خاطر نہ ہو، (حوالہ سابق، ص) خود قرآن مجید نے حضرت موسیٰ اور حضرت خضر کے واقعہ کو تفصیل سے بیان کیا ہے، باوجودیکہ حضرت موسیٰ مقامِ نبوت پر فائز تھے؛ لیکن انھوں نے نہایت صبر اور تحمل کے ساتھ حضرت خضر کی باتوں کو برداشت کیا اور بار بار معذرت خواہی فرمائی، امام ابوحنیفہؒ کے بارے میں منقول ہے کہ اپنے استاذ حماد کے مکان کی طرف پاؤں پھیلانے میں بھی لحاظ فرماتے، امام صاحب خود اپنے صاحب زادہ کا نام اپنے استاذ کے نام پر رکھا، قاضی ابویوسفؒ کو اپنے استاذ امام ابوحنیفہ سے ایسا تعلق تھا کہ جس روز بیٹے کا انتقال ہوا اس روز بھی اپنے استاذ کی مجلس میں حاضری سے محرومی کو گوارا نہیں فرمایا۔ بدقسمتی سے اب اساتذہ اور طلبہ کے درمیان محبت واحترام کا یہ جذبہ مفقود ہے، طلبہ اپنے اساتذہ کو ایسی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ گویا وہ ان کے حریف اور فریق ہیں، نقل وحرکت اور نشست وبرخاست میں ادب واحترام تو بہت دور کی چیز ہے، فقرے چست کرنے اور جملے کسنے میں بھی کوئی حجاب نہیں، ظاہر ہے اس بے احترامی اور بے اکرامی کے ساتھ کیوں کر کسی شخص سے فیض یاب ہوا جاسکتا ہے؟

جو شخص جتنے بلند مقام ومرتبہ کا حامل ہو، اسی نسبت سے اس کی ذمہ داریاں بھی ہوتی ہیں، استاذ باپ کا درجہ رکھتا ہے؛ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے شاگردوں کو وہی محبت اور پیار بھی دے، جو ایک باپ اپنی اولاد کو دیتا ہے، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما اپنے طلبہ کی نسبت سے فرماتے تھے کہ اگر ان پر ایک مکھی بھی بیٹھ جاتی ہے تو مجھے تکلیف ہوتی ہے، (تذکرۃ السامع) سلف صالحین کو اپنے شاگردوں سے ایسی محبت ہوتی کہ ان کی نجی دشواریوں کو بھی حل کرتے، امام شافعی بڑے اعلیٰ درجے کے فقیہ ومحدث ہیں، یہ حصولِ علم کے لئے مدینہ پہنچے، غریب آدمی تھے، امام مالکؒ نے اپنے اس ہونہار شاگرد کو خود اپنا مہمان بنایا اور جب تک مدینہ میں رہے، ان کی کفالت کرتے رہے، پھر جب امام شافعیؒ نے مزید کسبِ علم کے لئے کوفہ کا سفر کرنا چاہا تو سواری کا نظم بھی کیا اور اخراجات سفر کا بھی اور شہر سے باہر آکر نہایت محبت سے آپ کو رخصت کیا، امام شافعیؒ کوفہ آئے اور امام ابوحنیفہ کے شاگرد رشید امام محمد کی درس گاہ میں بحیثیت طالب علم شریک ہوگئے، یہاں بھی امام محمد نے ذاتی طور پر امام شافعی کی کفالت فرمائی؛ بلکہ بھرپور تعاون فرمایا، امام شافعی اس حال میں کوفہ پہنچے کہ نہایت ہی معمولی کپڑا آپ کے جسم پر تھا، امام محمد نے اسی وقت ایک قیمتی جوڑے کا انتظام فرمایا، جو ایک ہزار درہم قیمت کا تھا، پھر جب امام شافعی کو رخصت کیا تو اپنی پوری نقدی جمع کر کے تین ہزار درہم انھیں حوالہ کئے، (جامع بیان العلم لابن عبدالبر) امام ابویوسف کے والد دھوبی کا کام کرتے تھے اور بڑی عسرت کے ساتھ گزر اوقات ہوتی تھی؛ بلکہ اس افلاس ومجبوری کی وجہ سے ان کے والدین کو امام ابویوسف کا پڑھنا پسند نہیں تھا، وہ چاہتے تھے کہ آپ کسبِ معاش میں مصروف ہوں اور گھر کے اخراجات میں ہاتھ بٹائیں، امام ابوحنیفہ ان کی ذہانت اور طلب علم کے شوق سے بہت متاثر تھے، اس لئے آپ نے بنفس نفیس ان کے اخراجات برداشت کئے۔ آج کل صورتِ حال یہ ہے کہ تدریس محض درس گاہ کی ملازمت نہیں کہ آدمی تکمیل ضرورت کے لئے کچھ تنخواہ لے لے اور بے غرضی کے ساتھ اپنے شاگردوں کو پڑھائے؛ بلکہ تدریس ایک ایسی تجارت بن گئی ہے کہ جس کے لئے کسی سرمایہ اور دوکان کی ضرورت نہیں، اساتذہ تاجر ہیں اور طلبہ گاہک، اساتذہ اسکولوں اور کالجوں میں قصداً غیر معیاری اسباق دیتے ہیں اور اسباق کو تشنہ رکھتے ہیں؛ تاکہ طلبہ ان سے ٹیوشن پڑھیں اور کم وقت کی زیادہ قیمت ادا کرنے پر آمادہ ہوں، ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض دانش گاہوں میں ایم فل اور پی ایچ ڈی کے لئے بھی ''شایانِ شان نذرانہ'' پیش کرنا ہوتا ہے!

یہ ایسی شرمناک بات ہے کہ شریف النفس لوگوں کے لئے اس کا تذکرہ بھی گراں خاطر ہے، ایک ایسا مقدس رشتہ جو مکمل طور پر بے غرضی پر مبنی ہے، جو ایک دوسرے سے بے لوث محبت اور بے پناہ شفقت کا متقاضی ہے اور جو تعلیم گاہیں انسانیت، محبت اور فرض شناسی کا احساس پیدا کرنے کے لئے ہیں، وہیں سے ایسی بداخلاقی اور حرص وطمع کا سبق ملے تو پھر کون سی جگہ ہوگی جہاں انسان کو انسانیت کا سبق مل سکے گا؟ حماد بن سلمہ ایک مشہور محدث گزرے ہیں، ان کے ایک شاگرد نے چین کا تجارتی سفر کیا اور کچھ قیمتی تحائف اپنے استاذ کی خدمت میں پیش کئے، استاذ نے فرمایا کہ اگر یہ تحفے قبول کروں گا تو آئندہ پڑھاؤں گا نہیں اور پڑھاؤں گا تو یہ تحفے قبول نہیں کرسکتا، (الکفایۃ للخطیب) مولانا محمد قاسم نانوتوی (بانی دارالعلوم دیوبند) کا حال یہ تھا کہ صرف تیس روپے ماہانہ پر خدمت فرماتے تھے، اس درمیان بعض رئیسوں کی طرف سے تین سو اور پانچ سو روپے ماہانہ پر کام کرنے کی درخواست کی گئی تو آپ نے معذرت کردی اور فرمایا کہ اللہ کے یہاں ان ہی پیسوں کا حساب دینا مشکل ہے، اگر اور زیادہ پیسے لئے جائیں تو ان کا حساب تو اور بھی دشوار ہوگا۔ مسئلہ صرف پیسوں ہی کے لین دین کا نہیں؛ بلکہ ہر طرح کی ہمدردی کا ہے، ابن جماعہ نے خوب لکھا ہے کہ استاذ کا فرض ہے کہ وہ اپنے لئے جو پسند کرتا ہے وہی اپنے شاگردوں کے لئے پسند کرے اور جو چیز اپنے لئے ناپسند ہے اسے اپنے شاگردوں کے لئے بھی ناپسند سمجھے، (تذکرالسامع، ص: ۹۴) استاذ کو اپنے شاگرد سے بے حد محبت ہونی چاہئے اور اسے ہر وقت اس کا خیر خواہ ہونا چاہئے، جیسے کوئی باپ اپنے بیٹے کی ترقی پر خوش ہوتا ہے اور اس کی ناکامی پر کبیدہ خاطر، یہی تعلق ایک استاذ کو اپنے شاگردوں کے ساتھ ہونا چاہئے، یہ تعلق بے غرض اور بے لوث ہو اور پاکیزگی پر مبنی ہو، اگر اساتذہ اپنے شاگردوں کے ساتھ ایسا رویہ اختیار کریں تو کوئی وجہ نہیں کہ طلبہ میں ان کے تئیں وہی احترام نہ پیدا ہو جن کا ذکر ہم کتابوں میں پڑھتے ہیں۔

سب سے اہم بات یہ ہے کہ تدریس کے لئے کسی شخص کا انتخاب اہلیت اور لیاقت کی بناء پر ہونا چاہئے نہ کہ تعلقات اور دوسری بنیادوں پر؛ اس لئے کہ تدریس نہایت ہی اہم اور نازک کام ہے، مشہور بزرگ ابوبکر شبلی سے منقول ہے کہ جو شخص قبل از وقت کسی منصب پر فائز ہوجائے وہ دراصل اپنی رسوائی کے درپے ہے: '' من تصدر قبل اوانه فقد تصدر لهوانه '' (تذکر السامع و المتکلم) اہلیت کا مطلب یہ ہے کہ جس مضمون کی تدریس اس کے حوالہ کی جارہی ہے، وہ واقعی اس مضمون میں عبور رکھتا ہو اور اپنے اخلاق وعادات کے اعتبار سے بھی انگشت نمائی سے محفوظ ہو۔ پھر یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اپنے مضمون پر مناسب محنت کرتا ہو اور اس کے مطالعہ وتحقیق میں ارتقاء اور تسلسل ہو کہ اس کے بغیر وہ اپنے طلبہ کو کما حقہ فیضیاب نہیں کرسکتا، وہ اوقاتِ درس کا پابند ہو اور اپنے وقت کو طلبہ کی امانت تصور کرتا ہو، قرآن مجید نے کم ناپنے تولنے کی بڑی مذمت فرمائی ہے اور اہل علم نے لکھا ہے کہ ناپ تول کی کمی میں یہ صورت بھی داخل ہے کہ وہ ملازمت کے اوقات میں سے کوئی حصہ اپنی ضرورت میں اور مفوضہ کام کے علاوہ کسی اور کام میں خرچ کرے، یہ بھی ایک طرح کی چوری ہے اور ان اوقات کی اجرت اس کے لئے حلال نہیں۔

اساتذہ کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ طلبہ کی نفسیات کا شعور رکھتے ہوں اور عملی زندگی میں اس سے فائدہ اُٹھاتے ہوں، طالب علم کے ساتھ اہانت آمیز سلوک کرنا اور اس کی تذلیل کے درپے ہونا نہایت اوچھی بات ہے اور کسی بھی طرح استاذ کے شایانِ شان نہیں، رسول اللہ کا معمولِ مبارک تھا کہ اگر کسی کی غلطی پر ٹوکنا ہوتا تو تنہائی میں توجہ دلاتے اور اگر متعدد افراد کو اس غلطی میں مبتلا دیکھتے تو مجمع عام میں کسی کا نام لئے بغیر مبہم انداز میں توجہ دلاتے؛ چوں کہ مقصود اصلاح ہے نہ کہ انتقام، ایسا بھی ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں بعض لوگوں نے مسجد میں پیشاب کردیا، آپ نے اس پر پانی بہانے کا حکم دیا اور کسی ناگواری کا اظہار کئے بغیر محبت کے ساتھ سمجھانے پر اکتفا فرمایا، بعض طلبہ بظاہر شرپسند ہوتے ہیں؛ لیکن اگر تنہائی میں بلا کر ان کی تفہیم کی جائے اور ان کی ذہانت کو تخریبی کاموں کے بجائے تعمیری کاموں کی طرف موڑ دیا جائے تو بآسانی ان کی اصلاح ہوجاتی ہے اور وہ قوم کے لئے ایک مخلص عنصر ثابت ہوسکتے ہیں۔

اساتذہ کے لئے علمی لیاقت کے ساتھ اخلاقی اقدار بھی نہایت ضروری وصف ہے، استاذ کو اتنا باوقار ہونا چاہئے کہ اس کی ایک نگاہِ درشت سے طلبہ سہم جائیں، اگر اساتذہ خود اخلاقی پستی میں مبتلا ہوں، طلبہ سے سطحی گفتگو کرتے ہوں، ان کے سامنے فحش ہنسی مذاق کیا کرتے ہوں، ان کے کردار کو شک وشبہ کی نظر سے دیکھا جاتا ہو اور ان کی زبان وبیان سے وقتاً فوقتاً سوقیانہ پن اور پھوہڑ پن کا اظہار ہوتا ہو، تو بجا طور پر طلبہ ان کو اپنا بے تکلف دوست سمجھتے ہیں اور استاذ کا درجہ نہیں دیتے؛ کیوں کہ یہ ایک فطری بات ہے کہ انسان خود کتنا بھی برا ہو، وہ اپنے بزرگوں کو اس سے ماوراء دیکھنا چاہتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ سماج اور قوم کی تعمیر میں اساتذہ کا بڑا رول ہے، وہ نہ صرف طلبہ بلکہ سماج کے لئے بھی قابل احترام ہیں؛ لیکن اسی قدر ضروری یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مقام کو پہچانیں اور جیسے وہ اپنے حقوق کے لئے احتجاج کرنے میں ذرا بھی کوتاہی نہیں برتتے، اسی طرح؛ بلکہ اس سے بڑھ کر وہ اپنے فرائض و واجبات پر بھی نگاہ رکھیں اور خود احتسابی سے بھی غافل نہ ہوں۔

بقیہ عیسائی مشنری اسکولس کا اصل مقصد.................

نصاب تعلیم : جب نصاب تعلیم کی بات آتی ہے تو نصاب تعلیم میں دو طرح کے فرق معلوم ہوتے ہیں ایک فرق تو وہ ہے جو Positive مثبت انداز کا ہے۔ دوسرا منفی انداز کا ہے، منفی انداز کا جو نصاب تعلیم ہے وہ تو کسی متعصب مزاج منصف یا متعصب مزاج تعلیم کے ذمہ داروں کا ہے جیسا کہ مغلیہ سلطنت کے نیک عادل فرمانروا شہنشاہ اورنگ زیب کی کردار کشی کا ہے جنہیں ایک سنگ دل، متعصب، نافرمان اور ظالم وجابر کے رول میں بتلایا گیا ہے۔ یقیناً یہ بھی انتہائی کم بختی اور کم نصیبی ہے کہ جس نے ہندوستان کی سیاسی معاشی ترقی میں اتنا اہم رول ادا کیا کہ شاید کبھی ہندوستان کو ایسے فرمانروا ملے ہوں۔ ایسے شخص ہی کو تاریخ کا خون کرنے والوں نے صرف تاریخ کا ہی نہیں بلکہ ہندوستان اور ہندوستان کے بسنے والے پڑوسی کا تاریخی واخلاقی خون کیا ہے۔ اسی طرح کا بلکہ اس سے بدترین حال عیسائی مشنری اسکولس کا ہے۔ جہاں طلبہ کو ایسے اسباق پڑھائے جاتے ہیں جس میں واضح انداز سے کفر وشرک کی تعلیم دی جاتی ہے۔ مناسب ہے کہ انگریزی درس نصاب کی تیسری جماعت کے ایک سبق کا یہاں ذکر کردیا جائے تاکہ یہ بات دلیل وحجت کے طور پر معلوم ہوجائے۔ تیسری جماعت کی ایک کتاب میں لکڑہارا یعنی لکڑیاں پھوڑنے والے کا ایک واقعہ ہے جس میں اس کی کلہاڑی سمندر یا ندی میں گر جاتی ہے جس سے لکڑہارا پریشان ہوجاتا ہے اور سورج کا خدا جسے ''اپالو'' کہتے ہیں اسے پکارتا ہے اس کے کچھ ہی دیر بعد سورج کا خدا اپالو ظاہر ہوتا ہے اور نہر میں غوطہ لگا کر کلہاڑی لکڑہارے کے حوالہ کرتا ہے، دیکھئے اس سبق میں کھلے عام طلبہ کو شرک کی تعلیم دی جارہی ہے علاوہ ازیں کتنے ہی ایسے مشنری اسکولس ہیں جہاں تقریباً ہر کلاس میں بائبل کو داخل نصاب کیا گیا ہے۔ اگر کوئی طالب علم دوسری کتابوں میں کم نمبر لے آئے اور بائبل میں زیادہ نمبر لے آوے تو اسے ترقی دیجاتی ہے مگر اس کے برعکس دوسری کتابوں و سبجکٹس میں زیادہ نمبر لے آوے اور بائبل کے اسباق میں کم نمبر لے آوے تو اسے ترقی سے روک دیا جاتا ہے۔ یہ ایک دو مثالیں تھیں ورنہ تو مختلف عیسائی مشنری اسکولس میں مختلف قسم کے نصاب میں خاص نوعیت سے شرک کی دعوت دی جاتی ہے۔

مسلمان ہمت نہ ہاریں

مولانا محمد ہاشم القاسمی

ملک میں ایک بار پھر نریندر مودی کی قیادت میں بی جے پی اور این ڈے اے کو شاندار کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ یہ کامیابی ۲۰۱۴ء کی کامیابی سے بھی زیادہ بہتر رہی اور بی جے پی کی اور این ڈی اے کی نشستوں میں بھی اضافہ ہوا ہے، بی جے پی کے خلاف انتخابی مہم میں اپوزیشن جماعتوں اور خاص طور پر کانگریس پارٹی اور اس کے صدر راہل گاندھی نے حالانکہ جارحانہ تیور اختیار کئے تھے، کئی مسائل پر نریندر مودی اور حکومت کو تنقیدوں کا نشانہ بنایا تھا، ان کے خلاف ایک طرح کی مہم بھی چلائی تھی اور عوام کو اپنے منشور سے بھی واقف کروانے کی پوری کوشش کی تھی لیکن عوام پر اس کا کوئی اثر دکھائی نہیں دیا ہے۔ کانگریس پارٹی اپنی سابقہ نشستوں کی تعداد میں صرف آٹھ نشستوں کا معمولی سا ہی اضافہ کر پائی ہے، کئی ریاستی ایسی رہی ہیں جہاں کانگریس پارٹی اپنا کھاتہ بھی نہیں کھول سکی ہے، خاص طور پر مدھیہ پردیش، راجستھان، چھتیس گڑھ میں جہاں پارٹی کو چند ماہ قبل ہی اقتدار حاصل ہوا تھا امید کی جارہی تھی کہ وہ لوک سبھا کی معقول نشستوں پر ان ریاستوں میں کامیابی حاصل کرے گی لیکن وہاں سے پارٹی کی امیدیں پوری نہیں ہوسکی ہیں اور وہاں انتہائی مایوس کن نتائج کانگریس پارٹی کے لئے سامنے آئے ہیں، راجستھان میں پارٹی ایک بھی نشست حاصل نہیں کرسکی جبکہ مدھیہ پردیش میں صرف ایک نشست حاصل کرسکی ہے، حقیقت یہ ہے کہ ضمنی انتخابات میں کانگریس نے راجستھان میں لوک سبھا کی دو نشستیں حاصل کرلی تھیں لیکن اس بار وہ ایک بھی نشست جیتنے میں کامیاب نہیں ہوسکی ہے، کانگریس کا یہی حال گجرات میں بھی رہا ہے جہاں لوک سبھا کی ۲۶/ نشستیں رہی تھیں اور وہ تمام ایک بار پھر بی جے پی کی جھولی میں چلی گئی ہیں، بی جے پی اور نریندر مودی کو گجرات نے مایوس نہیں کیا ہے۔ اس کے برخلاف کانگریس کے لئے صورتحال انتہائی مایوس کن ہوگئی ہے، کرناٹک میں بھی جہاں کانگریس۔ جے ڈی ایس اقتدار ہے وہاں بھی بی جے پی نے اپنا غلبہ دکھایا ہے اور کانگریس جے ڈی ایس اتحاد کو نشستوں کے حصول اور ووٹوں کے تناسب میں پیچھے چھوڑ دیا ہے، تلنگانہ میں گذشتہ مہینوں اسمبلی انتخابات میں بری شکست کے بعد تاہم کانگریس لوک سبھا کی تین نشستیں حاصل کرنے میں کامیاب ہوسکی ہے لیکن یہاں کانگریس پارٹی بی جے پی کے بعد تیسرے نمبر پر چلی گئی ہے، بی جے پی کو ریاست میں چار حلقوں سے کامیابی ملی ہے جبکہ کانگریس کو تین پر ہی اکتفاء کرنا پڑ رہا ہے، اڈیشہ میں کانگریس کی صورتحال ناقص رہی ہے۔ بہار، مہاراشٹر اور اڈیشہ جیسی ریاستوں میں بھی کانگریس اپنا اثر نہیں دکھا سکی ہے اور خاص طور پر اتر پردیش میں تو خاصی مایوس کن صورتحال ہے جہاں کانگریس کے صدر راہل گاندھی بھی امیٹھی لوک سبھا حلقہ میں اسمرتی ایرانی سے شکست کھا گئے ہیں۔

انتخابات جمہوری عمل کا حصہ ہے، انتخابات میں عوام جس کی تائید کریں اس کو کامیابی ملتی ہے اور کسی کی ہار یا کسی کی جیت انتخابی عمل کے لئے لازم و ملزوم ہیں تاہم انتخابی نتائج اور خاص طور پر بی جے پی کی مثالی کامیابی کے بعد کچھ گوشوں سے مسلمانوں میں خوف پیدا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے، یہ تاثر دیا جارہا ہے کہ نریندر مودی کی حکومت میں ان کے ساتھ ناانصافیاں ہوں گی، ان پر مظالم ڈھائے جائیں گے، ان کا مذہبی تشخص ختم کیا جائے گا، ان کے خلاف سازشیں ہوں گی، یہ ایک طرح سے مسلمانوں کے حوصلے پست کرنے کی کوشش ہے، یہ حقیقت ہے کہ گذشتہ پانچ سال میں مسلمانوں کے خلاف ملک بھر میں نفرت انگیز ماحول پیدا کیا گیا تھا، انہیں حملوں کا نشانہ بنایا گیا تھا، ہجومی تشدد کے واقعات پیش آئے تھے، گائے کے نام پر انسانوں کا خون بہایا گیا تھا، انہیں پاکستان چلے جانے کے مشورے دئے گئے تھے، ایک طرح سے انہیں دوسرے درجہ کا شہری بنانے کی کوششیں ہوتی رہی ہیں لیکن ہندوستان ایک جمہوری ملک ہے، اس ملک کے دستور کے لئے مساوی حقوق ہیں، ہم ملک کے قانون کی پابندی اور پاسداری کرتے ہیں تو تمام جمہوری اور دستوری حقوق کے بھی حق دار ہیں، محض کسی پارٹی کی کامیابی اور کسی اتحاد کی حکومت کے نام پر مسلمانوں کو خوفزدہ کرنے کی کوششیں نہیں ہونی چاہئیں، مسلمانوں کے حوصلے پست کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مسلمان اس ملک میں برابر کا حصہ دار ہے، اسے بھی مساوی حقوق حاصل ہیں، اس ملک کا قانون ہمیں ہمارے حقوق کی ضمانت دیتا ہے، دستور میں یہ حقوق فراہم کئے گئے ہیں، دستور اور قانون کی بالادستی میں ہمیں یقین ہے ایسے میں ہمیں حوصلے ہارنے کی ضرورت نہیں ہے، ہمیں اس ملک کے جمہوری عمل کا حصہ بننا چاہئے، ہمیں اپنے حقوق کے لئے دستور کے دائرہ میں اور قانون کے مطابق جدوجہد کرنے کی ضرورت ہے، ہمیں اس ملک کے دستور اور قانون میں یقین رکھتے ہوئے پورے عزم و حوصلے کے ساتھ دیگر ابنائے وطن کے ساتھ زندگی کے ہر شعبہ میں آگے بڑھنے کی جدوجہد کرنی چاہئے، ہمیں اپنی تعلیم پر توجہ دینے کی ضرورت ہے، ہماری نوجوان نسل کو یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ تعلیم ہی ان کے لئے ایک ہتھیار ہوسکتا ہے، جس کے ذریعہ وہ کسی بھی ناانصافی یا امتیاز کے خلاف نبرد آزما ہوسکتے ہیں، ہمیں یہ سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اپنے آپ کو اہل بناتے ہوئے اور اپنے آپ میں صلاحتیں پیدا کرتے ہوئے ذمہ دار اور اعلی عہدوں تک پہونچنے کی کوشش کریں، سیول سرویس میں اپنے نوجوان کو آگے بڑھائیں، ان کی رہنمائی کریں اور ان میں مسابقت کا جذبہ پیدا کریں، جب تک اعلی تعلیم حاصل نہیں کرپاتے اس وقت تک ہم حالات کا شکار ہوتے رہیں گے اور مختلف گوشوں سے ہمارا استحصال ہوتا رہے گا، ہمیں اس استحصال سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ اپنی صفوں میں اتحاد و اتفاق کی اہمیت کو بھی سمجھیں، آج اس حقیقت سے کوئی انکار نہیں کرسکتا کہ ہم مختلف خانوں میں بٹے ہوئے ہیں، ہمیں اپنی ہی صفوں میں ایک دوسرے پر یقین و اعتماد نہیں رہ گیا ہے، ہم آج کسی کے حامی ہیں تو دوسروں کو قبول کرنے کو ہی تیار نہیں ہوتے، دوسروں کی بات کو سمجھنے کی بھی ہم ضرورت محسوس نہیں کرتے۔

وقت اور حالات کا تقاضہ یہ ہے کہ مسلمان اپنی صفوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کریں، معمولی باتوں پر ایک دوسرے کے خلاف نبرد آزما ہونے کے بجائے اختلافی آوازوں کو بھی سمجھنے کی کوشش کریں، اگر ہم کسی کا نقطہ نظر قبول نہیں کرپاتے ہیں تو ہم میں وہ صلاحیت تو ضرور ہونی چاہئے کہ دوسروں کو اپنا نقطہ نظر سمجھا سکیں، جب تک ہم ایک دوسرے پر یقین اور اعتبار کرنے میں کامیاب نہیں ہوتے اس وقت تک ہمارا استحصال ہوتا رہے گا، ٹکڑوں میں بٹے رہنے کا نہ کبھی فائدہ ہوا ہے اور نہ کبھی ہوسکتا ہے، ترقی کی منازل طئے کرنے کے لئے ہمیں اتحاد و اتفاق کی سیڑھی کا بھی استعمال کرنا ہوگا۔ ہمیں یہ بھی حقیقت کرنے کی ضرورت ہے کہ ہمارے اسی انتشار کی وجہ سے ملک کے قانون سازی کے اداروں میں، سرکاری ملازمتوں میں، ملک کے نفاذ قانون کی ایجنسیوں میں اور ملک کی مسلح افواج میں ہماری نمائندگی مسلسل اور بہت تیزی سے کم ہوتی جارہی ہے، ہمیں حالات کا پوری غیر جانبداری کے ساتھ جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ ہمیں خود اپنے آپ میں جو خامیاں ہیں ان کا پتہ چلانے کی ضرورت ہے، اور پھر ان خامیوں کو دور کرنے کے لئے ایک جامع حکمت عملی تیار کی جاسکتی ہے، جب تک مرض کی تشخیص ہی نہ ہونے پائے اس وقت تک علاج ممکن نہیں ہوسکتا، ہندوستان کے حالات نہ کبھی ہمارے لئے مایوس کن رہے اور نہ کبھی ہوں گے۔ ہندوستان مختلف مذاہب کے ماننے والوں کا گلدستہ ہے اور اس گلدستہ کی خوبصورتی کے لئے ہر پھول ضروری ہوتا ہے، اسی لئے ہمیں حالات کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے اپنے آپ میں بہتری لانے اور خود میں تبدیلی پیدا کرنے کی ضرورت ہے تاکہ اگر ہم سے کوئی ناانصافی یا حق تلفی ہوتی ہے تو اس کا مقابلہ کیا جاسکے۔ ہمیں نہ حوصلہ ہارنے کی ضرورت ہے اور نہ پست ہمت ہونے کی ضرورت ہے، سیاسی حالات چاہے کچھ بھی ہوں ہم کو اس ملک کے دستور اور قانون پر پورے یقین کے ساتھ آگے بڑھنے کی ضرورت ہے۔ اپنی صفوں میں اتحاد و اتفاق پیدا کرنے کی ضرورت ہے اور خاص طور پر نوجوان نسل کو قابل اور باحوصلہ بنانے کی ضرورت ہے۔

منشیات اور نئی نسل کی تباہی

سیدہ تبسم منظور، ممبئی

ہمارے معاشرے میں منشیات کا بڑھتا ہوا رجحان ہر روز ہم اخبارات اور شوشل میڈیا پر اس طرح کی خبریں دیکھتے اور سنتے ہیں۔ منشیات کا نشہ ایک ایسی لعنت ہے جو سکون کے دھوکے سے شروع ہوتی ہے اور زندگی کی بربادی پر ختم ہوجاتی ہے۔ منشیات کی لعنت صرف ہائیر تعلیمی اداروں اور ہائیر سوسائٹی میں ہی نہیں بلکہ جگہ جگہ ایک فیشن کے طور پر سامنے آرہی ہے۔ گاوں کھیڑے کے بچے بھی اس سے محفوظ نہیں ہیں۔ جس کے انتہائی مضر اثرات نمایاں نظر آرہے ہیں۔ راہ چلتے چھوٹے بچے بھی سگریٹ کا دھواں اڑاتے دیکھائی دیتے ہیں۔ اکثر بچے اور نوجوان والدین کی غفلت اور ان کے رویہ کی وجہ سے نشے کی عادت کا شکار ہوجاتے ہیں۔ والدین اپنی مصروف زندگی میں سے کچھ وقت اپنے بچوں کو بھی دیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کیا کرتے ہیں۔۔۔ کہاں جاتے ہیں، کس سے ملتے ہیں۔ بعض مرتبہ تو غلط صحبت ملنے سے نشے کے عادی ہوجاتے ہیں۔ کئی اپنے مسائل سے ڈر کر اور کئی حقیقت سے فرار حاصل کرنے کے لئے بھی نشہ کا سہارا لیتے ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ نوجوان نسل فیشن کے طور پر سگریٹ یا دیگر نشہ آور چیزوں کا استعمال شروع کرتی ہے پھر یہ فیشن یہ شوق وقت کے ساتھ ساتھ ضرورت بن جاتا ہے اور اس طرح وہ شخص مکمل طور پر نشے کا عادی بن جاتا ہے۔ اور پھر اس کے دل و دماغ کو مکمل تباہ و برباد کردیتا ہے۔ پھر وہ شخص ہر وقت نشے میں مدمست رہتا ہے۔ اور اس کو پورا کرنے کے لئے ہر وہ غلط کام کرنے لگتا ہے جہاں سے پیسے حاصل کرسکے۔ اور اس طرح اچھا بھلا تندرست صحت مند انسان اپنی زندگی کو تباہی کی دہلیز پر لاکر کھڑا کرتا ہے۔ پوری دنیا منشیات کے خوفناک زہر کے حصار میں ہے۔ نئی نسل اپنے تابناک مستقبل سے لاپرواہ ہوکر تیزی کے ساتھ اس زہر کو مٹھائی سمجھ رہی ہے۔ اور کھائے جارہی ہے۔ سگریٹ اور شراب پیتے ہوئے لوگوں کو دیکھ کر دل مچل جاتا ہے۔ جو نوجوان نسل کو تباہ کر رہا ہے ان کی زندگی کو اندھیرے میں ڈال کر ان کی جوانی کو آہستہ آہستہ کھوکھلا کر رہا ہے۔ منشیات کی عادت ایک خطرناک مرض ہے۔ یہ خود انسان کو اور اس کے گھر بار کو معاشرے اور پورے ملک و قوم کو تباہ کردیتا ہے۔ اگر ایک بار کوئی نشہ کرنے کا عادی ہوجائے تو وہ پھنستا ہی جاتا ہے۔ اور پھنسنے کے بعد اس کے مضر اثرات کا انہیں ادراک ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آج پوری دنیا میں اس کے خلاف آواز اٹھائی جاری ہے، لیکن اس کے باوجود اس میں دن بہ دن اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ آخر کیوں؟

منشیات ایک ایسا میٹھا زہر ہے جو انسان کو دنیا و آخرت سے بیگانہ کردیتا ہے۔ اس کو استعمال کرنے والا ہر شخص حقیقت سے فرار حاصل کرتا ہے اور خیالوں میں بھٹکتا ہے۔ منشیات کا نشہ پہلے پہل ایک شوق ہوتا ہے پھر آہستہ آہستہ ضرورت بن جاتا ہے۔ نشے کا عادی شخص دردناک کرب میں لمحہ لمحہ مرتا ہے۔ اس کی موت صرف اس کی نہیں ہوتی بلکہ اس کی خوشیوں کی خواہشات کی تمناوں کی بھی موت ہوتی ہے۔ کوئی اگر نشہ کرنا شروع کرتا ہے تو اس کے پیچھے کوئی نہ کوئی وجہ، کوئی واقعہ، مایوسی، محرومی اور ناکامی کا کوئی پہلو ہوتا ہوگا۔ انسان یہ کیوں نہیں سوچتا کہ مایوسی اور ناکامی کا علاج صرف نشہ کرنا نہیں، بلکہ نشہ انسان کی صحت کے لیے زہر ہے۔ آج کل نئے نئے فلیور میں نشہ آور چیزیں دستیاب ہوتی ہیں۔ لیکن یہ نشہ انسان کی صحت خراب کرنے کے ساتھ ذہنی طور پر مفلوج کردیتا ہے۔ نشہ بیچنے والے دلال، لوگوں سے، قوم سے، نئی نسل سے پیسے بٹور کر ان کو تباہی کی طرف ڈھکیل دیتے ہیں۔ نسلیں تباہ ہورہی ہے ہوجائے اُن کی بلا سے انہیں تو صرف نوٹ بٹورنے ہیں۔ کسی بھی قوم کے لیے اصل قوت اِن کے نوجوان ہوتے ہیں، نئی نسل کا جذبہ ہی کسی بھی قوم کو بھرپور ترقی سے ہم کنار کرتا ہے، کسی بھی ملک میں نئی نسل کو ملک کی بہتر خدمت کے لیے بھرپور انداز سے تیار کرنے پر توجہ دی جاتی ہے، صرف معاشی ترقی کے لئے ہی ضروری نہیں ہوا کرتی بلکہ ملک کے دفاع میں بھی اس کا بھرپور کردار ہوتا ہے۔ یہ نوجوان ہی ہیں جو سرحدوں پر رات دن جاگ کر ملک کو دشمنوں سے بچاتے ہیں۔ ملک کی آزادی اور خود مختاری کا حقیقی تحفظ نئی نسل ہی کی بدولت ممکن ہو پاتا ہے۔ اگر نئی نسل متحد اور چوکس ہو تو دشمن اپنے ناپاک عزائم کو عملی جامہ کسی بھی طور نہیں پہنا سکتا۔ لیکن آج نشے کے تاجروں کے ذریعے نئی نسل کو مختلف نشوں کی عادت میں مبتلا کرنا اپنا ہدف بنا رکھا ہے۔ کسی ملک کی نئی نسل منشیات کی عادی ہوجائے نتائج انتہائی خطرناک ہوجاتے ہیں۔ ایک طرف تو دنیا بھر میں منشیات کے خلاف بھرپور مہم چلائی جارہی ہے اور کوشش کی جارہی ہے کہ دنیا کو ہر طرح کی منشیات سے بالکل پاک کرکے نوجوانوں کو مکمل تباہی سے بچایا جائے اور دوسری طرف منشیات کا مافیا نئی نسل کو تباہ کرنے کے درپے ہے اور یہ منشیات کی غیر قانونی تجارت سے کروڑوں کماتے ہیں۔ نوجوانوں کو ہیروئن، کوکین، چرس، گانجا، افیم اور نہ جانے کتنے طرح کے نشے میں مبتلا کرنے کی بھرپور کوشش کررہے ہیں۔ اور نئی نسل کا منشیات کی لت میں مبتلا ہونا انتہائی خطرناک ہے کیونکہ اس کے نتیجے میں آگے چل کر ملک کو افرادی قوت کی شدید قلت کا سامنا ہوسکتا ہے۔ اور سوال صرف معاشی نقصان کا نہیں ہے بلکہ نئی نسل کو منشیات کی لت میں مبتلا کرکے کسی کام کا نہ رہنے دیا جائے۔ جب نئی نسل منشیات کی عادی ہوگی تو معاشرتی خرابیاں بھی پیدا ہوں گی اور اس کے نتیجے میں پورے معاشرے میں بگاڑ پھیلے گا۔ معاشرے کی بنیاد ہلانے میں اور نئی نسل کو تباہ و برباد کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔

سید محمد عادل فریدی

اخبارِ جہاں

مودی کی دنیا کے کئی اہم رہنماوں سے ملاقات

ہندوستانی وزیراعظم نریندر مودی نے جمعہ کو جی۔20 چوٹی کانفرنس کے دوران فرانس کے صدر ایمانویل میکراں سے باہمی ملاقات کی اور اہم امور پر تبادلہ خیال کیا۔خیال رہے کہ حالیہ برسوں میں ہندوستان اور فرانس کے درمیان رشتے کافی مضبوط ہوئے ہیں، ہندوستان کے فرانس سے رافیل جنگی طیاروں کی خریداری کے فیصلے نے دونوں ملکوں کے درمیان دفاعی تعلقات کو مستحکم کیا ہے۔فرانس کے صدر کے علاوہ ہندوستانی وزیراعظم نے کناڈا کے وزیراعظم جسٹس ٹروڈو، جرمنی کی چانسلر انجیلا میرکل، جنوبی کوریا کے صدر مون جے ان اور سعودی عرب کے ولی عہد پرنس محمد بن سلمان سے بھی ملاقات کی۔اس سے قبل وزیراعظم مودی نے امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ اور جاپان کے وزیراعظم شنزو ابے کے ساتھ جاپان، امریکہ اور ہندوستان کے تعلقات کے سلسلہ میں ایک سہ فریقی ملاقات کی۔اس کے علاوہ انہوں نے برکس ملکوں کی غیر رسمی میٹنگ میں بھی حصہ لیا، جہاں انہوں نے دہشت گردی سے لڑنے کے موضوع پر عالمی میٹنگ کی بھی اپیل کی۔(یواین آئی)

ڈبلیوٹی اوکو ختم کرنے کی کوشش ناقابل قبول: پوتن

روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے جمعہ کے روز کہا کہ عالمی تجارتی تنظیم (ڈبلیوٹی او) کو ختم کرنے یا اس کے اثرات کم کرنے کی کوئی بھی کوشش ناقابل قبول ہے۔مسٹر پوتن نے جاپان کے شہر اوساکا میں جی۔20 سربراہ اجلاس سے علیحدہ برکس کی میٹنگ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم مانتے ہیں کی ڈبلیوٹی او کو ختم کرنے یا اس کے رول کو کم کرنے کی کوشش کے منفی اثرات مرتب ہوں گے۔(یواین آئی)

اقوام متحدہ نے ایبولا کوآرڈینیٹر کی تقرری کی

اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انٹونیو گوٹریس نے امریکہ کے ڈیوڈ گریسلی کو اقوام متحدہ ایمرجنسی ایبولا کوآرڈینیٹر مقرر کیا ہے۔ان کے پریس دفتر نے جمعرات کو یہ اطلاع دی۔دفتر نے بتایا کہ مسٹر گوٹریس نے حال ہی میں مسٹر گریسلی کی قیادت میں کانگو کے ایبولا متاثر مشرقی حصے میں ایک مضبوط کوآرڈینیٹر اور حمایتی انتظامی سب سینٹر بنانے کا اعلان کیا تھا۔(یواین آئی)

فرانس میں مسجد پر فائرنگ سے امام اور نمازی شدید زخمی

فرانس کے شمال مغربی شہر برسٹ میں واقع مسجد السنہ کے مرکزی دروازے پر ایک مسلح شخص نے امام مسجد پر فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں امام مسجد اور معروف مذہبی شخصیت راشد الجبئی شدید زخمی ہوگئے۔فائرنگ کے نتیجے میں امام مسجد کے ایک ساتھی بھی شدید زخمی ہوئے، دونوں کی ٹانگوں پر ۶؍سے ۷؍گولیاں لگیں، قریبی میڈیکل اسٹور کے مالک نے ایمبولینس آنے تک دونوں کو ابتدائی طبی فراہم کی، جس کے باعث ان کی جانیں بچ گئیں۔فائرنگ کے بعد مسلح شخص اپنی کار میں فرار ہوگیا جس کی تلاش میں پولیس روانہ ہوئی، کار قریبی علاقے سے مل گئی جس میں مسلح شخص کی گولی لگی لاش بھی موجود تھی، اندازہ ہے کہ ملزم نے اپنی کنپٹی پر گولی مار کر خودکشی کرلی تھی۔پولیس کی جانب سے ملزم کی شناخت ظاہر نہیں کی گئی ہے، جب کہ زخمیوں کی شناخت بھی خفیہ رکھنے کی کوشش کی گئی تاہم راشد الجبئی کو معروف شخصیت ہونے کے باعث اسپتال میں لوگوں نے پہچان لیا۔(نیوز ایکسپریس)

سری لنکا میں بودھ راہب کی مسلمانوں کے خلاف اشتعال انگیزی

سری لنکا میں ایک بودھ راہب نے مسلمانوں کو سنگسار کرنے کا حکم جاری کردیا ہے، جس کے بعد مسلمانوں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔یہ دعویٰ کیا جارہا ہے کہ ایک مسلمان ڈاکٹر نے ہزاروں بودھ خواتین کو بانجھ بنادیا ہے، اس غیر مصدقہ اطلاع پر بودھ راہب نے مسلم اقلیت کے خلاف ایک نئی نفرت پیدا کرنے کی کوشش کی۔بودھ راہب وارا کا گوداسری نے کہا کہ مسلمانوں کے کاروبار کا بھی بائیکاٹ کیا جائے، اور ان کی دکانوں کو جلایا جائے، مسلمانوں کے ریسٹورنٹس ایک سازش کے تحت سنہالا بودھ کمیونٹی کی آبادی کو بانجھ بنارہے ہیں۔راہب نے اپنے پیروکاروں کو مسلمانوں کے ہوٹلوں میں کھانا کھانے سے بھی منع کردیا ہے، ان کا کہنا تھا کہ جو بھی ان ریسٹورنٹس سے کھائے گا ان کے ہاں بچے پیدا نہیں ہوں گے، اور دس سے پندرہ سال بعد اس کے نتائج نکلیں گے۔خیال رہے کہ سری لنکا میں چرچ پر حملوں کے بعد مسلمانوں اور ان کے املاک پر حملے شروع ہوگئے تھے، بودھ راہب کی نفرت انگیز تقریر کے بعد نئے حملوں کا خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔(بصیرت آن لائن)

سعودی عرب ''5-G'' سروس استعمال کرنے والا خطے کا پہلا ملک بنا

سعودی عرب کی وزارت ٹیلی کام کی طرف سے بدھ کو جاری ایک بیان میں کہا گیا ہے کہ نیوم سٹی کے ہوائی اڈے کا افتتاح کردیا گیا ہے اور یہ ہوائی اڈہ اس اعتبار سے بھی منفرد حیثیت رکھتا ہے کہ پورے خطے میں پہلی بار اس ہوائی اڈے پر '5G' سروس استعمال کی جارہی ہے۔یوں سعودی عرب پورے خطے میں فائیو جنریشن انٹرنیٹ سروس استعمال کرنے والا پہلا ملک بن گیا ہے۔(قومی آواز)

دنیا کا ہر دسواں بچہ چائلڈ لیبر: اقوام متحدہ

اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا بھر میں ہر دس میں سے ایک بچہ چائلڈ لیبر کا شکار ہے۔انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن نے دنیا بھر سے چائلڈ لیبر کے خاتمے کا مطالبہ کیا ہے جس کی وجہ سے کروڑوں بچے متاثر ہورہے ہیں۔دنیا بھر میں ۱۵؍کروڑ سے زیادہ بچے چائلڈ لیبر کرتے ہیں جن میں پانچ برس کی عمر تک کے بچے بھی شامل ہیں۔ان میں سے اکثر بچے طویل گھنٹوں تک گالم گلوچ اور غلامی جیسے ماحول میں کام کرتے ہیں اور انہیں کام کا معاوضہ بھی نہیں دیا جاتا یا اگر دیا بھی جاتا ہے تو وہ نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔چائلڈ لیبر سے متاثرہ آدھے سے زائد بچے بہت برے اور خطرناک ماحول میں کام کرتے ہیں جو ان کی صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔(بصیرت آن لائن)

بزنس روزگار و کیریئر

اعلیٰ تعلیم کے معیار کو بڑھانے کے لئے ویژن منصوبہ تیار

حکومت نے اعلی تعلیم کا معیار بڑھانے کے لئے پانچ سالہ کا ایک ویژن منصوبہ تیار کیا ہے۔ایجوکیشن کوالٹی اپگریڈیشن اینڈ انکلوسیو پروگرام نامی یہ منصوبہ دس ماہر کمیٹیوں کی تجویز کے مطابق تیار کیا گیا ہے۔جمعہ کو اس منصوبے کی کاپی انسانی وسائل کے فروغ مرکزی وزیر ڈاکٹر رمیش پوکھریال نشنک کو پیش کی گئی۔مشہور خلائی سائنسدان کستوری رنگن، وزیراعظم کے سائنسی مشیر ڈاکٹر وجے راگھون، انڈین انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (آئی آئی ٹی) مدراس کے صدر پون گوینکا، نیتی آیوگ کے چیف ایگزیکٹو آفیسر امیتابھ کانت، آئی آئی ٹی دہلی کے سابق ڈائریکٹر ڈاکٹر سریندر پرساد، نیشنل ٹیسٹنگ ایجنسی کے صدر ایم ایس پروفیسر انت، آئی آئی ٹی ممبئی کے پروفیسر دیپک پاٹھک، انفوسس کے سابق سی ای او، گوپال کرشن، انڈین مینجمنٹ انسٹی ٹیوٹ (آئی آئی ایم) کولکاتہ کے سابق صدر اجیت بال کرشن، سنٹرل یونیورسٹی گجرات کے وائس چانسلر ہنس مکھ ادھیا کی صدارت میں قائم ان افراد پر مشتمل کمیٹیوں نے دس اہم تجاویز پیش کی ہیں، جس میں داخلہ فیصد بڑھانے سے لے کر تحقیقی کام میں اضافہ اور ملک کی تعلیم کو بین الاقوامی سطح پر شناخت دلانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔واضح رہے کہ وزیراعظم نریندر مودی نے ہر وزارت کو ایسے ہی منصوبے تیار کرنے کے لئے ہدایت دی ہے۔دس ماہرین کی کمیٹی نے پچاس ایسی تجویزیں پیش کی ہیں جس کو نافذ کرنے سے ملک میں تعلیم کی تصویر بدل سکتی ہے۔(یواین آئی)

ہمدرد ایجوکیشن سوسائٹی کے تعلیمی وظیفے

ہمدرد ایجوکیشن سوسائٹی نے نئے تعلیمی سال کے لیے قرض وظیفے جاری کرنے کے واسطے درخواستیں طلب کی ہیں، صرف وہی مسلم طلبہ وطالبات درخواست بھیجنے کے مجاز ہوں گے، جنہوں نے دسواں درجہ (میٹرک)، بارہواں درجہ (انٹرمیڈیٹ) یا اس کا مساوی امتحان یا گریجویشن کم از کم ۶۰؍فیصد نمبروں کے ساتھ پاس کیا ہو، جن طالب علموں کے نمبر اپنی اپنی ریاستوں میں درخواست دینے والے طلبہ میں سب سے زیادہ پائے جائیں گے، صرف ان ہی انڈر گریجویٹ اور غیر پیشہ وارانہ کورسز والے طلبہ وطالبات کو اکتوبر ۲۰۱۹ء میں سوسائٹی کے خرچ پر دہلی بلایا جائیگا، دہلی میں دودن قیام کے دوران ان کا انگریزی اور معلومات عامہ (جنرل نالج) کا امتحان اور انٹرویو لیا جائے گا۔ پیشہ ورانہ کورسز والے طلبہ وطالبات کو امتحان اور انٹرویو دینے کے لیے دہلی آنے کی ضرورت نہیں ہوگی، ان کا انتخاب ان کے نمبروں کی بنیاد پر کیا جائے گا، انہیں صرف درخواست فارم کے ساتھ مطلوبہ دستاویزات (مارکس شیٹ، بونافائیڈ سرٹیفکٹ، اور ماہانہ آمدنی کا سرٹیفکٹ) لگا کر سوسائٹی کے پتے پر ارسال کرنا ہوگا۔وظیفوں کا فیصلہ اسکالرشپ کمیٹی کرے گی، جو طلبہ وطالبات وظیفہ کے حقدار ٹھہریں گے، ان کو ایک بانڈ بھر کر دینا ہوگا، کہ تعلیم مکمل کرلینے کے زیادہ سے زیادہ دوسال کے بعد سے قرض وظیفہ کی رقم ماہ بہ ماہ (اگر چاہیں تو یک مشت بھی) ان ہی قسطوں میں واپس کرنا شروع کردیں گے جن قسطوں میں وہ ان کو ملی تھی، وظیفہ پانے والے طلبہ وطالبات کی تعلیمی پیش رفت کا ہر سال احتساب ہوگا۔اور اگر رفتار اطمینان بخش پائی گئی تو وظیفہ کی تجدید کردی جائے گی۔وظیفہ کا فیصلہ کرتے وقت صلاحیت اور مالی حالت دونوں کو ملحوظ رکھا جائے گا۔

غیر ملکی طلبہ کو یہ وظیفہ نہیں دیا جاتا ہے، وظیفہ کی اسکیم سوسائٹی کے سابق صدر حکیم عبدالحکیم مرحوم کی ایماء پر اس لیے جاری کی گئی تھی کہ ہندوستانی مسلمان جو تعلیم میں پیچھے ہیں، انہیں تعلیمی میدان میں آگے لایا جائے، اور ان میں مقابلہ کا جذبہ پیدا کیا جائے، تاکہ وہ تعلیمی پسماندگی سے نکل کر ملک کی ترقی میں زیادہ موثر کردار ادا کرسکیں۔جو مسلم طلبہ وطالبات وظیفہ پانے کے خواہش مند ہیں اور جن کا ارادہ ہے کہ وہ تعلیم کا سلسلہ عصری تعلیم کے کسی تسلیم شدہ ادارے سے کم از کم ۲۰۲۰۔۲۰۲۱ء کے تعلیمی سال تک جاری رکھیں گے وہ مندرجہ ذیل ویب سائٹوں سے درخواست فارم ڈاؤن لوڈ کرسکتے ہیں:

(1)www.hamdardeducationsociety.org.in

(2)www.hamdardstudycircle.in

(3)www.hamdardcoachingcentre.in

یا سکریٹری ہمدرد ایجوکیشن سوسائٹی، تعلیم آباد، سنگم وہار، نئی دہلی، پن کوڈ۔۱۱۰۰۸۰ کے نام خط بھیج کر درخواست فارم منگوا سکتے ہیں، بھرے ہوئے فارم ۳۰؍ستمبر ۲۰۱۹ء تک وصول کیے جائیں گے، درخواست دہندگان کے لیے لازم ہے کہ وہ درخواست کے ساتھ مارک شیٹ، بونافائڈ سرٹیفکٹ، ماہانہ انکم سرٹیفکٹ کی اٹسٹڈ کاپی ضرور منسلک کریں۔تاخیر سے آنے والی درخواستوں پر غور نہیں کیا جائے گا۔

نقیب کے خریداروں سے گذارش

اگر اس O دائرہ میں سرخ نشان ہے، تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کی خریداری کی مدت ختم ہوگئی ہے۔ براہ کرم فوراً آئندہ کے لیے سالانہ زر تعاون ارسال فرمائیں، اور منی آرڈر کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور لکھیں، موبائیل یا فون نمبر اور پتے کے ساتھ پن کوڈ بھی لکھیں۔مندرجہ ذیل اکاؤنٹ نمبر پر ڈائرکٹ بھی سالانہ یا ششماہی زرتعاون اور بقایہ جات بھیج سکتے ہیں، رقم بھیج کر درج ذیل موبائل نمبر پر خبر کردیں۔

A/C Name: THE NAQUEEB, A/C No: 10331726168

Bank: SBI, Branch J.C. Road, Patna, IFSC Code: SBIN0001233

Mobile: 9576507798

نقیب کے شائقین کے لئے خوشخبری ہے کہ اب نقیب مندرجہ ذیل سوشل میڈیا اکاؤنٹس پر آن لائن بھی دستیاب ہے۔

Facebook Page: http//@imaratshariah

Telegram Channel: https://t.me/imaratshariah

اس کے علاوہ امارت شرعیہ کے آفیشیل ویب سائٹ www.imaratshariah.com پر بھی لاگ ان کر کے نقیب سے استفادہ کرسکتے ہیں۔مزید مفید ودینی معلومات اور امارت شرعیہ سے متعلق تازہ خبریں جاننے کے لئے امارت شرعیہ کے ٹویٹر اکاؤنٹ @imaratshariah کو فالو کریں۔

(مینیجر نقیب)

طب وسائنس

یورین انفیکشن: علامات، وجوہات، اور علاج

سائرہ شاہد

یورین انفیکشن گردوں، مثانے، پیشاب کی نالی اور پیشاب کے نظام کے کسی حصے میں انفیکشن کی وجہ سے ہوتا ہے۔مردوں کے مقابلے میں خواتین میں یورین انفیکشن کے خطرات زیادہ ہوتے ہیں۔مثانے تک محدود انفیکشن تکلیف دہ تو ہوتا ہے لیکن اتنا خطرناک نہیں ہوتا۔تاہم اگر یہ انفیکشن بڑھ کر گردوں تک پہنچ جائے تو سنگین نتائج کا سامنا ہوسکتا ہے۔ ڈاکٹر عام طور پر یورین یا پیشاب کے انفیکشن کا علاج اینٹی بائیوٹک سے کرتے ہیں لیکن اگر آپ اس خطرے کو بڑھنے سے پہلے ہی بہتر طرز زندگی (Vitality) کے طریقوں سے قابو کرلیں جو کہ آپ کر سکتے ہیں تو یہ آپکو آگے آنے والی بڑی پریشانیوں سے بچا سکتا ہے۔

علامات: یورین انفیکشن کی علامات اور نشانیاں بعض دفعہ ظاہر نہیں ہوتیں۔اس انفیکشن کی ممکنہ علامات مندرجہ ذیل ہیں: ۱۔بار بار پیشاب محسوس ہونا اور کم مقدار میں رک رک کر پیشاب آنا۔۲۔پیشاب میں جلن، بدبو، اور درد۔۳۔سرخ، گہرا گلابی یا گہرے زرد رنگ کا پیشاب، پیشاب میں خون آنا۔اسکے علاوہ گردوں کی سوزش، تیز بخار، متلی، قے اور سردی بھی اسکی علامات میں شامل ہیں۔

وجوہات: عام طور پر یورین انفیکشن بیکٹیریا کی وجہ سے ہوتا ہے۔بیکٹیریا پیشاب کی نالی کے ذریعے جسم کے اندر داخل ہوتا ہے اور مثانے میں جا کر پھیل جاتا ہے۔یہ بیکٹیریا جسم میں داخل ہوکر تیزی کے ساتھ پھیل جاتا ہے اور اسکے بعد یہ جراثیم پیشاب کی نالی میں انفیکشن پھیلانے کیلئے مکمل طور پر تیار ہوجاتے ہیں اگرچہ پیشاب کا نظام اسطرح بنا ہے کہ یہ بہت چھوٹے حملہ آور جراثیموں سے بچ سکتا ہے لیکن یہ دفاعی نظام بعض اوقات کام نہیں آتا اور جراثیم افزائش میں کامیاب ہوجاتا ہے۔

گھریلو ٹوٹکوں سے علاج: ۱۔مولی کھانے سے پیشاب کی سبھی بیماریاں دور ہوجاتی ہیں اور مولی جگر و مثانہ کی گرمی کو دور کرنے میں بھی موثر ثابت ہوتی ہے۔۲۔ایسے افراد جنکو گردوں کے مرض یا پتھری کی وجہ سے پیشاب رک رک کر آتا ہو تو وہ بطور دوا انگور کا استعمال کر سکتے ہیں کیونکہ انگور پیشاب آور ہے اور گردوں سے ریت کے زرے نکال دیتا ہے۔۳۔اگر پیشاب میں جلن ہو تو ایک چھٹانک پیاز کاٹ کر آدھی سیر پانی میں جوش دے لیں۔جب پاؤ بھر باقی رہ جائے تو چھان کر ٹھنڈا کر کے پلا دیں جلن دور ہوجائے گی۔۴۔اگر پیشاب رک رک کر آتا ہو یا رنگت گہری زرد یا سرخ ہو تو خربوزہ یا گرما کے استعمال سے صحیح ہوجاتا ہے۔۵۔جو لوگ سردہ کھاتے ہیں انھیں پیشاب کی تکلیف نہیں ہوتی۔۶۔ناشپاتی، پیشاب کی جلن اور بندش دور کرنے والی غذا ہے۔۷۔گڑھل، جب پیشاب کی نالی میں خراش اور زخم ہوکر پیشاب میں پیپ آنے لگے یا سوزاک ہو جائے تو ابتداء میں پہلے دن ایک گڑھل کا پھول، ایک چھوٹے بتاشے کے ساتھ توڑ کر یا کوٹ کر صبح کھا کر اسکے ساتھ دہی کی لسی یا گنے کے رس کا ایک گلاس، دوسرے دن دو پھول اور دو بتاشے اسی طرح پانچ دن پانچ پھول پورے کرنے کے بعد چھٹے روز سے ایک ایک پھول اور بتاشہ کم کرتے جائیں تو دس دن میں آرام آجائے گا۔۸۔گوکر، سنگھاڑہ اور مصری 50، 50 گرام ہم وزن لے کر ملا کر باریک پاؤڈر بنالیں اور صبح، شام ایک چمچ پانی کے ساتھ کھالیں۔۹۔کھجور کھائیں پیشاب کی جلن اس سے جاتی رہتی ہے۔

۱۰۔دو چمچ انڈوں کی سفیدی، ا چمچ زیتون کے تیل میں ملا کر پھینٹ لیں اور صبح نہار منہ اکپ نیم گرم دودھ میں ڈال کر پی لیں چند بار کے عمل سے ہی پیشاب کی جلن اور سوزش دور ہو جائے گی اور آرام آجائے گا۔۱۱۔اگر پیشاب میں خون آنے لگے تو تین ماشہ، پھٹکری بریاں باریک پیس کر تین پڑیاں بنالیں اور ایک پڑیا صبح اور ایک شام دودھ کی لسی کے ساتھ لیں خون بند ہوجائے گا۔۲۱۔کوشش کریں کہ ہر ایک گھنٹے بعد پانی زیادہ سے زیادہ پیئیں۔

ان قدرتی اجزاء کے استعمال سے آپ کافی فائدہ حاصل کرسکتے ہیں اور تکلیف دہ انفیکشن سے نجات پاسکتے ہیں تاکہ آئندہ آنے والی آپکی زندگی خوشگوار اور پُرسکون رہے۔

مثانے کی کمزوری، وجوہات اور علاج

ایسے افراد جنہیں بار بار پیشاب کی حاجت یا پیشاب کرنے کے بعد بھی قطروں کا نکلتے رہنے اور رات سوتے وقت بار بار اٹھنے سے نیند کی خرابی کا سامنا ہو وہ سمجھ لیں کہ انہیں مثانے کی کمزوری کا مرض لاحق ہے۔مثانے کی کمزوری کے بہت سے اسباب ہو سکتے ہیں، ان میں پیشاب کی حاجت پر ٹائلٹ نہ جانا، سرد تاثیر کی غذائیں بکثرت استعمال کرنا، نیکوٹین اور کیفین کے حامل مشروبات جیسے چائے، کافی، سگریٹ، کولڈ ڈرنکس وغیرہ کا زیادہ استعمال کرنا، مثانے کی پٹھے کمزور ہونا اور میٹا بولزم کی خرابی کے ساتھ ساتھ دائمی قبض ہونا بھی اس مرض کا باعث بن سکتا ہے۔مثانے کی کمزوری میں مبتلا افراد کو سب سے پہلے چائے، کافی، سگریٹ، کولڈ ڈرنکس اور سفید چینی کا استعمال حتی المقدور کم کر دینا چاہیے۔

زیادہ تر مشاہدے میں آیا ہے کہ تیز پتی اور تیز میٹھے والی چائے کی زیادتی سے بھی مثانے کی کمزوری کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔لہذا مندرجہ بالا بیان کردہ مثانے کی کمزوری کے اسباب کو تلاش کریں اور انہیں دور کرنے کی کوشش کریں۔بطورِ گھریلو علاج صندل پاؤڈر آدھی چمچی، زیرہ سفید ایک چمچی اور مغز بادام دو چمچ سفوف بنالیں۔صبح اور شام ایک پاؤ دہی میں ایک کھانے والا چمچ ڈالیں اور لسی بنا کر پی لیا کریں۔موسم کی مناسبت سے اپنے غذائی معمولات ترتیب دیتے ہوئے برف کی مصنوعات، ٹھنڈے یخ پانی اور سفید چینی کے استعمال سے مکمل پرہیز کریں۔

بھنے ہوئے چنے، کالے تل، مغز بادام اور شکر 50 گرام کی مقدار میں ہم وزن کو سفوف بنا کر دیسی گھی میں نیم بھنا کر کے رکھ لیں۔رات کو سوتے وقت ایک چمچ چائے والا کھا کر سو جایا کریں۔بطورِ علاج قرصِ زریں دو دو گولیاں صبح و شام کھانے کے بعد پانی کے ساتھ کھانا شروع کر دیں۔چند دنوں کے استعمال سے ہی آپ کو اس تکلیف سے چھٹکارا مل جائے گا۔دھیان رہے قبض کی صورت میں بھی جب مثانے پر دباؤ پڑتا ہے تو پیشاب کے قطرے بار بار آنے لگتے ہیں، لہٰذا ایسی غذا کھائیں جس سے قبض نہ ہو۔چاول، چکنائیاں اور ترش و بادی غذاؤں سے پرہیز کریں۔

ہفتۂ رفتہ

راشد العزیری ندوی

ویپرو لمیٹیڈ کی آمدنی کا 34 فیصد حصہ بنی نوع انسان کی خدمت کے لیے مختص: عظیم پریم جی

ویپرو لمیٹیڈ کے چیرمین عظیم پریم جی نے اپنے نئے عزم کا اظہار کرتے ہوئے بنی نوع انسان کی خدمت میں کمپنی کو حاصل ہونے والی آمدنی کا 34 فیصد حصہ صرف کرنے کا اعلان کیا ہے۔جاری کردہ ایک بیان میں عظیم پریم جی نے کہا کہ ویپرو کو حاصل ہونے والی آمدنی 52,750 کروڑ (7.5 بلین ڈالر) میں سے 145 ہزار کروڑ روپئے بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے خرچ کئے جائیں گے۔عظیم پریم جی نے فلاحی خدمات کے اپنے عطیات میں اضافہ کرتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ اپنے ذاتی اثاثہ جات کو بھی اس کام کے لئے مختص کررہے ہیں۔عظیم پریم جی فاؤنڈیشن کی جانب سے بنی نوع انسان کی خدمات انجام دی جاتی ہیں۔ اس نئے اعلان کے ساتھ ہی وہ 145 ہزار کروڑ روپئے بنی نوع انسان کی خدمت کے لئے وقف کردیں گے۔ کمپنی کی جانب سے اس وقت ملک کے کئی ریاستوں جیسے کرناٹک، اتراکھنڈ، راجستھان، چھتیس گڑھ، پانڈی چیری، تلنگانہ اور مدھیہ پردیش میں تعلیم پر خرچ کئے جارہے ہیں، زائد از 150 غیر منفعت بخش تنظیمیں بھی کام کررہی ہیں۔(روزنامہ سیاست حیدرآباد ۱۴رمارچ ۲۰۱۹ء)

سنی وقف بورڈ کے ملازمین کو بھی اب پنشن ملے گا

بہار اسٹیٹ سنی وقف بورڈ نے اپنے ملازمین کو بڑی راحت دیتے ہوئے انہیں پنشن دیئے جانے کا فیصلہ کیا ہے، بورڈ کے صدر الحاج محمد ارشاد اللہ کی صدارت میں حج بھون میں بورڈ کی میٹنگ ہوئی جس میں بورڈ کے ملازمین کو پنشن دیئے جانے کی تجویز اتفاق رائے سے منظور کی گئی، اس سے وقف بورڈ میں برسوں سے کام کر رہے ملازمین کو بڑی راحت ملی ہے۔بورڈ کی طرف سے جاری کی گئی پریس ریلیز کے مطابق میٹنگ میں 49 تجاویز پر غور کیا گیا، اس کے تحت 21 نئی انتظامیہ کمیٹیوں اور 4 متولیوں کی تقرری سے متعلق تجویز کو بھی منظوری دی گئی۔

حج 2019 کے لئے بہار کے تمام اضلاع میں ٹیکہ کاری کا کام شروع

بہار ریاستی حج کمیٹی کے چیرمین حاجی محمد الیاس حسین عرف سونو بابو نے پریس اعلانیہ کے ذریعہ بتایا ہے کہ حج 2019 کے لئے سفر حج پر روانگی سے قبل عازمین حج کے لئے Meningitis اور Oral Polio ٹیکہ لینا لازمی ہے، بہار کے تمام اضلاع میں خصوصی میڈیکل کیمپ کا انعقاد کر کے ٹیکہ کاری کا نظم کیا جارہا ہے، واضح ہو کہ 2019 کے سفر حج کا آغاز بہار کے عازمین حج کے لئے گیا امبارکیشن پوائنٹ سے ۴رجولائی ۲۰۱۹ء سے ہونا ہے، تمام عازمین کے سفر حج اور غیر ملکی سرزمین پر ان کے رہائشی مدت کے دوران صحت مندرہ کر حج کے تمام ارکان ادا کرنے کے مقصد سے سبھی عازمین حج کے لئے ٹیکہ کاری لازمی ہے، ٹیکہ کاری کے لئے سنٹر پر جانے سے قبل اپنا کور نمبر اور حج تربیتی پروگرام میں فراہم کرائے گئے ہیلتھ کارڈ ضرور رکھ لیں۔(تاثیر پٹنہ ۲۶رجون ۲۰۱۹)

شرپسندوں نے مدرسہ ٹیچر کو چلتی ٹرین سے پھینکا

جب سے مرکز میں بی جے پی کی سرکار آئی ہے، مسلمانوں کے خلاف ہجومی تشدد کے معاملات رکنے کا نام ہی نہیں لے رہے، جھارکھنڈ کے تبریز انصاری کے قتل کا زخم ابھی ہرا ہی تھا کہ ایک تازہ واقعہ مغربی بنگال کا پیش آگیا جہاں ایک مدرسہ میں پڑھانے والے 26 سالہ ٹیچر کو 24 پرگنہ ضلع کے کیننگ سے ہگلی جاتے وقت ٹرین میں کچھ لوگوں نے انہیں زبردستی جے شری رام کا نعرہ لگانے پر مجبور کیا، اتنا ہی نہیں، ایسا نہ کرنے پر ان کی پٹائی کی گئی اور چلتی ٹرین سے دھکا دے کر باہر پھینک دیا گیا، اس واقعہ میں مدرسہ ٹیچر زخمی ہوگئے، پولس نے واقعہ کے تعلق سے بتایا کہ مدرسہ ٹیچر حافظ محمد شاہ رخ ہلدر نے واقعہ کے بارے میں بتایا ہے اور اس دوران انہیں کچھ معمولی چوٹیں آئی ہیں، شاہ رخ ہلدر نے پولس کو اپنے بیان میں بتایا کہ میں ٹرین سے ہگلی کی طرف جا رہا تھا تبھی جے شری رام کا نعرہ لگاتے ہوئے کچھ لوگوں کا ایک گروپ ٹرین میں چڑھا، ان لوگوں نے مجھے جے شری رام کا نعرہ لگانے کے لیے کہا۔شاہ رخ ہلدر نے مزید بتایا کہ جب میں نے ان کی بات ماننے سے انکار کر دیا تو وہ مجھے پیٹنے لگے اور مجھے ٹرین سے دھکا دے کر باہر کر دیا۔(تاثیر پٹنہ ۲۶رجون ۲۰۱۹)

میہول چوکسی کی شہریت منسوخ ہوگی

پنجاب نیشنل بینک کے ساڑھے تیرہ ہزار کروڑ کے گھپلہ میں مطلوب مفرور ہندستانی ہیروں کے تاجر میہول چوکسی کے ایک بار تمام قانونی اختیارات ختم ہوجانے کے بعد اس کی اینٹی گوا کی شہریت منسوخ کر دی جائے گی، اینٹی گوا حکومت نے یہ اطلاع دی، اینٹی گوا آبزرور کی ایک رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ میہول چوکسی کی شہریت منسوخ کئے جانے کے بعد اس کی ہندستان کو حوالگی کا راستہ ہموار ہو جائے گا۔اینٹی گوا کے ساتھ ہندستان کا حوالگی معاہدہ نہیں ہے۔(عوامی نیوز پٹنہ ۲۶رجون ۲۰۱۹ء)

بقیات

صفحہ اول کا بقیہ ………… جناب پروفیسر عبدالغفور صاحب ایم ایل اے نے کہا کہ امارت شرعیہ ہندوستان کا ایسا امتیازی ادارہ ہے جو اپنی خدمات کی بنیاد پر ملک میں اپنی ایک الگ شناخت بنا چکا ہے۔ انہوں نے تینوں ریاستوں کے ہر ضلع کے صدر مقام پر ہائی اسکول کے قیام کی تجویز رکھی اور کہا کہ روزگار کا شعبہ بھی کھولا جائے۔ جناب خورشید انور عارفی صاحب نے کہا کہ امارت شرعیہ نے سوسال پہلے جو سفر شروع کیا تھا وہ منزل بہ منزل کامیابی کی طرف چل رہا ہے، اس وقت پوری دنیا میں خاص طور سے مغربی مما لک میں امارت شرعیہ کو بہت احترام کی نظروں سے دیکھا جا تا ہے، برطانیہ، امریکہ اور یورپ میں اس کے سند نکاح کا بڑا اعتبار ہے۔ اس اعتبار و اعتماد کو برقرار رکھنا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ جناب حسن احمد قادری ناظم جمعیۃ علماء بہار نے کہا کہ آج حالات انتہائی نازک ہیں، ہم کو ان حالات میں نہایت ہی حکمت و تدبر کے ساتھ اقدام کرنا ہے۔ ماضی میں حضرت مولانا منت اللہ رحمانی صاحب امیر شریعت رابعؒ نے ملت کے بے شمار مسائل کو بڑی دور اندیشی کے ساتھ حل کیا اور موجودہ امیر شریعت بھی بڑی دور اندیشی کے ساتھ ملت کی کشتی کو آگے بڑھا رہے ہیں، مولانا ابوالکلام شمسی صاحب سابق پرنسپل مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ نے کہا کہ امارت شرعیہ نے ہر نازک موقع پر ملت کی رہنمائی کی ہے، موجودہ حالات میں امارت شرعیہ کو سیاسی نوعیت سے بھی امت کی رہنمائی کرنی چاہئے۔ جناب فضل رب صاحب نے کہا کہ امارت شرعیہ کو ماضی کے کاموں کے احتساب اور مستقبل کے لائحہ اور پالیسی و منصوبہ سازی کے لیے ریسرچ سیل قائم کرنا چاہئے۔ مولانا شکیل احمد قاسمی اورینٹل کالج پٹنہ نے کہا کہ آج یوم تجدید عہد بھی ہے کہ ماضی میں ہم نے جو کام کیے ہیں آئندہ حوصلہ مندی کے ساتھ مزید بہتر کریں گے، ہم سب مضبوط اتحاد فکر و عمل کے ساتھ کام کریں اور موجودہ قیادت پر پورے اعتماد کے ساتھ ان کی رہنمائی میں اپنی ملی زندگی گذاریں۔ جناب جاوید اقبال ایڈووکیٹ نے کہا کہ آج کے چیلنجز کا قوت کے ساتھ مقابلہ کرنا ہے اور اپنے امیر شریعت کی قیادت و رہنمائی میں آگے کے منصوبوں کو روبہ عمل لانا ہے۔ جناب نجم الحسن نجمی صاحب نے کہا کہ امارت شرعیہ کی خدمات کی مکمل ایک تاریخ ہے، اور ایک ضخیم کتاب ہے، جس کا احاطہ مشکل ہے، حالات اور موسم بدلتے رہتے ہیں ہم کو ان سے نہیں گھبرانا چاہئے، انہوں نے امارت شرعیہ کی نگرانی میں لڑکیوں کی تعلیم کے لیے مضبوط لائحہ عمل بنانے کی تجویز رکھی۔ مولانا محمد عالم قاسمی صاحب کنویز ائمہ مساجد آل بہار نے کہا کہ عوامی مسائل تو تعلیمی پسماندگی، بے روزگاری اور بدامنی کے تحفظ کی حد تک ہے، لیکن علماء اور ائمہ کی ذمہ داری اس سے کہیں بڑھ کر ہے، یہ مسائل کچھ داخلی ہیں کچھ خارجی ہیں، جنہیں اللہ پر اعتماد کر کے حل کرنا ہے۔ انہوں نے قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں ان مسائل کے حل کی شکلیں بھی بیان کیں، مولانا مفتی سہیل احمد قاسمی صاحب صدر مفتی امارت شرعیہ نے کہا کہ امارت شرعیہ نے ہمت و حوصلہ کے ساتھ زندگی گذارنے کا پیغام دیا ہے کیوں کہ عزت کی زندگی اس کو ملتی ہے جو عزت سے مرنے کے لیے تیار رہتا ہے، مولانا ڈاکٹر یاسین قاسمی رانچی نے کہا کہ جو کام منصوبہ بند طریقہ سے ہوتا ہے اس میں اللہ کی مدد بھی ہوتی ہے، امارت شرعیہ کا ہر کام غور وخوض اور منصوبہ بندی کے ساتھ ہوتا ہے، اس لیے یہ ادارہ ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ انہوں نے ریاست جھارکھنڈ کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ وہاں کے مسلمانوں کا امارت شرعیہ سے بڑا گہرا اور عقیدت مندانہ تعلق ہے، اس پر ہم سب لوگ اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں۔ بجنور سے تشریف لائے مہمان مکرم مولانا یسین قاسمی صاحب نے کہا کہ آج امارت شرعیہ کی افادیت کو پوری دنیا تسلیم کر رہی ہے خاص کر پورے ملک میں امارت شرعیہ کی قدر دانی ہو رہی ہے، اس لیے امارت شرعیہ کو اپنے قریبی دیگر صوبوں میں بھی اپنے کام کو وسعت دینے کی ضرورت ہے۔ مولانا ایوب نظامی قاسمی صاحب ناظم مدرسہ صوت القرآن دانا پور نے کہا کہ امارت شرعیہ شجر طوبیٰ کے مانند ہے جس کی شاخیں پورے ملک میں پھیل رہی ہیں۔ اس کی قوت فکر بھی زندہ ہے اور قوت عمل بھی اور اس کی قیادت بھی زندہ و تابندہ ہے۔ جناب انور عالم ایڈووکیٹ نے کہا کہ امارت شرعیہ اگر الیکٹرونک میڈیا اور پرنٹ میڈیا میں بھی اپنے اثرات کو بڑھائے تو اس سے ملت کے بے شمار مسائل سے لوگ واقف ہوسکیں گے، انہوں نے ہر بلاک کی یونٹ بنانے اور مسلکی فاصلوں کو ختم کرنے کی ضرورت پر توجہ دلائی۔ مولانا مفتی وصی احمد قاسمی صاحب نائب قاضی امارت شرعیہ نے امارت شرعیہ کے نظام قضا کا تفصیلی جائزہ پیش کیا اور کہا کہ اب یہ نظام پورے ملک میں پھیل رہا ہے اور لوگ دار القضاء سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مولانا مفتی محمد سہراب ندوی صاحب نائب ناظم امارت شرعیہ نے یوم تاسیس کی مناسبت سے امارت شرعیہ کے قیام کے اسباب و محرکات اور امراء شریعت کی دینی، علمی، فکری و قائدانہ با بصیرت قیادت کا مفصل تذکرہ کیا اور کہا کہ آج امارت شرعیہ مفکر اسلام امیر شریعت حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب کی قیادت میں آگے بڑھ رہی ہے، اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور امارت شرعیہ کو مزید ترقیات سے نوازے، جناب نواب حسن نواب نے امارت شرعیہ کے یوم تاسیس کی مناسبت سے منظوم گلہائے عقیدت پیش کیا۔ اجلاس کی نظامت مولانا مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی نائب ناظم امارت شرعیہ نے بہت ہی خوش اسلوبی کے ساتھ کی۔ اس موقع پر انہوں نے امارت شرعیہ کے سوسالہ خدمات کے تعارف کا ایک خاکہ بھی پیش کیا اور اس کے بنیادی نظام تعلیم پر بھی روشنی ڈالی۔ اور خود کفیل نظام تعلیم کے قیام پر زور دیا۔ اجلاس کا آغاز مولانا مفتی قاری مجیب الرحمٰن صاحب بھاگل پوری کی تلاوت کلام پاک اور نعت شریف سے ہوا اور امیر شریعت کی دعا پر اختتام پذیر ہوا۔ اس اجلاس میں شریک ہونے والے اہم لوگوں میں جناب مظاہر صاحب، جناب ذاکر بلیغ صاحب ایڈووکیٹ، جناب سید مشرف صاحب، جناب تسنیم رحمانی صاحب، جناب حاجی سلام الحق صاحب، جناب سید عامر صاحب، پاٹلی پترا، جناب قاری محمد شعیب صاحب، جناب حاجی محمد عارف رحمانی صاحب نائب ناظم جامعہ رحمانی مونگیر، جناب محمد احسان الحق صاحب، جناب اسلام صاحب چکوہرہ، جناب مولانا اکرام الحق صاحب امام جامعہ مسجد پٹنہ جنکشن، جناب عرفان الحق صاحب راورکیلا، جناب قاضی انور صاحب رانچی، جناب ارشد صاحب قاضی شریعت پورنیہ، جناب مولانا مصطفیٰ صاحب، جناب راغب احسن صاحب ایڈووکیٹ وغیرہ کے نام اہم ہیں۔

بقیہ محمد مرسی ………… وہ فرعون کی لاش دیکھنے کے لیے میوزیم میں جانے والوں سے اچھی رقم وصول کرتے ہیں، بدعات و خرافات اور قبر پرستی میں وہ ہندوستان سے کہیں آگے ہیں، ایسے میں ان سے خیر کی بہت سی توقعات وابستہ کرنا بھی آج کے حالات میں بیوقوفوں کی جنت میں رہنے کی طرح ہے۔

حافظ محمد مرسی ظلم وستم سہہ کر دنیا سے چلے گئے، لیکن وہ مصر کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہیں گے، اپنی اسلامی سوچ اور دین کی ترویج و اشاعت میں زندگی فنا کرنے والے اس شخص نے مر کر حیات جاودانی پالیا ہے، رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ

اعلان مفقود الخبری

● معاملہ نمبر ۲۷/۲۵۹/۴۰ھ (متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ کلداس پور کٹیہار) جلسی خاتون بنت محمد جسر و مقام وڈاکخانہ بگھوا، وایا بارسوئی، ضلع کٹیہار۔ فریق اول۔ بنام۔ محمد افضل ولد محمد شریف، مقام چاند گولہ، ڈاکخانہ جگدیش پور، وایا دلکولہ ضلع اتر دیناجپور۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ ہذا میں فریق اول جلسی خاتون بنت محمد جسرو نے آپ فریق دوم محمد افضل ولد محمد شریف کے خلاف دار القضاء کلداس پور کٹیہار میں غائب ولاپتہ ہونے و دیگر حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بناء پر فسخ نکاح کا دعویٰ دائر کیا ہے؛ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں مورخہ ۲۱؍ذیقعدہ ۴۰ھ مطابق ۲۵؍جولائی ۱۹ء روز جمعرات کو خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹؍ بجے دن مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ حاضر ہو کر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ مذکورہ تاریخ پر عدم حاضری وعدم پیروی کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے، اس لئے حاضری و پیروی کو لازمی سمجھیں۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

● معاملہ نمبر ۳۹/۶۳/۱۱۰/۴۰ھ (متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ سوپول) رشیدہ بیگم بنت لعل محمد مرحوم مقام بھبھول وارڈ نمبر ۶ ڈاکخانہ وتھانہ جماپور ضلع دربھنگہ۔ فریق اول۔ بنام۔ محمد مبین ولد محبّ علی مقام پوری مصطفیٰ آباد ارشاد نگر اونچا پیر ڈاکخانہ غازی آباد لونی ضلع غازی آباد یوپی۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ ہذا میں فریق اول نے دار القضاء مدرسہ رحمانیہ سوپول ضلع دربھنگہ میں آپ کے خلاف تقریباً ۴؍سال سے غائب ولاپتہ ہونے اور نان ونفقہ ادا نہ کرنے کی بنیاد پر فسخ نکاح کا معاملہ دائر کیا ہے اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں اپنی موجودگی کی اطلاع مرکزی دار القضاء کو دیں اور آئندہ تاریخ سماعت ۲۱؍ذیقعدہ ۴۰ھ مطابق ۲۵؍جولائی ۱۹ء روز جمعرات کو آپ خود مع گواہان بوقت ۹؍ بجے دن مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہو کر رفع الزام کریں۔ واضح رہے کہ تاریخ سماعت پر حاضر نہ ہونے یا پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

● معاملہ نمبر ۲۶/۳۹۶/۴۰ھ (متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ ڈہری اون سون) اجمیری خاتون بنت محمد جان انصاری مقام محلّہ اسلام گنج پوسٹ ڈہری اون سون ضلع رہتاس۔ فریق اول۔ بنام۔ محمد اشتیاق عالم ولد محمد امتیاز عالم مقام راگڈی پوسٹ برکتھا ضلع ہزاری باغ جھارکھنڈ۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ ہذا میں فریق اول نے آپ کے خلاف عرصہ پانچ سال سے غائب ولاپتہ ہونے اور نان ونفقہ ادا نہ کرنے کی بناء پر دار القضاء جامعہ فلاح الدارین ڈہری اون سون رہتاس میں فسخ نکاح کا دعویٰ دائر کیا ہے اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں آئندہ تاریخ سماعت ۲۳؍ذیقعدہ ۴۰ھ مطابق ۲۷؍جولائی ۱۹ء روز سنیچر کو خود مع گواہان حاضر ہو کر رفع الزام کریں واضح رہے کہ تاریخ مذکورہ پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

● معاملہ نمبر ۳/۷۴۰/۴۰ھ (متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ ڈہری اون سون رہتاس) شبانہ بیگم بنت بادشاہ احمد مقام خودورا پتھرا، ڈاکخانہ گہمر ضلع غازی پور یوپی۔ فریق اول کیر آف قاری نور الہدیٰ مقام باوہ ڈیہہ ڈاکخانہ ناصری گنج ضلع روہتاس۔ بنام۔ محمد ارشاد علی ولد محمد اسحاق مقام ڈاکخانہ حسنہ ضلع چندولی، یوپی۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ ہذا میں فریق اول ساکنہ مذکورہ بالا نے آپ کے خلاف در القضاء امارت شرعیہ جامعہ فلاح الدارین ڈہری اون سون روہتاس میں عرصہ پانچ سال سے غائب ولاپتہ ہونے نان ونفقہ و دیگر حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنا پر نکاح فسخ کئے جانے کا معاملہ دائر کیا ہے، لہذا اس اعلان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں مورخہ ۶؍ذی الحجہ ۴۰ھ مطابق ۸؍اگست ۲۰۱۹ء روز جمعرات کو بوقت ۹؍ بجے دن مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں حاضر ہو کر رفع الزام کریں۔ تاریخ مذکور پر حاضر نہ ہونے یا پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

● معاملہ نمبر ۶/۱۲۹۵/۳۹ھ (متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ گواپوکھر، مدھوبنی) شبانہ خاتون بنت محمد صاحب مقام شکری شبوتر ٹولہ، پوسٹ شکری ضلع مدھوبنی۔ فریق اول۔ بنام۔ محمد عرفان ولد محمد علاء الدین مقام بلوا، پوسٹ نظر آباد، منی گاچھی ضلع دربھنگہ۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ ہذا میں فریق اول شبانہ خاتون بنت محمد صاحب نے آپ فریق دوم محمد عرفان ولد محمد علاء الدین کے خلاف عرصہ چار سال سے غائب ولاپتہ ہونے، نان ونفقہ اور حقوق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر دار القضاء گواپوکھر ضلع مدھوبنی میں فسخ نکاح کا دعویٰ دائر کیا ہے، اس لئے اب آئندہ تاریخ سماعت ۵؍ذی الحجہ ۱۴۴۰ھ مطابق ۷؍اگست ۲۰۱۹ء بروز بدھ مقرر کی گئی ہے، اس علان کے ذریعہ آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں تاریخ مذکور پر بوقت ۹؍ بجے دن مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ میں خود مع گواہان حاضر ہو کر رفع الزام کریں، واضح رہے کہ تاریخ مذکو پر حاضر نہ ہونے یا کوئی پیروی نہ کرنے کی صورت میں معاملہ ہذا کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

● معاملہ نمبر ۲/۱۳۸/۴۰ھ (متدائرہ دار القضاء امارت شرعیہ بسوریا مغربی چمپارن) گلشن خاتون بنت امتیاز انصاری مقام شینو لالکڑی ڈاکخانہ رام پور ضلع مغربی چمپارن۔ فریق اول۔ بنام۔ محمد ابراہیم انصاری ولد جاوید انصاری مقام گیناہا، ڈاکخانہ بسوریا ضلع مغربی چمپارن۔ فریق دوم۔ اطلاع بنام فریق دوم۔ معاملہ ہذا میں فریق اول گلشن خاتون بنت امتیاز انصاری نے آپ کے خلاف دار القضاء بسوریا مغربی چمپارن میں ایک سال سے غائب ولاپتہ ہونے، نان ونفقہ اور حق زوجیت ادا نہ کرنے کی بنیاد پر فسخ نکاح کا معاملہ دائر کیا ہے، اس لئے اس اعلان کے ذریعہ آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ جہاں کہیں بھی ہوں اپنی موجودگی کی اطلاع مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ کو دیں اور مورخہ ۵؍ذی الحجہ ۴۰ھ مطابق ۷؍اگست ۱۹ء روز بدھ آپ خود مع گواہان وثبوت بوقت ۹؍ بجے دن مرکزی دار القضاء امارت شرعیہ پھلواری شریف پٹنہ حاضر ہو کر رفع الزام کریں، واضح رہے کہ تاریخ مذکور پر عدم حاضری وعدم پیروی کی صورت میں معاملہ کا تصفیہ کیا جاسکتا ہے، اس لئے اپنی حاضری کو لازمی وضروری سمجھیں۔ فقط۔ قاضی شریعت۔

ملی سر گرمیاں

مولانا مفتی محمد سہراب ندوی

جامعہ رحمانی خانقاہ مونگیر: حج تربیتی کیمپ میں حج کے مسائل سکھائے گئے

جامعہ رحمانی خانقاہ مونگیر میں حج تربیتی کیمپ بحسن وخوبی اختتام پذیر ہوگیا، اس کیمپ میں بڑی تعداد میں خواتین ومرد عازمین حج نے شرکت کی اور علماء کرام کی تقریریں سنیں اور حج کی تربیت حاصل کی، اس موقعہ پر عازمین حج کو حج کے احکام کھول کھول کر بتائے گئے، ان کے سوالات کے جواب دیئے گئے، اور انہیں ہدایت دی گئی کہ جب بھی کوئی الجھن پیش آئے، جامعہ رحمانی کے علماء سے رابطہ کرکے اپنی الجھن دور کرلیا کریں، عازمین حج کو منجائٹس کا ٹیکہ بھی لگایا گیا اور ان کا سوائن فلوٹیسٹ بھی کیا گیا، عازمین حج کے لیے کھانے پینے کا بھی نظم تھا۔ اس موقعہ پر جامعہ رحمانی کے استاذ مولانا محمد خالد صاحب رحمانی نے اپنے تمہیدی خطاب میں کہا کہ حج کا سفر بڑا سفر ہے، اس کے لیے دلوں کو ابھی سے پاک کرلیجئے اور تمام تر آلائش وگندگی کو اپنے دلوں سے نکال کر اس سفر میں جایئے۔ مولانا مفتی ریاض احمد قاسمی نے حج کی تینوں قسموں تمتع، قران اور افراد کو بیان کیا اور یہ بتایا کہ حج کی ہر قسم کی ادائے گی میں سہولت کے ساتھ زیادہ ثواب حاصل کرنے کے مواقع ہیں۔ جناب الحاج مولانا جمیل احمد مظاہری نے حج بدل کی اہمیت اور اس کے مسائل کو بیان کیا، انہوں نے کہا کہ بہتر ہے کہ حج بدل علماء سے اور حج کئے ہوئے شخص سے کرایا جائے۔ جناب مولانا محمد جمال اکبر صاحب نے کہا کہ مکہ مکرمہ میں جب تک رہیں، خوب طواف کیا کریں کیونکہ یہ عمل دوسری جگہ نہیں انجام دیا جاسکتا ہے، اسی طرح کوشش کریں کہ تمام نمازیں بیت اللہ شریف ہی میں ادا کریں، اس لیے کہ ایک نماز کا ثواب وہاں ایک لاکھ ملتا ہے، جناب الحاج مولانا عبدالسبحان صاحب رحمانی نے زیارت مدینہ منورہ کے آداب بتاتے ہوئے کہا کہ مدینہ پہونچ کر آپ حب نبوی میں ڈوب جایئے، درود کا ورد جاری رکھئے، اور روضہ اطہر پر حاضر ہوکر صلوۃ وسلام بھیجئے۔ جناب الحاج مولانا ایوب نظامی صاحب ٹریز پٹنہ نے حج کے پانچ ایام کے اعمال اور حج کے احکامات تفصیل سے بیان کرتے ہوئے کہا کہ حج میں تین فرائض ہیں، احرام، وقوف عرفہ، اور طواف زیارت اور چھ واجبات ہیں، وقوف مزدلفہ، شیطان کو کنکری مارنا، قربانی کرنا، حلق کرانا، سعی کرنا، طواف وداع کرنا، اسی طرح عمرہ کے چار ارکان ہیں، دو فرض ہیں دو واجب، انہوں نے کہا آپ اس اجمال کو یاد رکھئے، آپ کے لیے حج آسان ہوجائے گا، انہوں نے کہا کہ فرائض اور واجبات کا فرق یاد رکھئے، اس لیے کہ فرائض کی عدم ادائے گی میں حج ہی نہیں ہوگا، جب کہ واجبات کے چھوٹ جانے سے دم (قربانی) دینی ہوگی۔ جناب مولانا مفتی محمد اظہر صاحب مظاہری نے کہا کہ آپ کے لیے ضروری ہے، کہ اس سفر کی پرزور تیاری کریں، ابھی آپ کو حج کے تفصیلی مسائل بتائے گئے، اور سوالات کے جوابات دیئے گئے، آپ کو جب بھی ضرورت ہو جامعہ رحمانی آئیں، اور علماء سے مسائل جان لیں، یہاں علماء کی جماعت آپ کی خدمت کے لیے ہمہ وقت تیار ہے۔ مفتی صاحب نے لوگوں کو حج وعمرہ کے مسائل بتائے اور سوالات کے جواب دیئے۔ جناب مولانا مشیر الدین رحمانی ماسٹر ٹریز (مونگیر) نے عازمین حج کو سفر میں آنیوالی قانونی دشواریوں اور الجھنوں کا تفیل سے تذکرہ کیا اور بہت سی ضروری باتیں اور ہدایتیں دیں، اور کہا کہ یہ سفر صبر کا ہے، آپ صبر سے رہیں، انشاء اللہ آپ کو کوئی دقت نہیں ہوگی، انہوں نے عازمین حج کو اپنا موبائل نمبر بھی دیا، اور کہا کہ وہاں میں آپ کی خدمت کے لیے تیار رہوں گا۔ قاری محمد قمر یونس کی تلاوت کلام پاک سے حج تربیتی کیمپ کا آغاز ہوا اور نعت انور نیازی متعلم جامعہ رحمانی نے پیش کی۔ جناب مولانا مفتی محمد اظہر صاحب مظاہری کی دعاء پر حج تربیتی کیمپ اختتام پذیر ہوا۔

طلبہ عزیز تمام فکروں کو چھوڑ کر علم حاصل کرنے کی فکر پیدا کریں: حضرت امیر شریعت

جامعہ رحمانی میں نئے تعلیمی سال کا آغاز

جامعہ رحمانی میں نئے تعلیمی سال کا آغاز ہوگیا، اور سنیچر سے باضابطہ تعلیم شروع ہوگئی، اس موقعہ پر طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے جامعہ رحمانی کے سرپرست مفکر اسلام امیر شریعت حضرت مولانا محمد ولی صاحب رحمانی نے کہا کہ آپ گھر بار اور تمام دوسری فکروں کو چھوڑ دیجئے، اور تعلیمی میدان میں آگے بڑھنے کی فکر پیدا کرلیجئے، آج طلبہ میں تعلیمی جہت میں ترقی کی فکر کمزور پڑگئی ہے، اور دوسری فکروں نے اس کی جگہ لے لی ہیں، انہوں نے کہا کہ آپ دینی تعلیم حاصل کرنے آئے ہیں، اور دین کا ترجمان اور نمائندہ بننا آپ کا مقصد ہے، اس لیے علم دین کے حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ دین پر عمل کرنے کی بھی کوشش کیجئے، اور دینی اعمال اور طور طریقے کو اپنی زندگی کا حصہ بنایئے، اور اس کو اپنی عادت میں شامل کیجئے، اس سے آپ کی دنیا وآخرت دونوں سنور جائیگی، حضرت رحمانی نے کہا کہ چھوٹی چھوٹی چیزیں جو کم اہمیت کی نظر آتی ہیں، ان کا اہتمام کامیاب زندگی کے لیے بہت اہم ہوا کرتا ہے، آپ نماز پڑھنے آتے ہیں، اعتکاف کی نیت کرلیجئے، ثواب بڑھ جائے گا۔ مسجد پانچ وقت آتے ہیں، جو وقت جماعت سے پہلے ملتا ہے، اسے تلاوت اور نوافل میں گذارنے کی عادت بنالیجئے، تو آپ کے حصہ میں بڑی برکتیں آجائیں گی، انہوں نے کہا کہ ایسے ادارے میں آپ آئے ہیں، جہاں تعلیم وتربیت کا نظام مختلف ہے، یہاں روزانہ فجر کے بعد تلاوت کا معمول ہے، جس کی پابندی آپ کے لیے بڑی مفید ہے، اسی طرح یہاں حرف اچھا اور خوبصورت بنانے کا ماحول ہے، آپ کی اس میں حصہ داری آپ کی ترقی کا ذریعہ ہے، زبان وبیان میں مہارت پیدا کرنے کے لیے انجمن نادیۃ الادب قائم ہے، اس کے پروگراموں اور مسابقوں میں آپ کی شرکت آپ کی صلاحیتوں میں چار چاند لگائے گی، اس لیے آپ کمر کس لیجئے، اور تمام چیزوں سے الگ ہوکر یہاں کے ماحول اور نظام میں خود کو ڈھال کر بھرپور تعلیم وتربیت حاصل کرنے کی کوشش کیجئے۔ اس سے پہلے جامعہ رحمانی کے استاذ جناب مولانا جمیل احمد صاحب مظاہری نے کہا کہ علم دین، علم الٰہی ہے، اور اس کے حاصل کرنیوالوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ گناہوں سے بچے، اساتذہ، درسگاہ، کتابوں کا احترام کرے، اور مسلسل مقصد کے حصول کی جدوجہد میں لگا رہے، انہوں نے کہا کہ جامعہ رحمانی ہندوستان کا منفرد تعلیمی ادارہ ہے، میں ہندوستان کے بہت سے اداروں سے واقف ہوں، لیکن یہاں کے نظام تعلیم وتربیت کی بات ہی کچھ اور ہے، اس لیے آپ طلبہ خوش قسمت ہیں، کہ ایسے ادارہ کا اللہ نے آپ کے لیے انتخاب کیا ہے، آپ موقعہ کو غنیمت سمجھئے، اور بھرپور فائدہ اٹھایئے، یہاں جہاں ایک طرف تعلیمی ادارہ جامعہ رحمانی ہے، وہیں روحانی تربیت گاہ خانقاہ رحمانی بھی ہے، علم وعمل کے اس حسین امتزاج میں رہ کر آپ کو فائدہ اٹھانے کا موقعہ ملا ہے، یہاں کے بیتے ایک ایک لمحے کو قیمتی سمجھئے اور اسے کام میں لایئے۔

ملک کے موجودہ حالات میں ہمت وحوصلہ کے ساتھ زندگی گذاریں

مورخہ ۲۶؍جون ۲۰۱۹ء کو مدرسہ اسلامیہ جھگڑوا مسجد دربھنگہ کے ہال میں میں امارت شرعیہ بہار اڈیشہ وجھارکھنڈ کے صدر وسکریٹری ضلع دربھنگہ کا ایک خصوصی اجلاس زیر اہتمام دار القضاء امارت شرعیہ مہدولی دربھنگہ راقم (مفتی محمد سہراب ندوی نائب ناظم امارت شرعیہ) کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اپنی صدارتی گفتگو میں راقم نے ملکی حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے عرض کیا کہ اس وقت ملک کے جو حالات ہیں ان حالات میں اگر ہم لوگ مستعد نہیں رہے اور حوصلے کے ساتھ بیداری کا ثبوت نہیں دیا تو ایک دن بھی عزت کے ساتھ زندگی گزارنا مشکل ہوگا انہوں نے کہا کہ صرف جھارکھنڈ میں میں اٹھائیس ماب لنچنگ کے واقعات پیش آئے اگر ہم لوگ بھی غفلت میں رہے تو پتہ نہیں کل کس کے دروازے پر حادثہ کا دستک پڑجائے، حضرت امیر شریعت دامت برکاتہم کی فکر یہ ہے کہ نقیب نائب نقیب صدر اور سکریٹری نقیب کے ذریعے گاؤں اور محلّہ سے پنچایت تک تنظیم اتنی مضبوط ہو کہ ایک آواز پر سب ایک جگہ جمع ہوجائیں، اس موقع پر راقم نے دربھنگہ ضلع کے اٹھارہ بلاک سے آئے ہوئے بلاک وار صدر وسکریٹری امارت شرعیہ سے اس بات کا عہد لیا کہ وہ امیر شریعت کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے اور علاقہ کے حالات سے امیر شریعت کو مطلع کرنے میں مخلصانہ رول ادا کریں اور ہر وہ گاؤں جہاں ممبر سازی نہیں ہوئی ہے وہاں فوری طور پر ممبر سازی کا کام شروع کردیں، مفتی ارشد رحمانی قاضی شریعت دار القضاء امارت شرعیہ مہدولی دربھنگہ نے اپنے خطاب میں کہا کہ قوم وملت کا سربراہ دراصل قوم وملت کا خادم ہوتا ہے اس لیے آپ لوگوں کو صدر وسکریٹری کا جو منصب ملا ہے اسے خدمت کے جذبہ سے قبول کریں اور جب تک جسم میں جان ہے قوم وملت کی خدمت میں مصروف رہیں، انہوں نے کہا کہ آپ کی بڑی ذمہ داری یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کو اپنے تمام معاملات کو دار القضاء کے ذریعہ حل کرانے کی طرف متوجہ کریں، اجلاس سے خطاب کرنے والوں میں مفتی توحید مظاہری مفتی نظر الباری ممتاز عالم ایڈووکیٹ مولانا اعجاز صاحب مولانا پھول حسن صاحب مولانا مسعود عالم صاحب مولانا زبیر قاسمی صاحب ڈاکٹر نسیم صدیقی ڈاکٹر افتخار محامد حسین مولانا اویس صاحب مولانا غلام مصطفیٰ حافظ بدر الحق مولانا داؤد مکھیا شوکت اخلاقی مولانا مرزا نصیر بیگ مولانا فاروق مولانا ازہر قاسمی حافظ ذکاء اللہ مفتی اختر رشید مولانا قاری نسیم صدر مدرس مدرسہ اسلامیہ جھگڑوا مولانا شعیب قاسمی مبلغ امارت شرعیہ کے نام قابل ذکر ہیں اجلاس میں مولانا نوشاد عالم اشاعتی مولانا زبیر اقبال حسن ریشو خطیب الزماں رحمت اللہ شمسی محمد عاکف محمد عفان کے علاوہ کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی، قاری صلاح الدین کی تلاوت سے اجلاس کا آغاز ہوا قاری منہاج نے نعت رسول پڑھی اور آخر میں خاکسار کی دعا پر پروگرام کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔

سیتامڑھی کے مہسول میں بلاک وار صدر وسکریٹری امارت شرعیہ کی میٹنگ کا انعقاد

امارت شرعیہ کلمہ کی بنیاد پر اتحاد کی داعی اور ملت کے اندر مضبوط تنظیمی قوت پیدا کرنے کے لئے ہمیشہ سے کوشاں رہی ہے، خاص طور پر موجودہ امیر شریعت مفکر اسلام حضرت مولانا سید محمد ولی رحمانی صاحب مدظلہ اس بات کے لئے غیر معمولی فکرمند ہیں کہ امارت شرعیہ کے تنظیمی ڈھانچہ کو مضبوط سے مضبوط تر بنایا جائے اور اجتماعی قوت کو فروغ دیا جائے، کیونکہ اس وقت جو حالات ملت کے سامنے ہیں اس میں ترقی کی راہ اور چوطرفہ مشکلات کا حل اسی تنظیمی اور اجتماعی قوت میں پوشیدہ ہے، چنانچہ گذشتہ دنوں حضرت امیر شریعت مدظلہ نے نہ صرف اس سلسلہ میں امارت شرعیہ کے تنظیمی نقشہ کار کے اندر خصوصی وسعت پیدا کی، بلکہ کئی اضلاع میں بنفس نفیس تشریف لے جاکر اس سلسلہ میں عملی رہنمائی فرمائی، چھ اضلاع میں ضلع سطح کا اجلاس منعقد ہوا، اور تمام اضلاع میں بلاک سطح کے صدر وسکریٹری برائے تنظیم امارت شرعیہ کا انتخاب عمل میں آیا، اس وقت ان منتخب شدہ صدر وسکریٹری کی میٹنگوں کا سلسلہ ضلعی سطح پر جاری ہے، آج کی یہ میٹنگ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے، یہ باتیں راقم السطور (مفتی محمد سہراب ندوی) نے مورخہ ۲۷؍جون ۲۰۱۹ء کو ضلع سیتامڑھی کے ۱۷؍بلاکوں کے سکریٹری وصدر کی میٹنگ میں کہیں، اس میٹنگ میں بلاک سطح کے ذمہ داروں کو ان کی ذمہ داریاں سمجھائی گئیں، پنچایت اور گاؤں کی سطح پر تنظیمی نظام کو جوڑنے اور انہیں متحرک رکھنے کے سلسلہ میں ضروری رہنمائی کی گئی، اس موقع پر ان ذمہ داروں کو ان کے عہدہ کے لئے سند دی گئی۔ اس میٹنگ میں اظہار خیال کرتے ہوئے جناب مولانا انوار اللہ فلک صاحب ناظم مدرسہ سبیل الشریعہ آبا پور ورکن آل انڈیا مسلم پرسنل لا بورڈ نے تمام ذمہ داروں کو اس کام کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے جلد از جلد پہلے مرحلہ کے تنظیمی کام کو مکمل کرنے کی تلقین کی، جناب ڈاکٹر ساجد صاحب نے بڑے عزم وحوصلے کے ساتھ فکر امیر شریعت کو عملی جامہ پہنانے اور امارت شرعیہ کی تنظیم کو گاؤں گاؤں تک پہونچانے کا خود عہد کیا اور حاضرین کو بھی حوصلہ افزاء کلمات کہے۔ دیگر بلاکوں کے سکریٹری وصدر حضرات نے بھی اس سلسلہ میں مفید مشورے دئے۔ اس میٹنگ میں شرکاء حضرات نے اس انداز میں امارت شرعیہ سے اپنی محبت حضرت امیر شریعت سے عقیدت اور اس کام کی ضرورت پر روشنی ڈالی، اس سے محسوس ہوا کہ سیتامڑھی ضلع مثالی طور پر کام کو آگے بڑھائے گا۔ میٹنگ کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا اور حضرت مولانا اظہار الحق صاحب ناظم مدرسہ کنہواں شمسی کی نصیحت آمیز گفتگو اور دعا پر میٹنگ کا اختتام ہوا۔ میٹنگ کے نظم اونتظام کو بہتر بنانے میں جناب ڈاکٹر ساجد صاحب، جناب عبداللہ رحمانی صاحب، جناب مختار صاحب، مولانا شعیب عالم قاسمی ودیگر ذمہ داران ڈمرا بلاک نے خصوصی حصہ لیا۔

Volume:57/67,Issue:25 Printed & Published by Sohail Ahmad Nadwi, on behalf of Imarat Shariah Phulwari Sharif, Patna, Printed at Azimabad Printers, R.C.F./105, Ground Floor, B.H. Colony, Bhootnath Road, Kankarbagh, Patna-800026 and Published from Naqueeb Office Imarat Shariah, Phulwari Sharif, Patna-801505, Editior: (Mufti) Mohammad Sanaul Hoda (Quasmi)

ان اندھیروں سے پرے، اس شب غم سے آگے
اک نئی صبح بھی ہے شام الم سے آگے
(عشرت قادری)

LEADING URDU JOURNAL OF IMARAT-E-SHARIAH
BIHAR ORISSA JHARKHAND
NAQUEEB WEEKLY
PHULWARI SHARIF,PATNA 801505
SSPOS PATNA Regd.No.PT 14-6-18-20
R.N.I.N.Delhi,Regd No-4136/61

موجودہ حالات اورامت مسلمہ

مولانا محمد سلمان بجنوری استاذ دار العلوم دیوبند

شمع کی طرح جئیں بزم گہہ عالم میں
خود جلیں، دیدہ اغیار کو بینا کردیں

اس وقت مسلمان، پوری دنیا میں جن حالات سے گزررہے ہیں انھوں نے فکر مند لوگوں کو حددرجہ تشویش میں مبتلا کررکھا ہے، ایک طرف تو عالمِ اسلام کے نام سے موسوم اُس مبارک خطہ کی صورتِ حال ہے جواگر واقعتاً عالم اسلام ہوتا تو یقیناً یہ حالات نہ ہوتے، موجودہ دور میں اس خطے کو فقط عالمِ مسلمین کہا جاسکتا ہے، اور پھر مسلمان بھی جس معیار کے ہیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جس کے سبب بیمار ہوئے ہیں اسی عطار کے بیٹے سے دوا لینے کی غلطی مسلسل کررہے ہیں، اس سنگین غلطی نے صورتِ حال کو قابو سے باہر کردیا ہے، جن لوگوں کی نظر، یمن، شام، عراق اور فلسطین ومصر کے حالات پر ہے، وہ ہر صبح کسی انہونی کا خطرہ دل میں لیے اٹھتے ہیں اور ہر دن کی خبریں ''اوروں کی عیاری'' اور ''مسلم کی سادگی''؛ بلکہ مجرمانہ سادگی کے شواہد پیش کرتی نظر آتی ہیں۔

ایسا محسوس ہوتا ہے کہ مسلمان ماؤں کی گودوں میں ابوعبیدہ وخالد نہیں، زنگی وایوبی نہیں بلکہ سلطان عبدالحمید کے نمونے بھی پیدا ہونے بند ہوگئے ہیں، جس نے ہرٹزل کی بھاری رشوت کے بدلے فلسطین دیے جانے کی درخواست کو ٹھکرادیا تھا اور یہ کہا تھا کہ میری حیات میں تو بڑی سے بڑی قیمت پر فلسطین کی ایک بالشت زمین وہ حاصل نہیں کرسکتے؛ البتہ اگر کبھی خلافت کا خاتمہ ہوگیا تو پھر بغیر کسی قیمت کے فلسطین لینا ان کے لیے ممکن ہوجائے گا۔ افسوس صد افسوس کہ یہ دوسری بات سچی ہوگئی اور آج فلسطین ہی نہیں، ہر اسلامی ملک میں عالمی طاقتوں کے ہراوَل دستے ثابت ہونے والے لوگوں کی فصلیں اُگ رہی ہیں۔

دوسری طرف بہت سے وہ ممالک ہیں جہاں مسلمانوں کی حکومت نہیں ہے؛ مگر وہاں مسلمان کم یا زیادہ تعداد میں رہتے ہیں، ایسے متعدد ملکوں میں بھی حالات نازک ہوتے جارہے ہیں، بالخصوص برما کے روہنگیائی نسل کے مسلمانوں پر ہونے والے مظالم نے تو اقوامِ متحدہ جیسے عالمی طاقتوں کے نمائندہ ادارے کو اس بات پر مجبور کردیا کہ وہ اپنا بھرم رکھنے ہی کے لیے سہی، ان مظلوموں کی مظلومیت کا اعتراف اتنی قوت سے کرے کہ ان کو دنیا کی مظلوم ترین اقلیت قرار دے۔ وہاں ہونے والے ظلم وستم نے برما کی ''نوبل امن ایوارڈ'' یافتہ لیڈر آنگ سان سوچی کی شبیہ دنیا کے امن پسندوں کی نظر میں اس درجہ خراب کردی کہ وہ اس سے امن ایوارڈ واپس لیے جانے کا مطالبہ کرنے لگے۔ برما کے علاوہ چین سمیت اور بھی بعض ممالک میں بندہ مومن کی زندگی کے لمحات بہت تلخ چل رہے ہیں اور جان ومال، عزت وآبرو اور امن وامان کو درپیش خطرات کے حوالے سے تو ہمارے وطن عزیز سمیت شاید ہی کسی ملک میں اطمینان کی صورت حال ہو۔ ان حالات نے تشویش واضطراب کی لہر تو تمام ہی کلمہ گو انسانوں میں دوڑا رکھی ہے اور وہ بے یقینی اور بے چینی کی کیفیت سے گذررہے ہیں؛ البتہ مستقبل کے حوالے سے دو طرح کے ذہن ہمارے درمیان پائے جاتے ہیں: ایک ذہن وہ ہے جو خوف، مایوسی اور دہشت کا اس درجہ شکار ہے کہ وہ صحیح تدبیریں سوچنے کی صلاحیت بھی کھوتا جارہا ہے اور اس سے اندیشہ ہے کہ وہ کسی افراط وتفریط کا شکار نہ ہوجائے۔ دوسرا ذہن وہ ہے جو امید کا دامن ہاتھ سے چھوڑنا نہیں چاہتا اور وہ حالات کی کسی بھی سنگینی کو ناقابلِ تبدیل نہیں سمجھتا؛ بلکہ یہ یقین رکھتا ہے کہ:

شب گریزاں ہوگی آخر جلوہ خورشید سے

البتہ یہ امر واقعہ ہے کہ صحیح فکر رکھنے والا یہ طبقہ بھی کسی سنجیدہ، مثبت اور موثر اقدام کی پوزیشن میں نظر نہیں آرہا ہے، جس کے اسباب پر گفتگو کا یہ موقع نہیں ہے، سردست صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ مایوس طبقہ کو یا عام مسلمانوں کو صحیح نہج پر لانا بھی اسی طبقہ کی ذمہ داری ہے؛ اس لیے جس سے جو کچھ بن پڑے اس سے دریغ نہیں کرنا چاہیے۔ فی الحال اس بارے میں دو باتیں عرض کرنی ہیں: پہلی بات کا تعلق امت کے ہر طبقہ اور تمام افراد سے ہے اور اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم سب کا ایمان ہے کہ دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے، اللہ رب العزت کے حکم سے ہوتا ہے۔ تمام انسانوں کے دل اللہ کے قبضے میں ہیں اور یہ کہ مشکل حالات اس امت کی تاریخ میں پہلی بار نہیں ہیں۔ کیا اس وقت کے حالات ۶۵۶ھ کے خلافتِ عباسیہ اور بغداد کے حالات سے زیادہ سخت اور مایوس کن ہیں؟ جن کو پیشِ نظر رکھ کر شیخ سعدی جیسے ذہین شخص نے یہ شعر کہا تھا کہ۔

آسماں را حق بُود گر خوں ببارد بر زمین
بر زوالِ مُلکِ مستعصم امیر المومنین

یعنی آسمان کو حق ہے کہ وہ امیر المومنین مستعصم باللہ عباسی کی حکومت کے زوال کی وجہ سے زمین پر خون کی بارش برسائے۔ ظاہر ہے کہ مشکل حالات ہر دور اور ہر علاقہ میں آئے ہیں؛ اس لیے مایوس وخوفزدہ ہونے کے بجائے حالات کی اصلاح کی فکر کرنی چاہیے۔ لیکن سچی بات یہ ہے کہ اسی مرحلے پر آکر ہم سے چوک ہوجاتی ہے، ہم میں سے جو بھی آدمی حالات کی اصلاح کے بارے میں فکر مند ہوتا ہے وہ شاید اپنے علاوہ باقی سب لوگوں کو حالات کا ذمہ دار سمجھتا ہے؛ اس لیے دوسروں کی اصلاح کی فکر کرتا ہے اور اپنے بارے میں غور کرنے کی زحمت نہیں کرتا۔ عام طور پر جب حالات کی بات آتی ہے تو حکمراں طبقہ اور قائدین کو لعنت ملامت شروع کردی جاتی ہے؛ بلکہ یہ کار خیر کرکے اپنی ذمہ داری ختم سمجھی جاتی ہے۔ ہمیں اس سے انکار نہیں کہ قائدین کی ذمہ داری زیادہ بڑی ہے، لیکن ہم اس حقیقت کو کیوں فراموش کرجاتے ہیں کہ قائدین بھی ہم میں سے ہی پیدا ہوتے ہیں اور ہم جیسے کمزور ایمان اور غلط اعمال والے لوگوں کے لیے کسی زیادہ بہتر قیادت یا حکمرانوں کا ملنا خواب وخیال ہی کی بات ہوسکتی ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ ہم اپنے ذاتی کردار کے حوالے سے انتہائی پست اور ناقابل بیان حالت میں مبتلا ہیں۔ ہم میں کتنے لوگ ہیں جو اپنے اوپر اللہ کی شریعت پورے طور پر نافذ کرنے کے لیے بخوشی تیار ہوں، جو دوسروں کے حقوق کی ادائیگی پوری ذمہ داری سے کرنا چاہتے ہوں اور کرتے ہوں، جو عبادات کا حق نہیں، فرض ہی ادا کرنے کے لیے تیار ہوں، جو صداقت وشجاعت اور دیانت وامانت کے اوصاف سے متصف ہوں، جن کے اخلاق، اسلامی اور نبوی اخلاق کا نمونہ ہوں، جو اپنی زبان یا ہاتھ سے دوسروں کو تکلیف نہ پہنچاتے ہوں، جو اپنے ذاتی فائدے کے لیے ملت کو یا کسی دوسرے انسان کو نقصان پہنچانے سے پرہیز کرتے ہوں، جو اپنے منصبی فرائض پوری ذمہ داری سے ادا کرتے ہوں، جو اپنے حصے کی ذمہ داری پوری کرکے اللہ سے مدد مانگتے ہوں جن کو تنہائی میں یہ یاد رہتا ہو کہ ہمارا رب ہمیں دیکھ رہا ہے، جو اپنے رب سے استغفار کا اہتمام کرتے ہوں جو رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق زندگی گذارنے کو باعثِ عزت سمجھتے ہوں، جو اپنے کلمہ گو بھائیوں سے حسد نہ رکھتے ہوں، جو اللہ کے کلام مقدس کی تلاوت کا اہتمام کرتے ہوں اور اسے سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی سنجیدہ فکر رکھتے ہوں۔ اگر ایسے لوگوں کی تعداد ہم میں کم ہے اور یقیناً کم؛ بلکہ بہت کم ہے تو پھر ہم کس منہ سے اپنے آپ کو اللہ کی مدد کا مستحق گردانتے ہیں۔ ضرورت ہے کہ انتہائی سنجیدگی کے ساتھ ہر فرد اپنی اصلاح کی فکر کرے اور اپنے رب سے اپنا تعلق استوار کرے۔

دوسری گذارش افراد کے ساتھ جماعتوں، اداروں اور تنظیموں سبھی سے ہے اور وہ یہ کہ موجودہ حالات میں خواہ وہ کسی بھی ملک کے ہوں، ہماری اجتماعیت وقت کا سب سے بڑا تقاضا ہے، اس سلسلے میں یہ امید یا مطالبہ تو زیادہ ہی سادگی کے مرادف ہوگا کہ ہم اپنے تمام تر اختلافات بھلا کر ایک ہوجائیں اور اپنی اپنی علیحدہ شناخت ختم کردیں۔ ظاہر ہے یہ بات عملاً ناممکن ہے؛ البتہ دو باتیں بالکل عملی ہیں اور اجتماعی معاملات میں اگر ہم نے اپنے آپ کو ان دو باتوں پر بھی آمادہ نہ کیا تو پھر ہمارا اختلاف ہماری تباہی کا سبب ہوگا اور ہم پر کوئی رونے والا بھی نہ ہوگا۔ پہلی بات تو یہ کہ جن معاملات کا تعلق پوری ملت یا امت سے ہو، اُن میں کسی بھی طرح متحدہ موقف اپنایا جائے خواہ اُس کے لیے کوئی قربانی ہی دینی پڑے اور اس کے لیے عمومی ذہن سازی پر بھی محنت کی جائے۔ دوسری بات یہ کہ اختلاف کی بنیاد ذاتی مفاد پر نہ ہو اور کسی صحیح بات کو محض اس لیے رد نہ کردیا جائے کہ وہ دوسرے طبقہ کی جانب سے آئی ہے اور کسی غلط بات کی تائید محض اس لیے نہ کی جائے کہ وہ ہمارے حلقہ کی ہے؛ بلکہ شریعت وسنت اور ملت کے اجتماعی مفاد کو سامنے رکھ کر رائے قائم کی جائے۔ عام طور پر جب لوگ اختلاف کے نقصانات پر غور کرتے ہیں تو وہ سرے سے اختلافات ختم کرنے کا مطالبہ شروع کردیتے ہیں؛ جب کہ یہ غیر فطری بات ہے اور اسی لیے بار آور نہیں ہوتی؛ لیکن اگر ہم یہ سلیقہ پیدا کریں کہ اپنے اختلاف یا علیحدہ وجود کو باقی رکھتے ہوئے بھی مشترکہ معاملات میں اتحاد کرلیا کریں تو یقیناً حالات بدلنے کی امید کی جاسکتی ہے۔

جس دن یہ دونوں باتیں یعنی اپنی ذاتی اصلاح کی فکر اور اجتماعی معاملات میں اتحاد کی فکر، ہمارے مزاج کا حصہ بن جائیں گی اسی دن سے وہ عمل حقیقی معنوں میں شروع ہوگا جسے دعوت کہتے ہیں اور اسی معیار پر ہوگا جس معیار پر اسے ہونا چاہیے، ورنہ ہم جیسے مسلمانوں سے تو کارِ دعوت انجام پانا مشکل ہے؛ البتہ آج کل کے حالات سے جس درجہ فکر اور اندیشوں کا ماحول بنا ہوا ہے، اسے دیکھ کر یہ امید دل میں جاگتی ہے کہ شاید اب ہم حالات بدلنے کی ان صحیح بنیادوں کو اپنانے کی سنجیدہ فکر تک بھی پہنچ جائیں گے، ان شاء اللہ۔

دل کہتا ہے فصلِ جنوں کے آنے میں کچھ دیر نہیں
اب یہ ہوا چلنے ہی کو ہے صبح چلے یا شام چلے